شرح اربعین نووی

للامام یحیی بن شرف النووی

صاحبزادہ سید حبیب الحق شاہ ضیائی

ایل ایل بی، شریعہ اینڈ لاء

جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی







ناشر

شعبہ تحقیق و تصنیف

جامعہ رضویہ ضیاء العلوم

طالبان راہ حق کے لئے گراں قدر تحفہ

هدية الأحباب

فی التصرف ما فوق الأسباب

معجزات وکرامات اور خوارق عادت اُمور کے اختیاری ہونے پر جامع اور

مفصل تحقیق اُنیق المعروف بہ

نور ھدایت

تالیف:

مصلح اُمت استاذ الاساتذہ رئیس المتکلمین

نائب محدث اعظم پاکستان شیخ الحدیث قبلہ اُبوالخیر

پیر سید حسین الدین شاہ صاحب چشتی قادری

مہتمم جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی

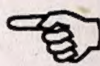
شرح اربعین نووی

تالیف:

صاحبزادہ
سید حبیب الحق شاہ ضیائی
ایل ایل بی، شریعہ اینڈ لاء
جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی

ناشر شعبہ تحقیق و تصنیف
جامعہ رضویہ ضیاء العلوم
راولپنڈی - پاکستان

اشاعتی ضابطہ



نام کتاب: شرح ارعبین نووی

تالیف: صاحبزادہ سید حبیب الحق شاہ ضیائی
ایل ایل بی، شریعہ اینڈ لاء

پروف ریڈنگ: علامہ مفتی محمد نوید چشتی
مدرس: جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی

کمپوزنگ: حافظ محمد ذیشان رفیق چشتی
منتظم جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی

ناشر: شعبہ تحقیق و تصنیف جامعہ رضویہ ضیاء العلوم
راولپنڈی - پاکستان

ملنے کے پتے

احمد بک کارپوریشن اقبال روڈ نزد کمیٹی چوک راولپنڈی
اسلامک بک کارپوریشن اقبال روڈ نزد کمیٹی چوک راولپنڈی
مرکزی جامع مسجد حنفیہ، درگاہ حضرت بری امام سرکار، اسلام آباد
نظامیہ کتاب گھر، زبیدہ سنٹر، اردو بازار لاہور
مکتبہ غوثیہ محلہ فرقان آباد سبزی منڈی کراچی
جامعہ مہریہ ضیاء العلوم، حسن ٹاؤن، کاکول روڈ ایبٹ آباد
مکتبہ قادریہ اسلامک کیسٹس ہاؤس جامعہ سبحانیہ، درگئی ملاکنڈ ایجنسی

تعداد 5000

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی أشرف الانبیاء وسید المرسلین وعلی آلہ وصحبہ ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین، وبعد:

شیخ الاسلام حافظ العصر امام نووی رحمہ اللہ کی عظیم تصنیف ''اَربعین'' محتاج تعارف نہیں۔ آج تک جتنی بھی ''اَربعینات'' جمع کی گئی ان میں امام نووی کی ''اَربعین'' سب سے زیادہ مفید و جامع تصنیف ہے اسی وجہ سے یہ کتاب درس نظامی کے نصاب کا ایک لازمی جزء ہے۔

انٹرنیشنل اسلامی یونی ورسٹی سے شریعہ اینڈ لاء کی تکمیل کے بعد اہلسنت کے عظیم معیاری درسگاہ جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی میں تدریسی خدمت انجام دینا شروع کی تو دوران تدریس اس بات پر زیادہ توجہ رہی کہ طلباء عربی عبارت کی صحیح ادائیگی کر سکیں جس کے لئے پہلے سے حدیث مبارکہ کی مختصر ترکیب و تحلیل نوٹس کی صورت میں تیار کرتا رہا۔ اس کو دیکھتے ہوئے فاضل جلیل علامہ ڈاکٹر عبدالناصر لطیف صاحب نے مشورہ دیا کہ اس کو مزید بہتر کرتے ہوئے شائع کرایا جائے تاکہ تمام ابتدائی طلباء مستفید ہوں۔

گزشتہ تعلیمی سال ''اربعین نووی'' کی تدریس کے دوران ترکیب و تحلیل اور فوائد حدیث ضبط تحریر کئے۔ ارادہ یہ تھا کہ امسال شعبان المعظم میں کتاب کو چھپوا دیا جائے مگر خواتین اسلام کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ آمنہ ضیاء البنات میں انتظامی مصروفیات، ضیاء العلوم کفالہ کی نظامت اور سیلاب زدگان کی خدمت میں مصروفیات بڑھ جانے کی وجہ سے تاخیر ہوگئی۔ مگر یہ تاخیر بھی مفید ثابت ہوئی کہ جامعہ رضویہ کے فاضل اساتذہ حضرت العلامہ مولانا نورزمان صاحب، جناب حضرت العلامہ مولانا مفتی ملک اظہر صاحب نے نظر ثانی فرمائی جبکہ حضرت العلامہ مولانا مفتی محمد نوید چشتی صاحب نے بالاستیعاب تصحیح

فرمائی ۔ میں ان تمام فاضل اساتذہ کا مشکور ہوں جنہوں نے میری حوصلہ افزائی فرمائی اور اس کے ساتھ ساتھ میں ان تمام احباب کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے کسی بھی طرح اس کتاب میں معاونت فرمائی ہے۔

ترکیب جیسے مشکل فن میں مجھ جیسے مبتدی شخص سے اغلاط کا وقوع بعید نہیں اس وجہ سے تمام احباب سے گزارش ہے کہ وہ کوتاہی کی نشاندہی فرمائیں اور اپنے مفید مشوروں سے بھی نوازیں۔ ''سلم العلوم'' اور ''مناظرہ رشیدیہ'' پر شیخ الحدیث رئیس المناطقہ استاذ الاساتذہ حضرت العلامہ مولانا محمد یعقوب ہزاروی صاحب (صدر المدرسین جامعہ رضویہ ضیاء العلوم) کی تقریرات وافادات بھی دوران درس کسی حد تک جمع کرتا رہا ہوں دعا فرمائیں کہ اللہ رب العزت مرتب کرنے کی قوت عطا فرمائے۔

حبیب الحق شاہ ضیائی
جامعہ رضویہ ضیاء العلوم
راولپنڈی

پیش لفظ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جگر گوشۂ شیخ الحدیث پیر سید حبیب الحق شاہ ضیائی صاحب کی تالیف شرح اربعین نووی بظاہر اربعین نووی کی شروح میں ایک اضافہ ہے مگر کئی وجوہ سے یہ تالیف دیگر شروح سے ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔

☆: عنوان حدیث میں صاحبزادہ والا شان نے اجتہاد و استنباط سے کام لیتے ہوئے احادیث کے لیے جدید عنوانات منتخب فرمائے ہیں جس سے آنے والی حدیث کا مفہوم چند الفاظ میں سمجھ آجاتا ہے گویا عنوان حدیث میں ہی مفہوم حدیث کو سمودیا گیا ہے۔

☆: مشکل الفاظ کی توضیح۔

☆: عام فہم ترجمہ۔

☆: فوائد حدیث۔ اکثر شارحین شرح میں ترجمہ کا ہی تکرار کرتے ہیں جبکہ قبلہ صاحبزادہ صاحب نے مختصر الفاظ میں فوائد حدیث کا استخراج واستنباط کیا ہے جو کہ ان کی وسعت فکر اور عمق نظر پر شاہد بین ہے۔

☆: عربی عبارات کی تحلیل وترکیب جو کہ انتہائی مشکل اور دقت طلب امر ہے۔ مدارس عربیہ کے طلباء قوانین تو پڑھ لیتے ہیں مگر عملاً اجراء سے اکثر دور ہوتے ہیں۔ اگر ابتدائی طلباء کو ایک مرتبہ اربعین نووی مع ترکیب کے پڑھادی جائے تو کافی حد تک یہ دوری دور ہوسکتی ہے۔ اللہ عزجل قبلہ صاحبزادہ صاحب کی اس کاوش کو مقبولیت عامہ عطا فرمائے۔

عبدالناصر لطیف (پی ایچ ڈی)

استاد الحدیث: جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی

مقدمہ:

طبیعت میں سادگی، مزاج میں انکساری، عادات و اطوار میں تواضع، معاشرتی معاملات میں میانہ روی، خوردونوش، لباس و پوشاک، رہن سہن میں سنت خیرالأنام ﷺ کا پاس ولحاظ، گفتگو میں متانت، نشست و برخاست میں سلیقہ مندی، کسی کامل انسان کے لیے ازبس ضروری ہے اسکے اخلاق کریمانہ وانداز مشفقانہ سے بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ یہ انسانی بلندیوں کے کس اوج ثریا پر جلوہ افروز ہے، اہل معرفت کا یہ خاصہ ہے کہ وہ خودنمائی و ذاتی نمودونمائش سے کوسوں دور رہتے ہیں یہ لوگ جب کنز، قدوری، کافیہ، شرح مائۃ، تلخیص، مطول، مرقات وسلم، قاضی حمداللہ پڑھانے بیٹھتے ہیں تو علوم وفنون کا ایک بحر بے کراں محسوس ہوتے ہیں مگر جب اپنی باطنی دنیا میں صحرانوردی کرتے دکھائی دیتے ہیں تو بقول اعلی حضرت مجدد دین وملت تاجدار گولڑہ سیدنا پیر مہر علی شاہ گولڑوی قدس سرہ العزیز ان کا نعرہ مستانہ یہ ہوتا ہے۔

در کنز وہدایہ نتواں یافت خدارا　　　　در مصحف دل بیں کہ کتاب بہ ازیں نیست

یہی وہ چنیدہ و برگزیدہ انفاس ہیں جن کو یہ مژدہ جانفزا سنایا گیا ہے ''من تواضع للہ فقد رفعہ اللہ'' یعنی جو رب تعالی کی بارگاہ میں جتنا جھک جاتا ہے خلاق عالم اسے مخلوق میں اتنا ہی اٹھا دیتا ہے۔

مذکورہ بالا قاعدے کے مصداق محسن اہل سنت، مصلح امت، سید السادات، رونق بزم علم وعرفان سیدی ومرشدی حضرت علامہ شیخ الحدیث ابو الخیر قبلہ عالم پیر **سید حسین الدین شاہ** صاحب چشتی قادری کاظمی سلطانپوری (مد اللہ ظلہ العالی علینا بالعفو والعافیة والعزة والصحة والوقار) کی ذات گرامی

مرتبت میں مندرجہ بالا تمام اوصاف بدرجہ اتم موجود ہیں۔ آپ کی شخصیت مبارکہ کو جس زاویہ نظر سے دیکھا جائے بے مثال دکھائی دیتی ہے۔ کہیں آپ اپنے آبائے کرام کی میراث ''دولت'' علم کے امین نظر آتے ہیں تو کہیں میدان عمل میں اپنے جد کریم شہید کربلا حضرت سیدنا امام حسین علی جدہ وعلیہ السلام کی فکر کے پاسبان و علمبردار دکھائی دیتے ہیں۔ الغرض درس وتدریس ہو یا ابلاغ واشاعت دین، تحریر و تقریر ہو یا تحریک وتنظیم، اعلائے کلمۃ الحق ہو یا مذمت اعدائے اسلام، تحفظ ناموس رسالت ہو یا پھر سرکوبی شاتمین رسول، دکھی انسانیت کے دردوں کا درماں ہو یا فلاح و اصلاح امت کا جذبہ۔ الغرض یہ نازش آل رسول فرد فرید ہر میدان میں سالار قافلہ کے روپ میں دکھائی دیتے ہیں۔ یہ ان مقبولان بارگاہ رسالت میں سے ہیں جن کو اہل دل دعوات صالحہ میں بطور وسیلہ پیش کرتے ہیں کہ

دین وایماں کی حسیں دولت عطا کر دے ہمیں
شاہ حسین الدین، ابن مرتضٰی کے واسطے

کچھ مئولف کے بارے میں: مئولف کتاب ھذا انور چشم دودمان نبوت، جگر پارہ مصلح امت، معتمد علیہ نوجوان مذہبی سکالر حضرت علامہ صاحبزادہ سید حبیب الحق شاہ صاحب ضیائی زید مجدہ وشرفہ، اپنی تمام تر خوبیوں اور کمالات کے ساتھ ساتھ اپنے عظیم تر پدر مکرم کی علمی، عملی، روحانی، عرفانی، تحریکی، تنظیمی وفلاحی روایات کے کماحقہ امین ہیں۔

الولد سر لأبیہ کے باوصف آپکے اندر حضور قبلہ عالم مصلح امت دامت برکاتہم العالیہ کی تمام تر صفات موجود ہیں۔ بحمد اللہ آپ کی ذات کے آئینے میں جلوہ

شیخ الحدیث کا نظارہ کیا جا سکتا ہے۔ آپ علوم دینیہ کے ساتھ ساتھ علوم عصریہ کے زیور سے بھی آراستہ و پیراستہ ہیں۔ انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد سے **ایل ایل بی شریعہ اینڈ لاء** کا کورس امتیازی نمبروں سے پاک کر رکھا ہے۔ آپ انگریزی میں مہارت تامہ کی غرض سے کچھ عرصہ جنوبی افریقہ بھی قیام پذیر رہے اور بوٹسوانہ میں بھی اس شعبے میں ترقی کی راہوں کے راہی بن چکے ہیں۔ آپ کو عربی، اردو، انگریزی تینوں زبانوں پر مکمل عبور حاصل ہے۔ آپ انتہائی حاضر دماغ اور برجستہ گوئی کے مالک ہیں، نکتہ آفرینی، ظرافت طبعی، ۔۔۔۔، کائنات تحقیق کی صحرا نوردی، حقیقت پسندی، اور حق گوئی آپ کا طرہ امتیاز ہے۔ آپ سے تعلق رکھنے والے جانتے ہیں انتظامی صلاحیتوں میں آپ ملک المدرسین، استاذ الاساتذہ، شیخ الحدیث علامہ پیر سید غلام محی الدین شاہ سلطان پوری کے فیض کے امیں اور خطابت و جرات بیانی میں خطیب العصر حضرت علامہ سید عبد الرحمٰن شاہ سلطان پوری نور اللہ مرقدھما کا مظہر ہیں۔ ویسے تو آپ کا خاندان رفعت نشان گذشتہ تین صدیوں سے ترویج واشاعت دین مصطفیٰ کریم ﷺ کا فریضہ حق ادا کر رہا ہے تاہم موجودہ دور کے چیلنجز کو سامنے رکھ کر یہ فرض منصبی ادا کرنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں ہے۔ اس خاندان کا کوئی بالغ مرد آج تک علم دین سے بے بہرہ نہیں گزرا۔ تدریس وتقریر اور تصنیف کے میدان میں یہ شہسوار نظر آتے ہیں۔

موصوف محتشم کا لہجہ دھیمہ، انداز تخاطب باوقار اور طبع میں تواضع و منکسر المزاجی کے باوصف عزم بلند، حوصلہ ارفع، افکار روشن، اطوار خوش کن، جذبہ ہمہ دم جوان ہے۔ یہ بات نہایت ہی خوش آئند ہے کہ آپ نے میدان تالیف

وتصنیف میں قدم رکھا ہے اور ابتداہی اپنے کریم نانا جان ﷺ کے پیارے پیارے شہد سے زیادہ میٹھے فرامین عالیشان کو سہل انداز میں تراجم ومفاہیم اور تشریح مطالب کیساتھ امت تک پہنچانے کی سعی بلیغ فرمائی ہے۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ
طلباء حدیث کی تسہیل کے لئے انہوں نے عبارات احادیث کی نہایت مفید وعمدہ ترکیب بھی ذکر فرمادی ہے۔ انشاء اللہ جو فہم حدیث میں ممد ومعاون ثابت ہوگی۔ آپ تین ایکڑ پر مشتمل انٹرنیشنل وومین اسلامک یونیورسٹی **جامعہ آمنہ ضیاء البنات** ھمک اسلام آباد کے انتظامی امور کی بھی نگرانی فرماتے ہیں اور فلاح انسانیت ورفاع عامہ کے لئے قائم کردہ **ضیاء العلوم کفالہ** (ویلفیئر) کی نظامت کا بار گراں بھی آپ ہی کے نازک کندھوں پر ہے۔ ان گوناگوں مصروفیات اور تدریسی مشاغل سے تصنیف وتالیف کے لئے وقت نکالنا کسی کرامت سے کم نہیں ہے۔

انشاء اللہ العزیز اربعین نووی کی یہ شرح دیگر تمام شروحات کی بہ نسبت طلباء حدیث کے لئے زیادہ نفع بخش ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس کو مقبول عام فرمائے اور مؤلف زید مجدہ کو مزید زور قلم سے نوازے۔ آمین

یکے از وابستگان دامان مصلح امت
خادم ابوالخیر
سید امتیاز حسین شاہ کاظمی ضیائی
مدرس جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی
وخطیب درگاہ عالیہ بری امام سرکار اسلام آباد

تقریظ

مناظر اسلام علامہ مفتی محمد حنیف قریشی صاحب

جگر گوشہ اُبو الخیر حضرت علامہ مولانا سید حبیب الحق شاہ صاحب زید مجدہ فاضل نوجوان مایہ ناز خطیب اور دینی وعصری علوم پر یکساں مہارت رکھتے ہیں۔ تنظیم المدارس کے تمام امتحانات میں ہمیشہ آپ کی اول پوزیشن رہی اور امسال عالیہ کے امتحان میں آپ پورے پاکستان میں اول پوزیشن حاصل کی۔

میرے نہایت ہی دیرینہ دوست اور ہمدرد ہیں۔ ان کے مزاج میں تحقیق، جستجو، اختراع اور جدت پسندی پائی جاتی ہے۔ خود مروجہ دینی اور عصری علوم سے آراستہ ہونے کے ساتھ ساتھ طلباء کی بھی جدید خطوط پر ذہن سازی کرتے ہیں۔ نہایت ہی انتھک محنتی اور قابل مدرس ہیں۔ حالات حاضرہ ہوں یا جدید مسائل، سیاسیات ہوں یا تاریخ آپ کا ہر میدان میں وسیع مطالعہ ہے۔

اس کے ساتھ سیدی ومرشدی آقائی ومولائی شیخ الحدیث مصلح اُمت اُبوالخیر قبلہ پیر **سید حسین الدین شاہ** صاحب (متعنا اللہ بطول حیاتہ) کی اعلی تربیت اور فیضان نظر کا یہ کمال ہے کہ میدان تحقیق وتدریس کے ساتھ ساتھ انتظامی معاملات میں ید طولی رکھتے ہیں چوبیس کنال پر محیط خواتین کی فقید المثال عالمی اسلامی یونی ورسٹی (جامعہ آمنہ ضیاء البنات ماڈل ٹاؤن ہمک اسلام آباد) کا انتظام وانصرام بھی آپ کے ذمہ ہے۔

تحریری میدان میں آپکی قابلیت، تحقیق اور جدت پسندی پر زیر نظر کتاب ''شرح اُربعین نووی'' منہ بولتا ثبوت ہے۔ اربعین نووی کی پہلے بھی اردو تراجم اور شروحات لکھی گئی ہیں لیکن قبلہ شاہ صاحب کے جدید اور اختراع پر مبنی انداز نے اسے تمام تراجم اور شروحات سے منفرد اور ممتاز مقام بخشا ہے۔ آپ نے اس کتاب میں موجود رموز واسرار اور دقیق نکات سے پردہ کشائی کی ہے جس کی بدولت اس کتاب کی افادیت میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ کتاب کی اس شرح میں زیر بحث حدیث سے اخذ ہونے والے بہت سے ادبی، بلاغی اور فقہی مسائل کو بھی مختصر مگر جامع انداز میں ذکر کیا ہے جس نے کتاب کی قیمت کو مزید بڑھا دیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالی اپنے حبیب کریم ﷺ کے طفیل جناب قبلہ شاہ صاحب کو اپنے اکابر واسلاف کا بہترین نمونہ بنائے اور اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین

محمد حنیف قریشی

مختصر حالاتِ زندگی امام نووی رحمہ اللہ

نام و نسب: یحیٰ بن شرف بن مری الحزامی الحورانی الشافعی۔

کنیت: اُبوزکریا۔چونکہ آپ کا نام یحیٰ تھا اس وجہ سے آپ نے یحیٰ علیہ السلام کے والد گرامی حضرت زکریا علیہ السلام کی نسبت سے کنیت ''اُبوزکریا'' اختیار کی،عرب میں جس کا نام یوسف ہو وہ ''ابو یعقوب'' اور جس کا نام ابراہیم ہو وہ ''ابواسحاق'' کنیت رکھتے ہیں۔

لقب: ''محی الدین'' تھا مگر آپ تواضح وانکساری کی وجہ سے یہ لقب ناپسند کرتے تھے۔

ولادت ووفات: آپ کی ولادت دمشق کے گاؤں ''نوی'' میں محرم ۶۸۱ ہجری کو ہوئی۔ اور 676ھ 24 رجب آپ کی تاریخ وفات ہے۔

سیرت: امام ذھبی تاریخ اسلام میں آپ کا حلیہ یوں بیان کرتے ہیں۔آپ گندمی رنگ، گھنی داڑھی، بارعب اور درمیانہ قد والے تھے۔آپ کو کبھی ہنستے یا کھیلتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔امام نووی پر شروع سے ہی رب کریم کی عنایات تھی۔بچپن سے ہی آپ کو کھیل کود سے نفرت اور علم سے محبت تھی۔جب والد نے آپ کو تعلیم قرآن کیلئے معلم کے پاس بیٹھا دیا تو آپ جو سبق لیتے یاد کرتے اور ہروقت دہراتے رہتے۔

آپ کے شیخ طریقت: یاسین بن یوسف الزرکشی فرماتے ہیں کہ شیخ محی الدین کو میں نے دیکھا کہ محلے کے بچے آپ کو کھیل کی دعوت دے رہے تھے آپ نے انکار کیا، جب انہوں نے مجبور کیا تو آپ بھاگ گئے اور اس حال میں بھی تلاوت کو نہیں چھوڑا۔فرماتے ہیں کہ والد نے آپ کو دکان پر بٹھا دیا تھا جب آپ کے پاس گاہک آتے تب بھی آپ تلاوت میں ہی مصروف رہتے۔

شیخ زرکشی فرماتے ہیں کہ یہ واقعات دیکھ کر میں نے آپ کے استاذ سے کہا کہ اس بچے کا خصوصی خیال رکھو یہ بڑا ہو کر زمانے کا سب سے بڑا عالم بننے والا ہے استاذ نے کہا کہ کیا آپ نجومی ہیں؟ میں نے کہا کہ نجومی نہیں البتہ اللہ عزوجل نے یہ بات میرے دل میں ڈال دی ہے۔

کرامت: جب آپ کی عمر سات سال تھی رمضان کی ستائیسویں شب کو والد کے ساتھ سو رہے تھے کہ آپ کی آنکھ کھلی دیکھا کہ سارا گھر بقعہ نور بنا ہوا ہے آپ نے والد کو اٹھایا کہ دیکھیں گھر میں کہیں روشنی ہو رہی ہے سارے گھر والے آپ کے جگانے سے اٹھے لیکن کسی اور کو وہ روشنی نظر نہ آئی۔ آپ کے والد سمجھ گئے کہ آج لیلۃ القدر ہے اور اللہ عزوجل نے میرے بیٹے پر یہ راز منکشف فرما دیا ہے۔ جس کے بعد آپ کے والد نے آپ کی تعلیم و تربیت کی طرف خصوصی توجہ دی۔

امام شعرانی الطبقات الوسطیٰ میں فرماتے ہیں کہ اٹھارہ سال کی عمر میں آپ کے والد نے مدرسہ رواحیہ میں آپ کو داخل کرادیا۔ جہاں آپ نے شافعی مذہب کی کتاب التنبیہ چار ماہ میں یاد کرلی چھ ماہ میں ''المہذب'' کا ایک چوتھائی حصہ یاد کرلیا۔ آپ دن میں اپنے مشائخ سے بارہ درس لیتے تھے۔ اس طرح بہت کم سنی میں آپ تمام علوم میں ماہر ہو گئے۔

زھد و تقویٰ: امام نووی نہایت متقی اور پیکر عمل شخصیت تھے زندگی کی آسائشوں سے کنارہ کش رہتے۔ پوری زندگی سادہ غذا کھائی۔ دارلحدیث الأشرفیہ کے شیخ الحدیث رہے مگر زندگی بھر آپ نے ایک درھم بھی نہیں لیا۔ شاہانِ وقت اور امراء آپ سے خائف رہتے آپ ان کو برملا نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے۔ تعلیم و تعلم درس و تصنیف میں شغل کی وجہ سے شادی بھی نہیں کی۔ دو دفعہ حج کیا اور سید الانبیا ﷺ کی بارگاہ بیکس پناہ میں حاضری کا شرف حاصل کیا۔ پہلی مرتبہ مدینہ منورہ میں ایک ماہ پندرہ دن قیام کیا۔ آپ کا پہلا حج حج اکبر تھا۔

شیخ الاسلام، ناصر السنۃ، مفتی الانام، المحقق الفاضل، الولی الکبیر، السید الشھیر، عدیم المثل، محی الدین، الامام، القدوۃ، الفقیہ اور المجتہد جیسے القابات سے علماء نے آپ کا تذکرہ کیا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

علم حدیث کی چند ضروری اصطلاحات وتعریفات

حدیث کی تعریف: ہر وہ چیز جس کی نسبت رسول کریم ﷺ کی جانب ہو چاہے وہ بات ہو، فعل ہو، تقریر ہو یا کوئی صفت ہو۔

سند کی تعریف: راویوں کی وہ لڑی جو متن تک پہنچائے۔ مثلاً "روی البخاری عن فلان عن فلان"۔

متن کی تعریف: کلام کا وہ حصہ جس پر سند کی انتہاء ہو۔ مثلاً "قال رسول الله ﷺ انما الاعمال"۔

مصطلح الحدیث: وہ علم جس میں سند اور متن کی قبول وسرد کے لحاظ سے بحث کی جائے۔

حدیث کی پہلی تقسیم: باعتبار متن یعنی کہنے والا یا کام کرنے والا کون ہے؟ اس میں چار انواع ہیں۔

i) **حدیث قدسی:** اگر بات یا فعل کی نسبت اللہ عزوجل کی طرف ہو۔

ii) **حدیث مرفوع:** اگر بات یا فعل کی نسبت رسول پاک ﷺ کی طرف ہو۔

iii) **حدیث موقوف:** اگر بات یا فعل کی نسبت صحابی رسول کی طرف ہو۔

iv) **حدیث مقطوع:** اگر بات یا فعل کی نسبت تابعی یا تابعی کے بعد کی طرف ہو۔

نوٹ: ان چار انواع کے لئے سند کا متصل ہونا ضروری نہیں۔ وہ حدیث بھی مرفوع ہے جس کی سند متصل نہیں یا سند ضعیف کے ساتھ روایت ہے۔ یہ جو مشہور ہے کہ حدیث مرفوع ضعیف نہیں ہوسکتی عدم علم کی بناء پر کہا گیا ہے۔

حدیث کی دوسری تقسیم: باعتبار وصول یعنی ہم تک پہنچنے کے اعتبار سے حدیث کی دو قسمیں ہیں متواتر و آحاد۔

پہلی قسم "متواتر": وہ حدیث جس کے راویوں کی تعداد اتنی ہو جن کا جھوٹ

پر متفق ہونا محال ہو۔

نوٹ: حدیث متواتر مقبول ہوتی ہے۔ یہاں پر راویوں کے احوال کو نہیں دیکھا جاتا۔ حدیث متواتر سے حاصل ہونے والا علم یقین کے درجہ میں ہوتا ہے۔ حدیث متواتر میں جس چیز کی خبر دی جارہی ہو وہ دیکھنے یا سننے سے متعلق ہوتی ہے۔

متواتر کی اقسام: حدیث متواتر کی تین اقسام ہیں۔

متواتر لفظاً: وہ حدیث جس کے الفاظ تواتر کے ساتھ روایت ہوں مثلاً حدیث پاک "**من كذب على متعمدا**"۔ 70 سے زیادہ صحابہ کرام سے یہ الفاظ اسی طرح روایت ہے۔ اور بعد میں راویوں کی تعداد میں بہت زیادہ کثرت ہے۔

متواتر معنی: وہ حدیث جس کا معنی متواتر ہو۔ مثلاً دعاء میں ہاتھ اٹھانا معنی متواتر ہے۔

متواتر عملاً: وہ حدیث جو نسل در نسل عملاً منقول ہو مثلاً نماز کی حالت و کیفیت کہ صحابہ کرام نے اسی طرح رسول پاک ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، پھر ان صحابہ کو بعد والوں نے دیکھا اور یوں یہ حالت و کیفیت ہم تک متواتر پہنچی۔

دوسری قسم "آحاد": وہ حدیث جس میں متواتر کی شروط نہ پائی جائیں۔

پھر احاد کی تین اقسام ہیں۔

۱) **حدیث غریب یا فرد:** وہ حدیث جس کی صرف ایک سند ہو۔ اس کو فرد بھی کہتے ہیں مثلاً صحیح بخاری کی پہلی حدیث صحابہ کرام میں سے صرف حضرت عمر روایت کرتے ہیں۔ ان سے صرف علقمہ روایت کرتے ہیں۔ ان سے صرف محمد بن ابراہیم روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے صرف یحییٰ بن سعید روایت کرتے ہیں۔ پھر یحییٰ بن سعید سے روایت کرنے والے بہت ہیں۔

۲) **عزیز:** وہ حدیث جس کے راویوں کی تعداد کبھی بھی دو سے کم نہ ہو مثلاً حدیث پاک

"لایؤمن أحدکم حتی أکون أحب الیہ". صحابہ کرام میں سے حضرت انس اور حضرت ابوہریرہ راوی ہیں۔ حضرت انس سے روایت کرنے والے بھی دو ہیں۔ حضرت قتادہ اور حضرت عبدالعزیز بن صہیب پھر حضرت قتادہ سے روایت کرنے والے بھی دو ہیں حضرت شعبہ بن الحجاج اور حضرت سعید پھر اس کے بعد کے راویوں میں کثرت ہے۔

iii) **مشہور یا مستفیض**: وہ حدیث جس کے راویوں کی تعداد کبھی بھی تین سے کم نہ ہو، مثال "ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا" یا "من أتی الجمعة فلیغتسل" اور اسی طرح اکثر احادیث مشہور و مستفیض ہیں۔

یہاں پر ایک اور قسم بھی شمار کی جاتی ہے وہ ہے **"حدیث محتف بالقرائن"**: وہ حدیث جس کی سند ایک ہی ہو مگر ساتھ ایسے قرائن وشواہد بھی ہوں جن کی وجہ سے حدیث کی صحت کا یقین حاصل ہو یہ قرائن مختف ہیں۔ (تفصیل کیلئے "توضیح نزھۃ النظر شرح نخبۃ الفکر" تالیف ڈاکٹر عبدالناصر لطیف صاحب مطالعہ فرمائیں۔)

حدیث کی تیسری تقسیم: حدیث کی تیسری تقسیم باعتبار قبول ورد کے کی جاتی ہے۔ اس لحاظ سے حدیث کی دوانواع ہیں۔

i) **حدیث مقبول** (ii) **حدیث مردود**

حدیث مقبول کی پھر دو طرح تقسیم کی جاتی ہے۔

i) **باعتبار عمل** (ii) **باعتبار درجہ**

حدیث کی باعتبار عمل دو انواع ھیں: معمول بہ اور غیر معمول بہ۔

غیر معمول بہ: یہ منسوخ ہیں۔ (یعنی وہ حدیث جس پر عمل نہ ہوتا ہو)

معمول بہ: وہ حدیث جن پر عمل ہوگا۔ یہ تین قسم پر ہے۔

i) **ناسخ** (ii) **محکم** (iii) **مختلف الحدیث**

ناسخ کی تعریف: وہ متاخر حدیث جس نے پہلی حدیث کے حکم کو اٹھا دیا ہو۔

محکم کی تعریف: ''المحکم هو الحدیث ألسالم من المعارضة''یعنی وہ حدیث مقبول جسکا کوئی معارض نہ ہواور اس کے مفہوم ومعنی میں کوئی غموض نہ ہو۔

نوٹ: جس حدیث کے مفہوم میں غموض ہواسے''**مشکل الحدیث**'' کہتے ہیں۔

مختلف الحدیث کی تعریف: ''هو أن یأتی حدیثان مقبولان متضادان فی المعنی ظاهرًا ویمکن الجمع بینهما''۔ یعنی وہ حدیث مقبول جس کے خلاف اسی جیسی کوئی حدیث وارد ہواور ان دونوں میں احناف کے نزدیک یوں ترتیب ہے: ناسخ ومنسوخ کے اعتبار سے دیکھا جائے، وگرنہ (وجوہ ترجیح کا اعتبار کرتے ہوئے) کسی ایک کو ترجیح دی جائے یا دونوں کو جمع کیا جائے (اگر جمع ممکن ہو)، وگرنہ دونوں پر عمل موقوف ہوگا۔

حدیث کی باعتبار درجہ چار انواع ہیں:

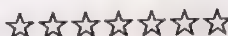
صحیح لذاتہ: حافظ ابن حجر نزہۃ النظر میں فرماتے ہیں:'' وخبرُ الآحادِ ؛ بنقلِ عَدْلٍ تامِّ الضَّبْطِ، مُتَّصِلِ السَّنَدِ، غیر مُعَلَّلٍ ولا شاذٍّ: هو الصَّحیحُ لذاتِهِ''. یعنی وہ حدیث''صحیح لذاتہ'' ہے: جسکا راوی عادل ہو، اسکا حافظہ ٹھیک ہو، سند متصل ہو، علت سے خالی ہواور شاذ بھی نہ ہو۔

حسن لذاتہ: وہ حدیث جس میں صحیح لذاتہ کے شرائط موجود ہوں مگر راوی کے حافظہ میں کمی ہو۔

صحیح لغیرہ: وہ حدیث جو حسن لذاتہ ہو، لیکن دوسری اسانید مل جانے کی وجہ سے صحیح کے درجہ میں ہو جائیگی مگر یہ صحت لذاتہ نہیں ہوگی بلکہ دیگر طرق سے مستفاد ہوگی۔

حسن لغیرہ: حدیث ضعیف دوسری اسانید (متابعات وشواہد) کی وجہ سے حسن لغیرہ کے درجہ میں ہوگی۔

حدیث ضعیف: وہ حدیث جس میں صحیح کی کوئی شرط نہ پائی جائے۔



حدیث مردود کی تقسیم: چار اسباب کی وجہ سے حدیث کو رد کیا جاتا ہے۔

☆:شذوذ۔☆:علت۔☆:راوی میں طعن۔☆:سند میں سقط۔

☆**شذوذ:** یہ ہے کہ ثقہ (یعنی مقبول) راوی اَوثق (یعنی اپنے سے زیادہ ثقہ) کی مخالفت کرے یا جس میں کم تعداد زیادہ تعداد والوں کی مخالفت کریں ایسی حدیث کو شاذ کہا جائیگا۔شذوذ کو ضبط راوی کی علتوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

نوٹ: شاذ کے مقابل ''حدیث محفوظ'' ہے۔یعنی اوثق کی روایت ثقہ کے مقابل ہو۔

اگر ضعیف راوی مقبول راوی کی مخالفت کرے تو درج ذیل دو قسم ہیں۔

۱)**حدیث معروف:** مقبول راوی کی روایت جس کے مقابل ضعیف کی روایت بھی ہو۔

۲)**حدیث منکر:** ضعیف راوی کی روایت جس کے مقابل مقبول کی روایت بھی ہو۔

☆**علت:** کوئی ایسی پوشیدہ بات جو حدیث کے صحیح ہونے سے مانع ہو اگرچہ بظاہر وہ حدیث صحیح ہو۔جس حدیث میں علت پائی جائے وہ حدیث معلول کہلاتی ہے۔

☆**راوی میں طعن:** راوی میں طعن کے دس اسباب ہیں پانچ عدالت اور پانچ ضبط کے ساتھ متعلق ہیں۔

عدالت راوی میں پانچ اسباب طعن: کذب،تہمت،فسق، جہالت اور بدعت۔جن کی وجہ سے مندرجہ ذیل اقسام بنتی ہیں۔

حدیث موضوع: وہ حدیث جس کے راوی نے حدیث میں جھوٹ بولا ہو اور رسول اللہ ﷺ کی جانب ایسی بات کی نسبت کی ہو جو آپ سے ثابت نہ ہو۔ایسے راوی کا کوئی اعتبار نہیں اس کی ہر حدیث موضوع ہوگی۔

حدیث متروک: وہ حدیث جس کی سند میں ایسا راوی ہو جس پر جھوٹ کی تہمت ہو۔

حدیث منکر: فاسق،مجہول اور بدعتی تینوں کی حدیث منکر کہلاتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

راوی میں ضبط کے لحاظ سے پانچ اسباب طعن یہ ہیں۔

(۱)فحش الغلط (اغلاط کا زیادہ ہونا)۔(۲)غفلۃ (غفلت کا شکار ہونا)۔(۳)الوھم (وھم کا شکار ہونا)۔(۴)مخالفۃ الثقۃ (ثقات کی مخالفت)۔(۵)سوء حفظ (حافظہ خراب ہونا)۔
ان پانچ اسباب کی وجہ سے مختلف انواع وجود میں آتی ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

حدیث مقلوب: وہ حدیث جس کی سند یا متن میں تقدیم وتاخیر کی گئی ہو۔

حدیث مضطرب سنداً: وہ حدیث جس کی سند میں ایک راوی کو دوسرے راوی کے ساتھ تبدیل کیا گیا ہو۔اس کو مضطرب الاسناد کہا جاتا ہے۔

حدیث مضطرب متناً: وہ حدیث جس کے متن میں کوئی ایسی تبدیلی کی گئی ہو کہ جس سے حدیث کا مفہوم متعارض ہو کر رہ جائے۔

مدرج الاسناد: وہ حدیث جس کی سند میں تغیر کی گئی ہو۔

مدرج المتن: وہ حدیث جس کے متن میں رسول اللہ ﷺ کی بات کے ساتھ کسی اور کی بات کو شامل کیا گیا ہو۔

مزید فی متصل الاسانید: وہ حدیث جس کی سندِ متصل میں ایک راوی کا اضافہ کیا گیا ہو یعنی اس اضافہ کے بغیر ہی سند متصل ہوتی ہے۔

حدیث مصحف: وہ حدیث جس میں نقطوں میں تبدیلی کی وجہ سے ایک یا دو حرف تبدیل ہو جائیں، مثلاً محمد بن بشار کو محمد بن یسار پڑھا جائے۔

حدیث محرف: وہ حدیث جس میں شکل (یعنی حرکات وسکنات) کی وجہ سے تغیر ہو، مثلاً بشیر (با پر فتح کے ساتھ) کو بشیر (باء پر ضمہ کے ساتھ) پڑھا جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆

☆**سند میں سقط**: اسکی دو انواع ہیں: **سقط ظاہر اور سقط خفی**۔ سقط ظاہر کی چار اور

سقط خفی کی دو اقسام ہیں۔

سقط ظاہر کی چار اقسام:

معلق: ابتداء سند (مصنف مثلا امام بخاری والا حصہ) میں حذف ہو۔

مرسل: سند کے آخر یعنی تابعی کے بعد سقط ہو۔

معضل: وہ سند جس میں دو راوی پے در پے حذف ہوں۔

منقطع: وہ سند جس میں ایک راوی یا دو راوی دو مختلف جگہ پر حذف ہوں۔

نوٹ: یہاں پر دو انواع اور بھی ہیں جن کی معرفت ضروری ہے۔ وہ درج ذیل ہیں:

متصل: جس کی سند متصل ہو کوئی سقط نہ ہو چاہے وہ مرفوع ہو، موقوف ہو یا مقطوع۔

مسند: وہ حدیث جو مرفوع بھی ہو اور متصل الاسناد بھی ہو۔

سقط خفی کی دو اقسام: مدلس اور مرسل خفی۔

مدلس کی تعریف: ''مدلس'' کا معنی ہے کسی چیز کے عیب کو چھپانا۔ یہاں پر بھی چونکہ سند میں موجود عیب کو چھپا کر اس کی تحسین کو ظاہر کیا جاتا ہے اس وجہ سے اس حدیث کو مدلس کہتے ہیں۔ تدلیس کی آٹھ اقسام ہیں جن میں دو مشہور درج ذیل ہیں۔

تدلیس الاسناد: راوی اپنے اس شیخ سے جس سے اسے سماع حاصل ہو کوئی ایسی روایت بیان کرے جو اس سے نہیں سنی مگر صیغہ ایسا استعمال کرے جس میں سماع کا شبہ ہو، مثلاً: قال، حدث، اخبر، ذکر وغیرہ۔

تدلیس التسویة: سند کے اندر دو ثقہ راویوں کے درمیان ایک راوی ضعیف ہو اور ضعیف راوی سے پہلے اور بعد کے دونوں ثقہ آپس میں ملاقات کر چکے ہوں، مدلس اس ضعیف کو سند سے حذف کر دے اور دونوں ثقہ راویوں کو آپس میں ملا دے اور سند ایسے الفاظ سے بیان کرے جس میں سماع کا شبہ ہو۔

مرسل خفی: راوی کسی ہم عصر شیخ سے روایت کرے جس کے ساتھ اس کی ملاقات نہ ہوئی ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆

الحديث الأول:

ہر کام میں اللہ تعالی کی رضا ہونی چاہئے

عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ أَبِى حَفْصٍ عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا الأَعْمَالُ بالنِّيَّاتِ وإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ، فَهِجرَتُهُ إِلى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ. {رَوَاهُ إِمَامَا الْمُحَدِّثِيْنَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ بَرْدِزِبَه البُخَارِيُّ. وَأَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمُ بْنُ الحَجَّاجِ بْنِ مُسْلِمِ القُشَيْرِيُّ النَّيْسَابُورِيُّ فِي صَحِيْحَيهِمَا الذَيْنِ هُمَا أَصَحُّ الْكُتُبِ الْمُصَنَّفَةِ}.

مشکل الفاظ:

(إنما) حصر کا فائدہ دیتا ہے، یعنی حکم مذکور چیز میں بند ہے غیر میں نہیں پایا جاتا۔ (الأعمال) عمل کی جمع، ہر اختیاری کام۔ یہاں پر اچھے اعمال مراد ہیں۔ (النیات) نیت کی جمع۔ دل کے (سچے) ارادہ کو نیت کہتے ہیں۔ (امرء) مرد۔ اسکی مؤنث امرأۃ (عورت) ہے۔ (نوی) نیت کی۔ اصل میں نَوَیَ، لفیف مقرون ثلاثی مجرد ہے۔ (ہجرت) چھوڑنا۔ اسلام بچانے کی خاطر وطن چھوڑ جانا۔ (یصیب) حاصل کرے۔ (ھا) اسے۔ (ینکح) نکاح کرے۔ (ھا) اس سے۔

ترجمہ:

أمیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر

شخص کو وہی ملتا ہے جس کی اس نے نیت کی ہو۔ پس جس شخص کی ہجرت اللہ تعالی اور اس کے رسول کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی اور جس شخص کی ہجرت دنیا کے لیے ہو کہ وہ اسے حاصل کرے یا کسی عورت کی طرف کہ وہ اس سے شادی کر لے تو اس شخص کی ہجرت اسی کے لیے شمار ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت کی ہوگی"۔

فوائد حدیث:

☆: ہر کام میں اللہ تعالی کی رضا طلب کرنی چاہیے۔ خالص دنیاوی اعمال بھی نیت صالح کی وجہ سے باعث اجر و ثواب بن جاتے ہیں اور مباح عمل بھی مستحب کا درجہ پالیتا ہے۔

☆: وہ عمل جو اللہ عزوجل کے لئے نہ ہو اس کا کوئی ثواب نہیں ہوگا۔ ہجرت جیسا عظیم عمل بھی جب اللہ کے لئے نہ ہو صرف دنیاوی مقصد کے لئے ہو تو نہ اللہ کی رضا حاصل ہوگی اور نہ ہی کوئی ثواب حاصل ہوگا۔

☆: جن اعمال سے اللہ تعالی کا قرب حاصل ہوتا ہے اگر وہ عادت کے طور پر انسان کرتا رہے تو ثواب حاصل نہیں ہوگا بلکہ تقرب الی اللہ کی نیت ضروری ہے۔

☆: عبادت میں ریاء کی دو قسمیں ہیں: ایک یہ کہ لوگوں کو دکھلاوا ہی مقصود ہو ایسا عمل بالکلیہ باطل و مردود ہے۔ دوسری یہ کہ عبادت اللہ کے لئے ہو مگر اس میں لوگوں کو دکھلاوا بھی ہو تو یہ عمل بھی سلف صالحین کے نزدیک باطل و مردود ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ اصل عمل مقبول ہے اور دکھلاوا مردود۔ مثلاً کسی نے نماز تو اللہ کے لئے پڑھی مگر قراءت میں دکھلاوا یا لوگوں سے داد و تحسین مطلوب ہو تو اصل نماز ہو جائیگی اور قراءت کا کوئی ثواب نہیں ہوگا۔ اللہ عزوجل کے ارشاد { لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا } میں قاضی فضیل بن عیاض فرماتے ہیں کہ یہاں عمل سے مراد خالص اور حق عمل ہے۔ خالص وہ جو صرف اللہ عزوجل کے لئے ہو اور حق وہ جو سنت کے مطابق ہو۔ جب عمل میں یہ دونوں باتیں جمع ہوں پھر وہ علی وجہ

الکمال مقبول ہوگا۔

☆: عمل کے بغیر صرف نیت کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ حدیث مبارکہ میں عمل کی اصلاح کے لئے نیت صالح کا بیان ہے یعنی عمل اصل اور نیت فرع ہے۔ اگر کوئی صرف نیت کرتا ہے اور عمل کا ارادہ نہ ہو تو کوئی ثواب حاصل نہیں ہوگا۔ بلکہ یہ تو منافقت میں شمار ہوگا۔ ہاں اللہ کا اس امت پر احسان ہے کہ اگر کوئی عمل صالح کا مصمم ارادہ کرتا ہے اور پھر کسی وجہ سے نہیں کر پاتا، اللہ عزوجل اس کو بھی ایک عمل کا ثواب عطا کرتا ہے۔

ترکیب:

''عن أميرِ المؤمنين أبی حَفْص عمرَ بنِ الخطاب''

(عن) حرف جر۔ (أمیر) مضاف۔ (المؤمنین) جمع مذکر سالم علامت جر ''یاء'' ماقبل مکسور، مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مبدل منہ۔ (أبی) اسم مجرور، مضاف۔ (حفص) مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مبین۔ (عمر) مجرور، علامۃ جر فتحہ ہے کیونکہ یہ علمیت اور عدل کی وجہ سے ممنوع من الصرف ہے، موصوف۔ (بن) صفت، مضاف۔ (الخطاب) مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر صفت عمر کی۔ موصوف صفت ملکر عطف بیان۔ مبین اپنے بیان سے ملکر بدل ہوا۔ مبدل منہ بدل ملکر مجرور ہوئے عن جار کے۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے فعل مقدر ''رُوِیَ'' کے۔ تقدیر عبارت ہے: ''روی عن أمیرِ المؤمنین''۔ فعل ''ھو'' ضمیر نائب فاعل اور اپنے متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

'' رضی اللّٰه عنه ''

(رضی) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللّٰہُ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (عنہ) عن حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم محل جر میں ہے۔ جار و مجرور ظرف لغو ''رضی'' کے متعلق ہوئے۔ رضی فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ معترضہ ہوا۔

"قال: سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، '' ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (بعد میں آنے والا جملہ مقولہ)۔ (سمعت): (سمع) فعل ماضی، ''ت'' فاعل کے متصل ہونے کی وجہ سے مبنی بر سکون۔ (تاء) ضمیر واحد متکلم مبنی بر ضم مرفوع محلا، فاعل۔ (رسول): مضاف۔ (اللہ) اسم جلالت مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول۔ ''سمعت'' فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (صلی) فعل ماضی مبنی بر فتحہ مقدرہ۔ (اللہ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (علیہ): (علی) حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا۔ جار و مجرور ظرف لغو ''صلی'' کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ لفظاً اور انشائیہ ہوا معنیً۔ (وسلم) تقدیر عبارت ہے: وسلم اللہ علیہ۔ (واو) حرف عطف۔ (سلم) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللہ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (علیہ): (علی) حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا۔ جار و مجرور ظرف لغو ''سلم'' کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ لفظاً اور انشائیہ ہوا معنیً۔ (یقول) فعل مضارع مرفوع۔ ''ہو'' ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔ فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ دونوں جملے مقولہ ہیں ''قال'' کے قال اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

'' إِنَّمَا الأَعْمَالُ بالنِّيَّاتِ ''

(إِنَّمَا): (ما) کافہ عن العمل اور (إنّ) مکفوف ہے۔ (ما) نے (إنّ) کو عمل سے روک دیا ہے۔ (إنما) یہ صرف جملہ اسمیہ پر ہی نہیں بلکہ جملہ فعلیہ پر بھی داخل ہوتا ہے۔ جیسے اس آیت میں: "إنما يخشى اللّٰه من عباده العلماء"۔ (الأَعْمَالُ): مبتدأ مرفوع۔ (بالنِّيَّاتِ): (باء) حرف جر۔ (النیات) اسم مجرور۔ جار و مجرور ''ثابتون'' مقدر کے متعلق ہو کر خبر ہے۔ عبارت کی تقدیر یوں ہے: إِنَّمَا الأَعْمَالُ ثابتون بالنِّيَّاتِ۔ مبتداء

اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَى"

(واو): استئنافیہ۔ (لکل): (لام) حرف جر۔ (کل) اسم مجرور مضاف۔ (امرٍء) مضاف اِلیہ مجرور۔ مضاف ومضاف اِلیہ ملکر مجرور، جار مجرور "کائن" محذوف کے متعلق ہو کر خبر مقدم۔ (ما) اسم موصول بمعنی الذی مبنی بر سکون۔ (نوی) فعل ماضی مبنی برفتحہ (جو کہ تعذر کی وجہ سے ظاہر نہیں)۔ (ہو) ضمیر مستتر فاعل۔ فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ ملکر مبتدأ مؤخر۔ مبتداء اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ"

(فاء) استئنافیہ۔ (من) اسم شرط جازم مبنی بر سکون، محل رفع میں مبتدأ۔ (کانت): (کان) فعل ماضی ناقص مبتدأ کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے، مبنی بر فتح۔ اور (ت) تأنیث کے لئے ہے۔ یہ فعل ناقص محل جزم میں فعل شرط ہے۔ (ہجرتہ): (ہجرۃ) مضاف۔ (ہ): ضمیر متصل مبنی بر ضم اضافت کی وجہ سے محل جر میں ہے، مضاف مضاف الیہ اسم کانت۔ (اِلی) حرف جر۔ (اللہ) اسم جلالت مجرور معطوف علیہ۔ (ورسولہ) واو حرف عطف۔ (رسول) مضاف۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مضاف اِلیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف۔ معطوف معطوف علیہ ملکر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر "وقعت" محذوف کے متعلق ہو کر خبر کان۔ کانت اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر بنی "من" کی مبتدا خبر ملکر شرط۔

"فَهِجرَتُهُ إلى الله وَرَسُولِهِ"

(فاء) جواب شرط کے لئے۔ (ہجرۃ) مضاف۔ (ہ) ضمیر مجرور متصل مبنی بر ضم مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مبتدأ۔ (اِلی) حرف جر۔ (اللہ) اسم جلالت مجرور معطوف

علیہ۔ (ورسولہ) واو حرف عطف۔ (رسول) مضاف۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف۔ معطوف معطوف علیہ ملکر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ''ثابت'' محذوف کے متعلق ہوکر خبر۔ مبتدأ خبر ملکر جواب شرط۔ شرط اپنے جواب کے ساتھ جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

''وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا''

(واو) استئنافیہ۔ (من کانت ہجرتہ): (من) اسم شرط جازم مبنی بر سکون، محل رفع میں مبتدأ۔ (کانت): (کان) فعل ماضی ناقص مبنی بر فتح۔ یہ فعل ناقص محل جزم میں فعل شرط ہے۔ (ہجرتہ): (ہجرۃ) اسم کان مرفوع مضاف۔ (ہ): ضمیر متصل مبنی بر ضم اضافت کی وجہ سے محل جر میں ہے۔ (لدنیا): (لام) حرف جر۔ (دنیا) اسم مجرور، معطوف علیہ۔ (یصیبہا): (یصیب) فعل مضارع مرفوع۔ ہو ضمیر مستتر فاعل۔ (ہا) ضمیر منصوب متصل مبنی بر سکون مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ منصوب محلا ہوکر (دنیا) کی صفت ہے۔

''أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا''

(أو) حرف عطف۔ (امرأۃ) اسم معطوف مجرور. (ینکحہا): (ینکح) فعل مضارع مرفوع۔ ہو ضمیر مستتر فاعل۔ (ہا) ضمیر متصل مبنی بر سکون مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ (امرأۃ) کی صفت ہے، جسکا ''دنیا'' پر عطف ہے۔ معطوف معطوف علیہ ملکر مجرور ہوئے۔ جار مجرور ظرف مستقر ''واقعۃ'' مقدر کے متعلق ہوکر ''کانت'' کی خبر۔ فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوکر شرط۔

''فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ''

(فاء) جواب شرط کے لئے۔ (ہجرۃ) مضاف۔ (ہ) ضمیر مجرور متصل مبنی بر ضم مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مبتدأ۔ (إلی) حرف جر. (ما) اسم موصول مبنی بر سکون۔ (ہاجر) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ ہو ضمیر مستتر فاعل۔ جملہ فعلیہ صلہ ہے موصول کا۔ (إلیہ): (إلی)

حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر جار مجرور ظرف لغو "باجر" کے متعلق ہوئے۔ موصول صلہ ملکر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر محذوف کے متعلق ہو کر خبر۔ مبتدا خبر ملکر جواب شرط۔ شرط اپنے جواب کے ساتھ جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔



الحديث الثاني:

علم دین حاصل کرنے کا طریقہ اور علماء وطلباء کی فضیلت

وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أيضا قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعرِ، لاَ يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلاَ يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ، حَتّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ، وقَالَ: يا مُحَمَّدُ؛ اَخبِرْنِى عَنِ الإسْلَامِ. فَقَالَ رسولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الإِسْلاَمُ أَنْ تَشْهَدَ أَن لا إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللّٰهِ وَتُقِيمَ الصَلاةَ وَتُؤتِىَ الزَّكَاةَ، وتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِن اِسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلا. قَالَ: صَدَقْتَ. فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِى عَنِ الإِيْمَانِ؟. قَالَ :أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ. قَالَ: صَدَقْتَ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِى عَنِ الإِحْسَانِ؟ قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِى عَنِ السَّاعَةِ؟. قَالَ: مَا الْمَسْؤُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِى عَنْ أَمَارَاتِهَا؟ قَالَ: أَنْ تَلِدَ الأَمَةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِى الْبُنْيَانِ. ثُمّ انْطَلَق. فَلَبِثْتُ مَلِيّاً، ثُمَّ قَالَ: يَا عُمَرُ، أَتَدْرِى مَنِ

السَّائِلُ؟ قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: هٰذَا جِبْرِيلُ، أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ. {رواه مسلم}۔

مشکل الفاظ:

(جلوس) بیٹھے ہوئے، جالس کی جمع۔(ذات یوم) ایک دن۔(طلع) نمودار ہوا۔(أثر السفر) سفر کی نشانی۔(فاسند) پس ملائے اس نے۔(رکبتیہ) اپنے دونوں گھٹنے۔(عجبنا) ہم حیران ہوئے (لہ) اس پر۔(المسؤل) سوال کیا ہوا۔(السائل) سوال کرنے والا۔(امارات) نشانیاں، امارۃ کی جمع۔(ربتھا) اس کا آقا۔(الحفاۃ) ننگے پاؤں، حاف کی جمع۔(العراۃ) ننگے جسم، عار کی جمع۔(العالۃ) بھوکے، نادار۔(رعاء) چرواہے، راع کی جمع۔(الشاء) بکریاں۔(یتطاولون) ایک دوسرے پر فخر کرنا۔ (البنیان) بلڈنگ، عمارت۔(ملیا) کچھ دیر، کچھ دن۔

ترجمہ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت کی گئی ہے فرماتے ہیں: ''ایک دن ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک انتہائی سفید کپڑوں اور انتہائی سفید بالوں والا ایک شخص ہمارے سامنے آیا، نہ اس پر سفر کا اثر دکھائی دے رہا تھا اور نہ ہی ہم میں سے کوئی شخص اس سے واقف تھا۔ وہ آکر نبی کریم ﷺ کے قریب بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے دونوں گھٹنے نبی کریم ﷺ کے گھٹنوں سے ملائے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے زانوں پر رکھے۔ اور کہا: اے محمد! مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے۔ نبی کریم ﷺ نے جواب دیا: ''اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور اگر استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرو''۔ اس نے کہا: ''آپ نے سچ کہا''۔ (حضرت عمر فرماتے ہیں) ہمیں اس پر حیرانی

ہوئی کہ سوال بھی کر رہا ہے اور پھر خود اس کی تصدیق بھی۔ پھر اس شخص نے کہا: ''آپ مجھے ایمان کے بارے میں بتایئے''۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (ایمان یہ ہے کہ) ''تم اللہ اور اسکے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان رکھو اور تقدیر پر ایمان رکھو خواہ وہ اچھی ہو یا بری ہو۔ اس نے کہا: ''آپ نے سچ کہا''۔ پھر اس شخص نے کہا: ''آپ مجھے احسان کے بارے میں بتایئے''۔ نبی کریم ﷺ نے جواب دیا: (احسان یہ ہے کہ) تم اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ وہ شخص کہنے لگا: ''آپ مجھے قیامت کے بارے میں بتایئے''۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے بارے میں مسؤل (سوال کیا ہوا) سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا''۔ اس نے کہا: ''آپ مجھے اس کی نشانیوں کے بارے میں ہی بتا دیجئے''۔ نبی کریم ﷺ نے جواب دیا: (قیامت کی نشانیاں یہ ہیں کہ) ''لونڈی اپنے آقا کو جنم دے گی برہنہ پاؤں، برہنہ جسم، غریب بکریاں چرانے والوں کو تم دیکھو گے کہ وہ ایک دوسرے کے مقابلے میں بلند عمارات تعمیر کریں گے''۔ پھر وہ شخص چلا گیا۔ (حضرت عمر فرماتے ہیں کہ) میں کچھ عرصہ اس بارے میں سوچتا رہا (کہ آنے والا کون تھا؟ پھر ایک دن) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اے عمر تمہیں پتا ہے سوال کرنے والا شخص کون تھا''۔ میں نے عرض کی: ''اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں''۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''وہ جبرائیل تھا تمہیں تمہارے دین کی تعلیم دینے آیا تھا''۔

فوائد حدیث:

☆: علماء کے پاس جاتے ہوئے صاف ستھرے لباس اور اچھی حالت میں جانا چاہیے۔

☆: طلب علم کے کچھ آداب ہیں جن میں ایک تواضع اور انکساری کے ساتھ استاد کے سامنے بیٹھنا بھی ہے۔

☆: دوسروں کو تعلیم دینے کے لئے بھی سؤال کرنا چاہئے۔

☆: سؤال وجواب کے ذریعے لوگوں کو مسائل سے آگاہ کرنا ایک شرعی طریقہ ہے۔

☆: تعلیم وتعلم میں حسب ضرورت سؤال وجواب ہونے چاہئے۔ بسا اوقات جواب دینے والا بہت زیادہ وضاحت وتفصیل سے مسئلہ بیان کرتا ہے جس سے طلباء کو سمجھنے میں مشکل ہوتی ہے۔

☆: عام لوگوں کے لئے جس بات کا اظہار صحیح نہ ہو، وہ ظاہر نہیں کرنی چاہیئے۔ جسطرح رسول اللہ ﷺ نے بہت ہی احسن انداز میں قیامت کے وقوع کا متعین وقت ظاہر نہیں فرمایا۔ حضرت جبریل سے فرمایا کہ اے جبریل جس بات کا تو پوچھ رہا ہے اس میں سائل ومسؤل دونوں کو ایک ہی بات کا علم ہے۔ کہ اللہ کے رازوں کو ظاہر نہیں کیا جاتا، پھر کیوں سؤال کرر ہا ہے۔ اس کا یہ مفہوم بیان کرنا کہ ''نہ مجھے قیامت کا علم ہے نہ تمہیں'' صحیح نہیں، کیونکہ جب نفی ایسے کلام پر واقع ہو جس میں زائد قید ہو تو نفی کا مقصود قید ہوتا ہے۔ علامہ تفتازانی ''مطول'' میں عبدالقاہر الجرجانی کی ''دلائل اعجاز'' کے حوالہ سے قاعدہ بیان کرتے ہیں (ان النفی اذا دخل علی کلام فیہ تقیید بوجہ ما یتوجہ الی ذلک التقیید و کذا الاثبات) ۔لہذا اس قاعدہ کی روشنی میں واضح ہوا کہ یہاں پر صیغہ ''اَعلم'' اسم تفضیل ہے۔ اس میں ایک نفس علم ہے اور زیادتی کی قید کے ساتھ ہے۔ لہذا نفی نفس علم کی نہیں، بلکہ زیادتی علم کی ہے۔

☆: قیامت کی نشانیوں میں ایک نشانی یہ ہے کہ لونڈی اپنے مالک کو جنے گی۔ جیسا کہ اموی اور عباسی خلفاء میں سے بعض وہ تھے جو لونڈیوں سے پیدا ہوئے تھے۔ اس طرف بھی اشارہ ممکن ہے کہ بچے والدین کے ساتھ وہ سلوک کرینگے جو آقا مملوک کے ساتھ کرتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ زمانہ گزرنے کے ساتھ لوگ چالاک وہوشیار ہوتے جائینگے، والدین کے راہنما

ان کی اولاد ہوگی، بچے ماں باپ کو دنیا کے طور طریقے سکھائیں گے۔

☆: حضرت جبریل کا انسانی بشری لباس میں آنا اس بات کی دلیل ہے کہ نورانیت و بشریت جمع ہوسکتی ہیں۔ نور کا متضاد ظلمت ہے بشریت نہیں۔

ترکیب:

"وعن عمر رضی الله عنه أيضا قال"

(واو) حرف عطف مفید بیان و استئناف۔ (عن) حرف جر۔ (عمر) اسم مجرور، علامۃ جر فتح ہے، علمیت اور عدل کی وجہ سے ممنوع من الصرف ہے۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے فعل مقدر "روی" کے۔ تقدیر عبارت ہے: "وروی عن عمر"۔ فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(رضی) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللہ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (عنہ) عن حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم محل جر میں ہے۔ جار و مجرور ظرف لغو "رضی" کے متعلق ہوئے۔ رضی فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ معترضہ ہوا۔

(أیضا): فعل محذوف "آض" بمعنی رجع کا مفعول مطلق ہے۔ تقدیر عبارت ہے: آض أیضا۔ "آض" فعل، "ھو" ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ معترضہ ہے۔

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ بعد میں آنے والا کلام مقولہ ہے۔

"بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ"

(بَیْنَمَا) ظرف زمان متضمن معنی شرط۔ (نَحْنُ) ضمیر منفصل مبنی بر ضم، مبتدأ۔ (جُلُوسٌ) مبنی للفاعل بمعنی جالسون، خبر مرفوع۔ (عند) ظرف مکان منصوب علی الظرفیۃ، مضاف۔ (رَسُولِ) مضاف إلیہ مجرور، پھر مضاف۔ (اللہ) اسم جلالت مضاف إلیہ مجرور۔ عند

رسول اللہ ظرف مکان مفعول فیہ۔

(صلی) فعل ماضی مبنی برفتحہ مقدرہ۔ (اللہ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (علیہ): (علی) حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا۔ جار و مجرور ظرف لغو ''صلی'' کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ لفظاً اور انشائیہ ہوا معنیً۔ (وسلم) تقدیر عبارت ہے: وسلم اللہ علیہ۔ (واو) حرف عطف۔ (سلم) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللہ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (علیہ): (علی) حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا۔ جار و مجرور ظرف لغو ''سلم'' کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ لفظاً اور انشائیہ ہوا معنیً۔

(ذات) ظرف مبنی برفتحہ مضاف۔ (یَوم) مضاف اِلیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر ''جلوس'' کا مفعول فیہ ثانی۔ مبتدا خبر اور مفاعیل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ، شرط۔

''إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعرِ''

(إِذْ) حرف شرط مبنی علی السکون، یہاں مفاجاۃ کے لئے۔ (طَلَعَ) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (علینا): (علی) حرف جر۔ (نا) ضمیر متصل مبنی بر سکون، محل جر میں۔ جار و مجرور دونوں ظرف لغو ''طلع'' کے متعلق ہیں۔ (رجل) فاعل مرفوع۔ (شدید): رجل کی صفت، مرفوع، مضاف۔ (بیاض): مضاف اِلیہ مجرور، پھر مضاف۔ (الثیاب): مضاف اِلیہ مجرور۔ (شدید): رجل کی دوسری صفت، مرفوع۔ (سواد): مضاف اِلیہ مجرور، پھر مضاف۔ (الشعر): مضاف اِلیہ مجرور۔ فعل ''طلع'' اپنے فاعل مع صفات سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ جواب شرط۔ شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

''لا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ''

(لا): نافیہ۔ (یُریٰ) فعل مضارع مجہول، مرفوع بضمہ مقدرہ۔ (علیہ): (علی): حرف جر۔

(ہ): ضمیر متصل مبنی بر کسر، مجرور۔ جار و مجرور ظرف لغو ''یُری'' کے متعلق ہوئے۔ (أثر): نائب فاعل مرفوع، مضاف۔ (السفر) مضاف الیہ مجرور۔ (فعل مجہول، نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ)۔ پورا جملہ ''لا یُرٰی علیہ أثر السفر'' معطوف علیہ آنے والا جملہ اس پر معطوف دونوں جملے محل رفع میں صفت ہے ''رجل'' کی۔

''وَلا یَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ''

(واو) حرف عطف۔ (لا) نافیہ۔ (یعرفہ): (یعرف) فعل مضارع مرفوع۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم محل نصب میں مفعول بہ مقدم۔ (منا): (من) حرف جر۔ (نا) ضمیر متصل مبنی بر سکون محل جر میں مجرور، جار مجرور ظرف لغو ''یعرف'' کے متعلق۔ (أحد) فاعل مرفوع۔ (فعل، فاعل، مفعول بہ، متعلق ملکر جملہ فعلیہ خبریہ)۔ یہ جملہ بھی ''رجل'' کی صفت ہے۔

''حتّی جَلَسَ إِلَی النّبیّ صلی الله علیه وسلم''

(حتی) حرف غایۃ۔ (جلس) فعل ماضی مبنی بر فتح، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (إلی) حرف جر۔ (النبی) اسم مجرور۔ جار مجرور ظرف لغو ''جلس'' کے متعلق۔ فعل، فاعل، متعلق ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مغیا ہوا ''حتی'' غایۃ کا۔

''فَأَسْنَدَ رُکْبَتَیْهِ إِلَی رُکْبَتَیْهِ''

(فأسند:) (فاء) حرف عطف مفید بیان۔ (أسند) فعل ماضی مبنی بر فتح، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (رکبتیہ): (رکبتی) مفعول بہ منصوب، علامۃ نصب یاء کیونکہ یہ تثنیہ ہے، مضاف۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مضاف الیہ۔ (إلی) حرف جر۔ (رکبتیہ): (رکبتی) اسم مجرور، مضاف۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مضاف إلیہ۔ جار و مجرور ظرف لغو ''أسند'' کے متعلق ہوئے۔ فعل، فاعل، مفعول بہ، متعلق ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''وَوَضَعَ کَفَّیْهِ عَلَی فَخِذَیْهِ''

(ووضع): (واو) حرف عطف مفید بیان۔ (وضع) فعل ماضی مبنی بر فتح، ''ہو'' ضمیر مستتر

فاعل۔ (کفیہ): (کف) مفعول بہ منصوب، علامت نصب یاء، مضاف۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مضاف إلیہ۔ (علی) حرف جر۔ (فخذیہ) (فخذ) مفعول بہ منصوب، علامت نصب یاء، مضاف۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مضاف إلیہ۔ جار مجرور ظرف لغو ''وضع'' کے متعلق۔ فعل، فاعل، مفعول بہ، متعلق ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

''وقال: یا مُحَمَّدُ اَخبِرنِی عَنِ الإسلام''

(وقال): (واو) حرف عطف مفید بیان۔ (قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (یا محمد): (یا) حرف نداء، قائم مقام ''ادعو'' صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم ''أنا'' ضمیر مستتر فاعل۔ (محمد) منادی علم مفرد مبنی بر ضم، منصوب محلا بوجہ مفعول ہونے فعل ''أدعو'' کے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ (أخبرنی): (أخبر) فعل أمر مبنی بر سکون، أنت ضمیر مستتر فاعل۔ (نون) وقایۃ۔ (یاء) متکلم ضمیر مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔ (عن الإسلام): (عن) حرف جر۔ (الإسلام) اسم مجرور۔ جار مجرور ظرف لغو متعلق ''أخبر'' فعل کے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول و متعلق سے ملکر جملہ انشائیہ ہوا۔ ''یا محمد أخبرنی عن الإسلام'' منصوب محلا مقولہ ہوا قال کا۔ ''قال'' اپنے مقولہ کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

''فقال رسولُ الله ﷺ''

(فقال): (فاء) استنافیہ۔ (قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (رسول) فاعل مرفوع، مضاف۔ (اللہ) اسم جلالت مضاف إلیہ مجرور۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

(صلی) فعل ماضی مبنی بر فتحہ مقدرہ۔ (اللہ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (علیہ): (علی) حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا۔ جار و مجرور ظرف لغو ''صلی'' کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ لفظاً اور انشائیہ ہوا معنیً۔ (وسلم) تقدیر عبارت ہے: وسلم اللہ علیہ۔ (واو) حرف عطف۔ (سلم) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللہ) اسم جلالت

فاعل مرفوع۔ (علیہ): (علی) حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا۔ جار ومجرور ظرف لغو "سلم" کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ لفظاً اور انشائیہ ہوا معنیً۔

" الإِسْلاَمُ أنْ تَشْهَدَ أن لا إلهَ إلاَّ الله وَأَنَّ مُحَمَداً رَسُولُ الله "

(الاِسلام) مبتدأ مرفوع۔ (أن تشہد): (أن) مصدریہ فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ (تشہد) فعل مضارع منصوب بأن، أنت ضمیر مستتر فاعل۔ فعل مصدر کے معنی میں ہوکر خبر ہے مبتدأ کی۔ (أن لا اِلہ اِلا اللہ): (أن) مصدریہ۔ (لا) نافیہ للجنس۔ (اِلہ) اسم لا مبنی برفتحہ منصوب محلا، اسکی خبر "موجود" محذوف تقدیری ہے۔ (اِلا) أداۃ حصر۔ (اللہ) اسم جلالت مرفوع، "لا اِلہَ" کے محل سے بدل، معطوف علیہ۔ (وأن محمداً رسول اللہ): (واو) حرف عطف۔ (أن) حرف از حروف مشبہ بالفعل، مبتدأ کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ (محمداً) اسم أنّ منصوب۔ (رسول) خبر أنَّ مرفوع، مضاف۔ (اللہ) اسم جلالت مضاف اِلیہ مجرور۔ أن مصدریہ کی وجہ سے "لا اِلہَ اِلاَّ اللہ" مصدر کے معنی میں ہوکر خبر ہے مبتدا کی۔ مبتدا، خبر مل کر مقولہ ہوا "قال" کا۔ قال اپنے فاعل "رسول" اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"وَتقِيمَ الصَلاةَ"

(وتقیم): (واو) حرف عطف۔ (تقیم) فعل مضارع منصوب، معطوف ہے "أن تشہد" پر، أنت ضمیر مستتر فاعل۔ (الصلاۃ) مفعول بہ منصوب۔ فعل، فاعل، مفعول بہ، متعلق ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ { أن تشہد پر اس کا عطف ہے، تقدیر عبارت ہوگی "الاسلام أن تشہد۔۔۔ وأن تقیم۔ اسی طرح آنے والے جملوں کا بھی أن تشہد پر عطف ہے۔ باقی ترکیب پہلے گزر چکی ہے۔}

"وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ"

(وتؤتی): (واو) حرف عطف۔ (تؤتی) فعل مضارع منصوب''أن''ناصبہ کی وجہ سے ،أنت ضمیر مستتر فاعل۔(الزکاۃ) مفعول بہ منصوب۔فعل اپنے فاعل ،مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"وتَصُومَ رَمَضَان"

(وتصوم): (واو) حرف عطف۔ (تصوم) فعل مضارع منصوب''أن''ناصبہ کی وجہ سے ،أنت ضمیر مستتر فاعل۔(رمضان) مفعول بہ منصوب۔فعل اپنے فاعل،مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"وَتَحُجَّ الْبَيْت"

(وتحج): (واو) حرف عطف۔(تحج) فعل مضارع منصوب''أن''ناصبہ کی وجہ سے ،أنت ضمیر مستتر فاعل۔(البیت) مفعول بہ منصوب۔فعل اپنے فاعل،مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلا"

(إن) حرف شرط جازم۔(استطعت) فعل ماضی تاء فاعل کے متصل ہونے کی وجہ سے مبنی بر سکون۔(تاء) ضمیر متصل مبنی برفتحہ مرفوع محلا فاعل۔(إلیہ): (إلی) حرف جر(ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر، مجرور، جارو مجرور ظرف لغو''استطعت''کے متعلق ہوئے۔(سبیلاً) مفعول بہ منصوب۔ پورا جملہ محل جزم میں فعل شرط ہے۔اور جواب شرط محذوف ہے یعنی''إن استطعت فحج''۔شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

"قال: صَدَقْتَ"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح،''ہو''ضمیر مستتر فاعل۔(صدقت) فعل ماضی تاء فاعل کے

متصل ہونے کی وجہ مبنی بر سکون۔ (تاء) ضمیر متصل مبنی بر فتحہ مرفوع محلا فاعل۔ جملہ فعلیہ منصوب محلا، مقولہ ہے قال کا۔ قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

"فعجبنا له: يسأله ويُصَدِّقُه"

(فاء) حرف عطف مفید بیان۔ (عجب) فعل ماضی "نا" فاعل کے متصل ہونے کی وجہ مبنی بر سکون۔ (نا) ضمیر مرفوع متصل بارز مبنی بر سکون مرفوع محلا فاعل۔ (له): (لام) حرف جر۔ (ہ) ضمیر مبنی بر ضم مجرور محلا۔ (فعل، فاعل، متعلق ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ)۔ (یسأله): (یسأل) فعل مضارع مرفوع۔ "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم منصوب محلا، مفعول بہ. (ویصدقه): (واو) حرف عطف۔ (یصدق) فعل مضارع مرفوع، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم منصوب محلا مفعول بہ۔ فعل، فاعل، مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

"قال: فأخبرني عن الإيمان"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (فاء) حرف عطف۔ (أخبر) فعل أمر مبنی بر سکون۔ (نون) وقایۃ۔ (یاء) ضمیر منصوب متصل برائے واحد متکلم مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔ (عن) حرف جر۔ (الإیمان) اسم مجرور، جار و مجرور ظرف لغو "أخبرني" کے متعلق۔ جملہ "فأخبرني عن الإيمان" منصوب محلا مقولہ۔ قال اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

"قال: أَنْ تُؤْمِنَ بِالله وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (أن تؤمن): (أن) مصدریۃ۔ (تؤمن): فعل مضارع منصوب بأن، أنت ضمیر مستتر فاعل۔ جملہ فعلیہ مصدر کے معنی میں ہوکر خبر ہے مبتدأ محذوف کی۔ تقدیر کلام ہے (الإیمان إیمانک)۔ (بالله): (باء) حرف جر۔ (الله) اسم جلالت مجرور، معطوف علیہ {بعد میں آنے والے کلمات اربعہ کا اسی پر عطف

ہے}۔ جار و مجرور ظرف لغو ''تؤمن'' کے متعلق ہوئے۔ (وملائکتہ): (واو) حرف عطف۔ (ملائکۃ) اسم مجرور، مضاف۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر، مجرور محلا مضاف إلیہ، معطوف اول۔ (وکتبہ) (واو) حرف عطف۔ (کتب) اسم مجرور، مضاف۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر، مجرور محلا مضاف إلیہ، معطوف ثانی۔ (ورسلہ) (واو) حرف عطف۔ (رسل) اسم مجرور، مضاف۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر، مجرور محلا مضاف إلیہ، معطوف ثالث۔ (والیوم): (واو) حرف عطف۔ (الیوم) مجرور، موصوف۔ (الآخر) الیوم کی صفت، معطوف رابع۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ مصدر کے معنی میں ہوکر خبر ہے مبتدأ محذوف کی، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ مقولہ ہوا قال کا۔

''وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ''

(وتؤمن): (واو) حرف عطف۔ (تؤمن) فعل مضارع منصوب بـــأن، أنت ضمیر مستتر فاعل۔ (بالقدر): (باء) حرف جر۔ (القدر) اسم مجرور، جار و مجرور ظرف لغو ''تؤمن'' کے متعلق۔ (خیرہ): ''القدر'' سے بدل بعض، مجرور مضاف۔ (ہ) ضمیر منفصل مبنی بر کسر مجرور محلا مضاف إلیہ۔ (وشرہ): (واو) حرف عطف۔ (شرہ) خیرہ کی طرح ''القدر'' سے بدل بعض۔ فعل ''تؤمن'' اپنے فاعل اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''قال صدقت''

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (صدقت) فعل ماضی تاء فاعل کے متصل ہونے کی وجہ مبنی بر سکون۔ (تاء) ضمیر متصل مبنی بر فتحہ مرفوع محلا فاعل۔ جملہ فعلیہ منصوب محلا، مقولہ ہے قال کا۔

''قال: فأخبرني عن الإحسان''

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (فاء) حرف عطف برائے بیان۔

(أخبر) فعل أمر مبنی بر سکون۔ (نون) وقایۃ۔ (یاء) ضمیر منصوب متصل برائے واحد متکلم مبنی برسکون منصوب محلا مفعول بہ۔ (عن) حرف جر۔ (الإحسان) اسم مجرور، جار و مجرور ظرف لغو "أخبرنی" کے متعلق۔ جملہ "فأخبرنی عن الإحسان" منصوب محلا مقولہ۔ قال اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"قال: أَنْ تَعْبُدَ الله كَأَنَّكَ تَرَاهُ"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، "ھو" ضمیر مستتر فاعل۔ (أن تعبد): (أن) مصدریہ فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ (تعبد) فعل مضارع منصوب بأن، أنت ضمیر مستتر فاعل۔ (الله) اسم جلالت، مفعول اول، منصوب۔ (كأنك): (كأنّ) حرف تشبیہ، "إنّ" والا عمل کرتا ہے مبتدأ کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ (ک): ضمیر متصل مبنی برفتحہ منصوب محلا اسم کأنّ۔ (تراہ): (تری) فعل مضارع مرفوع بضمہ مقدرہ، أنت ضمیر مستتر فاعل۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی برضم منصوب محلا مفعول بہ۔ جملہ فعلیہ مرفوع محلا خبر ہے "کأنّ" کی۔ پورا جملہ "أَنْ تَعْبُدَ الله كَأَنَّكَ تَرَاهُ" مصدر کے معنی میں ہو کر خبر ہے مبتدأ محذوف کی تقدیر کلام ہے: "الإحسان عبادة الله كأنك تراه". {"كأنك تراه" معطوف علیہ ہے}۔

" فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ"

(فاء) عاطفہ۔ (إن) حرف شرط جازم ہے۔ (لم) حرف نفی۔ جزم وقلب کے لئے بھی آتا ہے۔ (تکن) فعل مضارع "لم" کی وجہ سے مجزوم۔ أنت ضمیر مستتر اسم "تکن"۔ (تراہ) فعل مضارع مرفوع۔ (ہ) ضمیر منصوب متصل مبنی برضم منصوب محلا مفعول بہ۔ یہ جملہ منصوب محلا خبر ہے "تکن" کی۔ (فإنہ یراک): (فاء) جواب الشرط کے لئے۔ (إنہ): (إنّ) حرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی برضم منصوب محلا اسم "إنّ"۔

(یراک): (یری) فعل مضارع مرفوع بضمہ مقدرہ، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (ک): ضمیر مبنی برفتحہ منصوب محلا مفعول بہ۔ جملہ مرفوع محلا خبر ہے "إنّ" کی۔ یہ پورا جملہ معطوف ہوا "کأنک تراہ" پر. معطوف، معطوف علیہ ملکر مفعول ثانی ہوا "أن تعبد" کا۔ فعل، فاعل، مفعول اول وثانی سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ، مقولہ ہے قال کا۔ قال فعل، فاعل، مقولہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"قال: فَأَخْبِرْنی عَنْ السَّاعة"

(قال) فعل ماضی مبنی برفتح، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (فاء) حرف عطف۔ (أخبر) فعل أمر مبنی برسکون۔ (نون) وقایۃ۔ (یاء) ضمیر منصوب متصل برائے واحد متکلم مبنی برسکون منصوب محلا مفعول بہ۔ (عن) حرف جر۔ (الساعة) اسم مجرور، جار و مجرور ظرف لغو "أخبرنی" کے متعلق۔ فعل، فاعل، مفعول اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ جملہ "فأخبرنی عن الساعة" منصوب محلا مقولہ ہے۔

"قال: مَا المَسْؤُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ"

(قال) فعل ماضی مبنی برفتح، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (ماالمسؤول): (ما) "لیس" کا مشابہ ہے مبتدأ کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ (المسؤول) اسم "ما" مرفوع۔ (عنہا): (عن) حرف جر (ہا) ضمیر متصل مبنی برسکون مجرور محلا، جار و مجرور ظرف لغو "المسؤول" کے متعلق ہوئے۔ (بأعلم): (باء) زائدہ۔ (أعلم) صیغہ افعل التفضیل۔ (من) حرف جر۔ (السائل) اسم مجرور، جار و مجرور ظرف لغو "أعلم" کے متعلق۔ بأعلم اپنے متعلق سے ملکر خبر "ما"۔ "ما" اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ پورا جملہ مقولہ ہے "قال" کا۔

"قال: فَأَخْبِرْنی عَنْ أَمَارَاتِهَا"

(قال) فعل ماضی مبنی برفتح، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (فاء) حرف عطف۔ (أخبر) فعل أمر مبنی

برسکون۔(نون)وقایۃ۔(یاء) ضمیر متکلم مبنی برسکون منصوب محلا مفعول بہ۔(عن)حرف جر۔(أمارات) اسم مجرور، مضاف۔(ھا) ضمیر متصل مبنی برسکون مجرور محلا مضاف إلیہ۔جار ومجرور ظرف لغو''أخبرنی'' کے متعلق۔أخبرنی اپنے فاعل،مفعول اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔جملہ ''فأخبرنی عن أماراتھا''منصوب محلا مقولہ ہے قال کا۔قال اپنے مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''قال: أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا''

(قال)فعل ماضی مبنی برفتح،''ھو''ضمیر مستتر فاعل۔(أن) مصدریہ فعل مضارع کونصب دیتا ہے۔(تلد)فعل مضارع منصوب۔(الامۃ) فاعل مرفوع۔(ربتھا):(رب) مضاف (ھا) مضاف الیہ، دونوں ملکر مفعول۔فعل، فاعل اور مفعول ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔پورا جملہ مصدر کی تاویل میں ہوکر خبر ہے مبتدأ محذوف کی تقدیر کلام ہے:''أماراتھا ولادۃ الأمۃ ربتھا''۔مبتدا،خبر ملکر مقولہ ہے قال کا۔{''أن تلد الأمۃ ربتھا'' معطوف علیہ ہے}۔

''وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ''

(واو) حرف عطف۔(أن) مصدریہ۔(تری)فعل مضارع منصوب بفتحہ مقدرہ، أنت ضمیر مستتر فاعل۔(الحفاۃ) مفعول بہ منصوب۔(العراۃ):''حفاۃ'' کی صفت ہے، منصوب۔(رعاء) دوسری صفت، مضاف۔(الشاء) مضاف إلیہ مجرور۔(یتطاولون) فعل مضارع مرفوع باثبات النون۔(و)ضمیر متصل مبنی برسکون مرفوع محلا فاعل۔(فی البنیان):(فی) حرف جر۔(البنیان) اسم مجرور۔جار ومجرور ظرف لغو''یتطاولون'' کے متعلق۔''یتطاولون''فعل، فاعل، متعلق ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔اس جملہ میں دو احتمال ہیں کہ یا تو یہ''تری'' کا مفعول ثانی ہو یا حال ہو۔اول صورت میں فعل''تری'' بصیرت اور دوسری صورت میں بصارت کے معنی پر محمول ہوگا۔''وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ'' پورا جملہ سابقہ

جملے پر معطوف ہے۔

"ثُمّ انطَلَق"

(ثم) حرف عطف۔ (انطلق) فعل ماضی مبنی بر فتح، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"فَلَبِثتُ مَلِیا"

(فَلَبِثتُ): (فاء) حرف عطف۔ (لبثت) فعل ماضی تاء فاعل کے متصل ہونے کی وجہ سے مبنی بر سکون۔ (ملیا) "لبث" فعل کے مصدر سے تمییز منصوب، ممیّز اپنے تمیز سے مل کر متعلق ہوا فعل کا۔ فعل اپنے فاعل اور تمییز سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"ثمّ قال: یَا عُمَرُ، أَتَدرِی مَنِ السَّائِل"

(ثم) حرف عطف۔ (قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (یا) حرف نداء مبنی بر سکون، قائم مقام "ادعو" کے۔ "ادعو" صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم "أنا" ضمیر مستتر فاعل۔ (عمر) منادی علم مفرد مبنی بر ضم۔ (أتدری): (ہمزۃ) استفہام کے لئے۔ (تدری) فعل مضارع مرفوع بضمہ مقدرہ۔ "أنت" ضمیر مستتر فاعل۔ (من السائل): (من) اسم استفہام مبنی بر سکون مرفوع محلا مبتدأ۔ (السائل) خبر مرفوع۔ مبتدأ خبر ملکر منصوب محلا "تدری" کے مفعول کی جگہ ہے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مقولہ ہوا قال کا۔ قال اپنے مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"قلت: الله ورسوله أعلَم"

(قلت): (قال) فعل ماضی، تاء فاعل کے متصل ہونے کی وجہ سے مبنی بر سکون۔ (تاء) ضمیر متصل مبنی بر ضم مرفوع محلا فاعل۔ (اللــــہ) اسم جلالت مبتدأ مرفوع۔ (واو) حرف عطف۔ (رسولہ): (رسول) اسم جلالت "اللــہ" پر معطوف، مرفوع، پھر مضاف۔ (ہ):

ضمیر متصل مبنی بر ضم مجرور محلا مضاف الیہ۔ (أعلم) خبر مرفوع۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ مقولہ ہوا قال فعل کا۔ قال اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

''قال: هَذَا جِبْرِيل أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ''

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (ہذا) مبتدا (جبریل) خبر، پھر مبتدا۔ (أتاکم): (أتی) فعل ماضی مبنی بر فتحہ مقدرہ، ہو ضمیر مستتر فاعل۔ (کم): (ک) ضمیر متصل مبنی بر ضم منصوب محلا مفعول۔ (م) علامۃ جمع مذکر {''أتاکم'' خبر اول}۔ (يُعَلِّمُكُمْ): (يُعَلِّمُ) فعل مضارع معلوم، ہو ضمیر مستتر فاعل۔ (کم): (ک) ضمیر متصل مبنی بر ضم منصوب محلا مفعول۔ (م) علامۃ جمع مذکر۔ خبر ثانی۔ (دینکم): (دین) مفعول ثالث منصوب، مضاف۔ (کم) مضاف الیہ۔ {''دینکم'' خبر ثالث}۔ مبتدا تینوں خبروں سے ملکر خبر ہوئی ''ہذا'' کی۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر مقولہ ہوا قال فعل کا۔ قال اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔



الحديث الثالث:

ارکان دین کا بیان

وَعَنْ أَبِی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: بُنِیَ الإِسْلامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلٰهَ إِلا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللّٰهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ. {رواه البخاری ومسلم}.

مشکل الفاظ:

(بنی) بنیاد رکھی گئی ہے۔(شھادۃ) گواہی۔(ایتاء) ادا کرنا۔

ترجمہ:

حضرت ابو عبدالرحمٰن عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔فرماتے ہیں:''میں نے نبی کریم ﷺ کو سنا کہ آپ فرمار ہے تھے کہ۔''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے:اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں اور بے شک حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا''۔

فوائد حدیث:

☆: یہ پانچ فرض عین ہیں، ہر عاقل و بالغ پر ان کی ادائیگی ضروری ہے۔

☆: اسلام کو ایک عمارت سے تشبیہ دی گئی ہے کہ جسطرح عمارت کے لئے چند چیزیں ضروری ہوتی ہیں ان کے بغیر عمارت ٹھہر نہیں سکتی اسی طرح عمارت اسلام بھی ان پانچ چیزوں پر قائم ہے، اگر ان میں سے کوئی ایک بھی نہ ہو تو عمارت گر سکتی ہے۔

ترکیب:

"وعن أبی عبد الرحمن عبدِ الله بنِ عُمرَ بنِ الخطَّاب رضی الله عنهما"

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔ (عن) حرف جر۔ (أبی) اسم مجرور، مضاف۔ (عبدالرحمٰن): (عبد) مضاف الیہ مجرور، مضاف۔ (الرحمٰن) مضاف الیہ مجرور۔ (عبداللہ): (عبد) "أبی" سے بدل، مجرور، موصوف۔ (اللہ) اسم جلالت مضاف الیہ، مجرور۔ (بن) صفت "عبد" مجرور، مضاف۔ (عمر) مضاف الیہ مجرور۔ علامت جر فتحہ ہے کیونکہ یہ علمیت اور عدل کی وجہ سے ممنوع من الصرف ہے، موصوف۔ (بن) صفت، مضاف۔ (الخطاب) مضاف الیہ مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے فعل مقدر "روی" کے۔ تقدیر عبارت ہے: "وروی عن"۔ روی فعل مجہول، ہو ضمیر مستتر نائب فاعل۔ فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(رَضِیَ) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللہُ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (عَنْهُ) عن حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم محل جر میں ہے۔ جار و مجرور ظرف لغو (رضی) کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (سمعت): (سمع) فعل ماضی، "ت" فاعل کے متصل ہونے کی وجہ سے مبنی بر سکون۔ (تاء) ضمیر واحد متکلم مبنی بر ضم مرفوع محلا، فاعل۔ (رسول): مضاف۔ (اسم جلالت مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول، ذوالحال۔

(صلی) فعل ماضی مبنی بر فتحہ مقدرہ۔ (اللہ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (علیہ): (علی) حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا۔ جار و مجرور ظرف لغو "صلی" کے متعلق ہوئے۔ فعل

اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ لفظاً اور انشائیہ ہوا معنیً ۔(وسلم) تقدیر عبارت ہے: وسلم اللہ علیہ۔(واو) حرف عطف ۔ (سلم) فعل ماضی مبنی بر فتح۔(اللہ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (علیہ): (علی) حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا۔ جار و مجرور ظرف لغو "سلم" کے متعلق ہوئے۔فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ لفظاً اور انشائیہ ہوا معنیً ۔(یقول) فعل مضارع مرفوع۔ "ہو" ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔فعل فاعل ملکر حال۔ ذوالحال اپنے حال کے ساتھ ملکر مفعول بہ سمعت فعل کا۔فعل اپنے فاعل مفعول بہ سے ملکر مقولہ ہوا قال کا۔قال اپنے مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"بُنِيَ الإسْلامُ عَلَى خَمْس شَهَادَةِ أَنْ لاَ إلهَ إلاَ الله ، وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُول اللّٰهِ"

(بنی) فعل ماضی مجہول مبنی برفتحہ۔ (الإسلام) نائب فاعل مرفوع۔ (علی) حرف جر۔ (خمس) اسم مجرور۔ (شہادۃ) "خمس" سے بدل، مجرور، مضاف۔ (شہادۃ) اس کو مبتدأ محذوف "ھـی" کی خبر بنا کر مرفوع بھی پڑھا جاسکتا ہے۔اور اَعنی فعل مقدر کا مفعول بنا کر منصوب بھی پڑھا جاسکتا ہے۔(أن) مصدریۃ ۔(لا) نافیہ للجنس ۔(إلـــہ) اسم لا مبنی برفتحہ منصوب، اسکی خبر "موجود" محذوف تقدیری ہے۔(إلا) اَداۃ حصر۔(الـلـــہ) لفظ جلالت مرفوع، "لا إلٰہَ" کے محل سے بدل، اَن مصدریہ کی وجہ سے "لا إلـہَ إلاَّ اللـہ "مصدر کے معنی میں ہو کر خبر معطوف علیہ۔

(وأن مـحـمـداً رسـول الـلـہ): (واو) حرف عطف ۔(اَن) حرف از حروف مشبہ بالفعل۔مبتدأ کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ (محمداً) اسم اَنّ منصوب۔ (رسول) خبر اَنَّ مرفوع، مضاف۔ (اللہ) مضاف اِلیہ مجرور۔اَن بمع اپنے اسم کے مصدر کے معنی میں ہو کر معطوف۔معطوف معطوف علیہ ملکر مضاف الیہ "شہادۃ" کا۔مضاف مضاف الیہ ملکر بدل

''خمس'' کا۔مبدل منہ اور بدل ملکر مجرور، جار مجرور ظرف لغو''بنی'' کے متعلق،فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ''

(وإقام):(واو)حرف عطف۔ (إقام) ''شہادۃ'' پر معطوف ہے، مضاف۔ (الصلاۃ)مضاف إلیہ،معطوف علیہ۔(وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ):(واو)حرف عطف۔(إِيتَاءِ الزَّكَاةِ) معطوف اول۔(حَجِ الْبَيْتِ)معطوف ثانی۔(صَوْمِ رَمَضَان)معطوف ثالث۔''رمضان'' پرعلامت جرفتحہ ہے کیونکہ یہ غیرمنصرف ہے۔معطوف معطوف علیہ خبر ہے''ہی''مقدر کی۔مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

الحدیث الرابع:

غیب دان نبی ﷺ کی زبانی

ولادت سے قبل اور وفات کے بعد احوال انسان کا بیان

وَعَنْ أَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ: إن أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا نُطْفَةً، ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِکَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِکَ، ثُمَ يُرْسَلُ إِلَيْهِ الْمَلَکُ، فَيَنْفَخُ فِيهِ الرُّوحَ، وَ يُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ: بِكَتْبِ رِزْقِهِ، وَأَجَلِهِ، وَعَمَلِهِ، وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ، فَوَاللّٰهِ الَّذِى لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ؛ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، حتى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا، وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيَدْخُلُهَا. {رواه البخاری و مسلم}.

مشکل الفاظ:

(الصادق) سچے۔(المصدوق) جس کی سچائی مانی ہوئی ہو۔(بطن) پیٹ۔(نطفة) مادہ منویہ۔(علقة) جما ہوا خون۔(مضغة) گوشت کا لوتھڑا۔(الملک) فرشتہ۔(شقی) بدبخت۔(سعید) نیک۔(ذراع) ہاتھ،گز۔(یسبق) غالب آجاتی ہے۔

ترجمہ:

حضرت ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”اللہ کے رسول نے

ہمیں بتایا۔ اور آپ ﷺ سچے ہیں، آپ کی سچائی تسلیم شدہ ہے"۔ "تم میں سے ہر شخص کے تخلیقی مادے کو اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن نطفے کی شکل میں رکھا جاتا ہے۔ پھر وہ اتنے ہی عرصے تک جمے ہوئے خون کی شکل میں رہتا ہے۔ پھر وہ اتنے ہی عرصے تک گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں رہتا ہے۔ پھر اسکی طرف فرشتے کو بھیجا جاتا ہے۔ جو اس میں روح پھونک دیتا ہے۔ اس کو چار باتیں لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے اس کا رزق، موت، عمل اور بد بخت یا خوش بخت ہونا۔ اس اللہ کی قسم جس کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے کوئی شخص اہل جنت کے عمل جیسا عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس شخص اور جنت کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن لکھا ہوا اس پر غالب آجاتا ہے اور وہ اہل جہنم کے عمل جیسا عمل کرتا ہے اور اس میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور کوئی شخص اہل جہنم کے عمل جیسا عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس شخص اور جہنم کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر لکھا ہوا غالب آجاتا ہے اور وہ اہل جنت کے عمل کے مطابق عمل کر کے اس میں داخل ہو جاتا ہے"۔

فوائد حدیث:

☆: صحابہ کرام کا رسول اللہ ﷺ پر کامل ایمان کہ رسول اللہ ﷺ ہر بات میں سچے ہیں اور آپ کی سچائی تسلیم شدہ ہے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی نعت بھی ہے۔

☆: یہ حدیث رسول اللہ ﷺ کے علم پر شاہد ہے۔ اس میں رسول اللہ ﷺ انسان کے مبدأ و معاد کے بارے میں خبر دے رہے ہیں، جو کہ امور غیبیہ کے ساتھ متعلق ہیں۔

☆: کسی بات کی تاکید کے لئے قسم کھانا صحیح ہے۔

☆: قناعت اختیار کرنی چاہیئے کہ جتنا رزق اللہ تعالی نے لکھا ہے ضرور ملے گا، نہ تیرا رزق کوئی کھا سکتا ہے اور نہ ہی تجھے زیادہ مل سکتا ہے۔

☆: اپنی ظاہری حالت پر ہی گھمنڈ نہیں ہونا چاہیئے بلکہ ہر وقت اللہ عزوجل سے خاتمہ

بالایمان کی دعا کرنی چاہیئے۔اسی وجہ سے ایمان خوف ورجاء (امید) کے درمیان ہے کہ بندہ کسی بھی لمحے نہ تو اللہ عزوجل سے ناامید ہو اور نہ ہی بے پرواہ۔

ترکیب:

"وعن أبی عبد الرحمن عبد الله بن مسعود"

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔ (عن) حرف جر۔ (أبی) اسم مجرور، مضاف۔ (عبد): مضاف اِلیہ مجرور، مضاف۔ (الرحمٰن) مضاف اِلیہ مجرور۔ (عبد الله): (عبد) "أبی" سے بدل مجرور، مضاف۔ (الله) جزء علم مضاف الیہ۔ دونوں ملکر موصوف۔ (بن) صفت، مضاف۔ (مسعود): مضاف اِلیہ مجرور۔ عن حرف جر اپنے مجرور سے ملکر ظرف مستقر "روی" کے متعلق ہوئے۔ فعل "ھو" ضمیر نائب فاعل اور اپنے متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"رضی الله عنه"

(رضی) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللهُ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (عنه) عن حرف جر۔ (ه) ضمیر متصل مبنی بر ضم محل جر میں ہے۔ جار ومجرور ظرف لغو "رضی" کے متعلق ہوئے۔ رضی فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ معترضہ ہوا۔

"حَدَّثَنَا رسولُ اللّٰه"

(حدثنا): (حدث) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (نا) ضمیر متصل مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔ (رسول) فاعل مرفوع، مضاف۔ (الله) مضاف اِلیہ مجرور۔ مضاف مضاف الیہ ملکر ذوالحال۔

"صلى الله عليه وسلم"

(صلی) فعل ماضی مبنی بر فتحہ مقدرہ۔ (الله) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (علیہ): (علی) حرف

جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا۔ جار و مجرور ظرف لغو "صلی" کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ لفظاً اور انشائیہ ہوا معنیً۔ (وسلم) تقدیر عبارت ہے: وسلم اللہ علیہ۔ (واو) حرف عطف۔ (سلم) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللہ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (علیہ): (علی) حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا۔ جار و مجرور ظرف لغو "سلم" کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ لفظاً اور انشائیہ ہوا معنیً۔ (یقول) فعل مضارع مرفوع۔ "ہو" ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔ فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"وهو الصادق المصدوق"

(وہو الصادق): (واو) حالیہ۔ (ہو) ضمیر منفصل مبنی بر فتحہ مرفوع محلا مبتدأ۔ (الصادق) خبر، مرفوع۔ (المصدوق) دوسری خبر، یا صفت، مرفوع۔ جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل ہوا حدث فعل کا۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"إن أَحدكم يُجمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْماً نُطْفَةً"

(إنَّ) حرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (أحدکم): (أحد) اسم إن منصوب، مضاف۔ (کاف) ضمیر متصل مبنی بر ضم مجرور محلا، مضاف الیہ۔ (میم) علامت جمع۔ (یُجمع) فعل مضارع مجہول، مرفوع۔ (خلق) نائب فاعل مرفوع، مضاف۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم مجرور محلا، مضاف إلیہ۔ (فی بطن): (فی): حرف جر۔ (بطن) اسم مجرور، مضاف۔ (أمہ): (أم) مضاف إلیہ مجرور، مضاف۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا، مضاف الیہ۔ (أربعین) نائب مفعول مطلق، منصوب علامت نصب یاء ما قبل مکسور ہے۔ اسکا اعراب جمع المذکر السالم کی طرح ہے ممیّز۔ (یوما) تمیز منصوب۔ (نطفة) "خلقہ" سے

حال منصوب۔ فعل مجہول ''یجمع'' اپنے نائب فاعل، مفعول، متعلق سے ملکر ''ان'' کی خبر بنی۔ ''ان'' اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

''ثُمَّ يَكُونُ علقةً مِثْلَ ذٰلِكَ''

(ثم یکون): (ثم) حرف عطف مفید بیان۔ (یکون) فعل مضارع مرفوع۔ ''ہو'' ضمیر مستتر اسم یکون۔ (علقة) خبر یکون منصوب۔ (مثل) علقة کی صفت، منصوب، مضاف۔ (ذلک) اسم اِشارة مبنی برفتحہ مجرور محلا مضاف اِلیہ۔ یکون فعل اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''ثُمَ يُرْسَلُ إِلَيْهِ الْمَلَكُ''

(ثم یرسل): (ثم) حرف عطف برائے بیان۔ (یرسل) فعل مضارع مجہول۔ (اِلیہ): (اِلی) حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی برکسر مجرور محلا۔ جار مجرور متعلق ہوا یرسل معل کا۔ (الملک) نائب فاعل مرفوع۔ فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

'' فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ''

(فینفخ): (فاء) حرف عطف مفید بیان۔ (ینفخ) فعل مضارع مرفوع، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (فیہ): (فی) حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا۔ (الروح) مفعول بہ منصوب۔ فعل اپنے فاعل، مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''وَ يُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ''

(ویؤمر): (واو) حرف عطف۔ (یؤمر) فعل مضارع مجہول، ''ہو'' ضمیر مستتر نائب فاعل۔ (بأربع): (باء) حرف جر۔ (أربع) اسم مجرور، مضاف۔ (کلمات) مضاف اِلیہ مجرور۔ ''بأربع کلمات'' مبین، آنے والی چار باتیں ''بیان''۔ فعل اپنے نائب فاعل اور

متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

"بِكَتْبِ رِزْقِهِ، وَأَجلِهِ، وَعَمَلِهِ، وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ"

(بکتب): (باء) حرف جر۔ (کتب) اسم مجرور، مضاف۔ (رزقہ): (رزق) مضاف إلیہ مجرور، مضاف۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا مضاف إلیہ، ثم معطوف علیہ۔ (وأجلہ): (واو) حرف عطف۔ (أجل) "رزق" پر معطوف ہے۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا مضاف إلیہ۔ (وعملہ): (واو) حرف عطف۔ (عمل) "رزق" پر معطوف ہے، مضاف۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا مضاف إلیہ۔ (وشقی): (واو) استئنافیہ۔ (شقی) معطوف علیہ۔ (أو) حرف عطف۔ (سعید) "شقی" پر معطوف۔ "بکتب" کے بعد کلمات بیان۔ مبین بیان ملکر فعل یؤمر کے متعلق ہوئے۔

"فو الله الَّذِی لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ"

(فو اللہ): (فاء) استئنافیہ۔ (واو) حرف قسمیہ، جارہ۔ (اللہ) اسم جلالت مجرور، موصوف۔ (الذی) صفت، اسم موصول مبنی بر سکون مجرور محلا۔ (لا) نافیہ للجنس۔ (إلہ) اسم لا مبنی بر فتحہ منصوب محلا۔ (غیرہ): (غیر) مرفوع علی البدلیہ "لا إلہ" سے بدل ہے، مضاف۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم مجرور محلا مضاف إلیہ۔ "لا إلہ" میں "لا" کی خبر محذوف تقدیر ہے "لا إلہ موجود غیرہ"۔ صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ صفت ہوا موصوف کا۔ دونوں ملکر مجرور۔ جار مجرور اُقسم مقدر کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل مستتر "أنا" اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ"

(إن أحدکم): (إن) حرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (أحد) اسم إنّ منصوب، مضاف۔ (کم) ضمیر منفصل مجرور محلا مضاف إلیہ۔ (لیعمل): (لام): تاکید۔ (یعمل) فعل مضارع

مرفوع۔ ’’ہو‘‘ضمیر مستتر فاعل۔ (بعمل): (باء) حرف جر۔ (عمل) اسم مجرور، مضاف، جار ومجرور ظرف لغو ’’یعمل‘‘ کے متعلق۔ (أہل) مضاف إلیہ مجرور، مضاف۔ (الجنۃ) مضاف إلیہ مجرور۔ فعل اپنے فاعل، مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر ’’ان‘‘ کی خبر بنی۔ ’’ان‘‘ اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

’’ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ‘‘

(حتی) حرف غایۃ۔ (ما) نافیہ۔ (یکون) فعل مضارع مرفوع۔ (بینہ): (بین): ظرف مکان، منصوب علی الظرفیۃ، مضاف۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی برضم مجرور محلا مضاف إلیہ، محذوف کے متعلق ہو کر ’’یکون‘‘ کی خبر مقدم ہے۔ (وبینہا): (واو) حرف عطف۔ (بینہا): (بین) ظرف مکان (ہا) ضمیر مجرور متصل مضاف إلیہ۔ (إلا ذراع): (إلا) أداۃ استثناء۔ (ذراع) مستثنی مفرغ ہوکر اسم یکون مؤخر، مرفوع۔ یکون اپنے خبر مقدم اور اسم مؤخر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

’’فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ‘‘

(فیسبق): (فاء) حرف عطف۔ (یسبق) فعل مضارع مرفوع۔ (علیہ): (علی) حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا۔ (الکتاب) فاعل مرفوع۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

’’فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ‘‘

(فیعمل): (فاء) حرف عطف۔ (یعمل) فعل مضارع مرفوع۔ (بعمل أہل النار) (بعمل): (باء) حرف جر۔ (عمل) اسم مجرور، مضاف، جار ومجرور ظرف لغو ’’یعمل‘‘ کے متعلق۔ (أہل) مضاف إلیہ مجرور، مضاف۔ (النار) مضاف إلیہ مجرور۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"فَيَدْخُلُهَا"

(فیدخلہا):(فاء)حرف عطف۔ (یدخل)فعل مضارع مرفوع۔"ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (ہاء)ضمیر متصل مبنی برسکون منصوب محلا مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



الحديث الخامس:

ہر وہ نیا کام جو اصول اسلام کے خلاف ہو، مردود اور باطل ہے

وَعَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ. {رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ}. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ

مشكل الفاظ:

(اَحدث) نیا کام جاری کیا۔ (مالیس منہ) جو اس سے نہ ہو۔ (رد) مردود۔

ترجمہ:

ام المومنین ام عبداللہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنھا بیان کرتی ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:"جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی بات ایجاد کی جو اس کا حصہ نہ ہو تو وہ مردود ہوگی"۔اس حدیث کو امام بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:"جو شخص کوئی ایسا عمل کرے جو ہماری سنت کے مطابق نہ ہو تو وہ مردود ہے"۔

فوائد حدیث:

☆: ہر وہ نیا کام جو اصول اسلام کے خلاف نہ ہو، صحیح ہے۔ جسطرح کہ دیگر احادیث میں خود رسول اللہ ﷺ نے وضاحت فرمائی ہے۔ صحیح مسلم کی روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مَنْ سَنَّ فِي الإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ"۔ کہ جس نے اسلام میں کوئی اچھا (نیا) کام اختیار کیا تو اس کام کا اسے ثواب ہوگا اور جو بھی اس کے بعد اس کام پر عمل کریگا ایجاد کرنے والے کو ان کا بھی ثواب حاصل ہوگا اور ان (لوگوں) کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ اور جس نے اسلام کے اندر کوئی بدعت ضلالہ ایجاد کی تو اس پر اس کا گناہ ہوگا اور ان لوگوں کا گناہ بھی اسی کے ذمہ ہوگا جو اس کے بعد اس (بدعت) پر عمل کرنے والے ہونگیں اس حال میں کہ ان عمل کرنے والوں کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ (اللہ ایسے کاموں سے محفوظ رکھے) آمین۔

اسی طرح خود رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعد خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کو لازمی قرار دیا۔ آپ ﷺ کو علم تھا کہ وقت کے ساتھ ساتھ ان کو کچھ نئے امور اختیار کرنے ہونگے۔ مسلم شریف کی اس حدیث کی روشنی میں ان اچھے کاموں کو بدعت نہیں بلکہ "سنت سلف" یا "سنت صالحین" کہا جائیگا۔

☆: ہر وہ کام جو اصول اسلام کے خلاف ہو یا اس میں فتنہ ہو یا عام مسلمانوں کا نقصان ہو، وہ کام مردود و باطل ہے۔ جسطرح کہ مسلم شریف کی حدیث کے دوسرے حصہ میں بیان ہے۔

ترکیب:

"وعن أمِّ المؤمنين أمِّ عبدِ الله عائشةَ"

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔ (عن أم المؤمنين): (عن) حرف جر۔ (أم) اسم مجرور، مضاف۔ (المؤمنين) مضاف الیہ مجرور، جمع مذکر سالم، علامت جر یاء ماقبل مکسور۔ (أم) بدل مجرور مضاف۔ (عبد) مضاف الیہ مجرور، پھر مضاف۔ (اللہ) مضاف الیہ مجرور۔ (عائشۃ) دوسرا بدل مجرور علامت جرفتحہ، علمیۃ اور تأنیث کی وجہ سے غیر منصرف۔ عن حرف جر اپنے مجرور سے ملکر ظرف مستقر "روی" کے متعلق ہوئے۔ فعل "ھو" ضمیر نائب فاعل اور اپنے متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"رضی الله عنها"

(رضی) فعل ماضی مبنی برفتح۔ (اللہُ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (عنہا) عن حرف جر۔ (ھا) ضمیر متصل مبنی برضم، محل جر میں ہے۔ جار ومجرور ظرف لغو "رضی" کے متعلق ہوئے۔ رضی فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ معترضہ ہوا۔

"قالت قال رسول الله"

(قالت): (قال) فعل ماضی مبنی برفتح۔ (تاء) تأنیث۔ "ہی" ضمیر مرفوع متصل، فاعل۔ (قال) فعل ماضی مبنی برفتح۔ (رسول) فاعل مرفوع، مضاف۔ (اللہ) اسم جلالت مضاف الیہ، مجرور۔ پورا جملہ یعنی "قال رسول اللہ ﷺ" منصوب محلا مفعول بہ، مقولہ ہوا قالت کا۔ قالت فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"صلی اللہ علیہ وسلم"

(صلی) فعل ماضی مبنی برفتحہ مقدرہ۔ (اللہ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (علیہ): (علی) حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی برکسر مجرور محلا۔ جار ومجرور ظرف لغو "صلی" کے متعلق ہوئے۔ فعل

اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ لفظاً اور انشائیہ ہوا معنیً۔ (وسلم) تقدیر عبارت ہے: وسلم اللہ علیہ۔ (واو) حرف عطف۔ (سلم) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللہ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (علیہ): (علی) حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلاً۔ جار ومجرور ظرف لغو "سلم" کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ لفظاً اور انشائیہ ہوا معنیً۔

"مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ"

(من) اسم شرط، جازم مبنی بر کسر مرفوع محلا، مبتدأ۔ (أحدث) فعل ماضی مبنی بر فتح، محل جزم میں فعل شرط ہے۔ "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (فی) حرف جر۔ (أمرنا): (أمر) اسم مجرور، مضاف۔ (نا) ضمیر متصل مبنی بر سکون مجرور محلا، مضاف إلیہ۔ (ہذا) أمر کی صفۃ مبنی بر سکون مجرور محلا۔ (ما) اسم مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔ (لیس) فعل ماضی ناقص، اسم کو رفعہ اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ "ہو" ضمیر مستتر، اسم۔ (منہ): (من) حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم مجرور محلا۔ جار مجرور متعلق لیس کے۔ (فہو رد): (فاء) جواب الشرط کے لئے۔ (ہو) ضمیر منفصل مبنی بر فتحہ مرفوع محلا مبتدأ۔ (رد) خبر مرفوع۔ مبتدأ وخبر محل جزم میں جواب شرط۔ شرط اپنے جواب کے ساتھ منصوب محلا مقولہ ہے قال کا۔ قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"وفي رواية لمسلمٍ: مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ"

(واو) حرف استئناف۔ (فی) جار (روایۃ) مجرور۔ (لام) جار۔ (مسلم) مجرور۔ دونوں ظرف مستقر متعلق ہیں فعل مقدر "روی" کے فعل مقدر اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(من) اسم شرط، جازم مبنی بر کسر مرفوع محلا، مبتدأ۔ (عمل) فعل ماضی مبنی بر فتح، محل جزم

میں فعل شرط ہے۔ ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (عملا) مفعول مطلق، منصوب۔ (لیس) فعل ماضی ناقص، اسم کو رفعہ اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ (علیہ): (علی) حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا، جار و مجرور ثابت کے متعلق ہو کر خبر مقدم۔ (أمرنا): (أمر) اسم لیس مؤخر مرفوع، مضاف۔ (نا) ضمیر متصل مبنی بر سکون مجرور محلا، مضاف إلیہ۔ (فھو رد): (فاء) جواب الشرط کے لئے۔ (ہو) ضمیر منفصل مبنی بر فتحہ مرفوع محلا مبتدأ۔ (رد) خبر مرفوع۔ مبتدأ وخبر محل جزم میں جواب شرط۔ شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔



الحديث السادس:

مشکوک اشیاء سے بچنے اور نیت صحیح رکھنے کی تاکید

وَعَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعْمَانَ بِنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ الْحَلالَ بَيِّنٌ، وإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ، لا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ فَقَدِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ، كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى، يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ، أَلا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلا وَإِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ، أَلا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً، إِذَا صَلَحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلا وَهِيَ الْقَلْبُ. {رواه البخاری ومسلم}.

مشکل الفاظ:

(بَيِّنٌ) واضح۔ (مشتبہات) شبہ والی، غیر واضح۔ (استبرء) بچالیا۔ (الحمی) ممنوعہ چراہ گاہ۔ (یوشک) قریب ہے۔ (یرتع) چرنا۔ ''رتع'' کا معنی کھانا ہے جسطرح سورہ یوسف میں ہے{أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ} کل انہیں (یعنی یوسف علیہ السلام کو) ہمارے ساتھ بھیجو کھائے گا کھیلے گا۔ (محارم) حرام چیزیں۔ (مضغۃ) ٹکڑا۔

ترجمہ:

حضرت ابوعبداللہ نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا: ''بے شک حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں جن کے بارے میں بہت سے لوگوں کو علم نہیں ہوتا جو شخص ان مشتبہ امور سے پرہیز کرے گا وہ اپنے دین اور عزت کو محفوظ کر لے

گا اور جو شخص ان مشتبہ امور میں مبتلا ہو جائے گا وہ حرام میں بھی مبتلا ہو جائے گا۔ اس کی مثال اس چرواہے کی مانند ہے جو چراگاہ کے اردگرد (اپنے جانور) چراتا ہے۔ قریب ہے کہ وہ اس ممنوعہ چراگاہ میں چرنے لگے۔ خیال رکھنا ہر بادشاہ کی مخصوص چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ تعالی کی مخصوص چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔ یہ بھی خیال رکھنا کہ جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے جب وہ ٹھیک ہو تو سارا جسم ٹھیک رہتا ہے اور جب وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ یاد رکھنا وہ دل ہے"۔

فوائد حدیث:

☆: اس حدیث میں حرام اور شبہات سے اجتناب کی ترغیب دی گئی ہے۔ حدیث مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ حرام کا دائرہ محدود ہے، جسطرح چراہ گاہ کا دائرہ محدود ہوتا ہے۔ جبکہ حلال کا دائرہ وسیع ہے، چراہ گاہ کے علاوہ ساری زمین حلال ہے۔

☆: حرام سے بچنا کمال نہیں کہ وہ تو بالکل ظاہر ہے اور ان سے بچنا فرض ہے۔ کمال یہ ہے کہ انسان مشتبہ چیزوں سے اپنے آپ کو بچائے۔

☆: علماء کی فضیلت کہ وہ تینوں چیزوں (حلال، حرام، مشتبہات) کو جانتے ہیں۔

☆: جو بندہ شبہات سے نہیں بچتا اس کو دو قسم کے نقصان کا اندیشہ رہے گا۔ ایک یہ کہ وہ مورد طعن بنے گا۔ اور دوسرا یہ کہ وہ حرام میں پڑے گا۔

☆: کسی بات کو سمجھانے کے لئے اچھی مثالیں دینا صحیح ہے۔

☆: دل ہی بادشاہ ہے کہ دل صحیح ہو تو انسان صحیح ہوگا۔ اور دل خراب ہو تو انسان خراب ہوگا۔ چاہے وہ صحت وخرابی ظاہری ہو یا باطنی۔

☆: دل کی خبر میں ایک عظیم معجزہ بھی ہے کہ جدید میڈیکل سائنس کی ایک بنیادی بات رسول اللہ ﷺ نے پندرہ سو سال پہلے بیان فرمادی تھی۔

ترکیب:

"وعن أبی عبدِ ا الله النُّعمان بِنِ بشیرٍ رضی الله عنهما"

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔ (عن) حرف جر۔ (أبی) اسم مجرور، مضاف۔ (عبداللہ): (عبد) مضاف الیہ مجرور، مضاف۔ (اللہ) مضاف الیہ مجرور۔ (النعمان): "أبی" سے بدل، مجرور، موصوف۔ (بن) صفت مجرور، مضاف۔ (بشیر) مضاف الیہ مجرور۔ عن حرف جر اپنے مجرور سے ملکر ظرف مستقر "روی" کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"قال سمعتُ رسول الله ﷺ یقول"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (سمعت): (سمع) فعل ماضی مبنی بر سکون۔ (تاء) ضمیر متصل مبنی بر ضم مرفوع محلا فاعل۔ (رسول): مفعول بہ منصوب، مضاف۔ (اللہ) اسم جلالت مضاف الیہ مجرور۔ (یقول) فعل مضارع مرفوع، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ "سمعت کے فاعل سے حال۔ یہ پورا جملہ منصوب محلا مقولہ ہے قال کا۔ قال اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"إِنَّ الْحلالَ بَیِّنٌ، وإِنَّ الْحَرَام بَیِّنٌ"

(اِن) حرف تاکید، حرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (الحلال) اسم اِن منصوب۔ (بین) خبر اِن مرفوع۔ ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (واِن الحرام بیِّن)۔ (واو) حرف عطف۔ (اِن) حرف تاکید، حرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (الحرام) اسم اِن منصوب۔ (بیِن) خبر اِن مرفوع۔ ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

"وَبَینَهُمَا اُمُورٌ مُشْتَبِهَات"

(واو) حرف عطف۔ (بینهما): (بین) ظرف مکان منصوب علی الظرفیۃ، محذوف کے متعلق

ہو کر خبر مقدم۔ (أمور) مبتدأ مؤخر۔ (مشتبہات) ''أمور'' کی صفت ہے۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

''لَا یَعْلَمُھُنَّ کَثِیْرٌ مِنَ النَّاسِ''

(لا) نافیہ۔ (یعلم): فعل مضارع مرفوع۔ (ہن) ضمیر متصل مبنی بر فتح منصوب محلا مفعول بہ مقدم۔ (کثیر) فاعل مرفوع۔ (من الناس): (من) حرف جر۔ (الناس) اسم مجرور۔ پورا جملہ ''لایعلمہن'' تا آخر مرفوع محلا ''أمور'' کی صفت ہے۔

''فَمَنِ اتَّقَی الشُّبُھَاتِ فَقَدِ اسْتَبْرَأَ لِدِیْنِہٖ وَعِرْضِہٖ''

(فاء) استئنافیہ۔ (من) اسم شرط جازم مبنی بر سکون مرفوع محلا مبتدأ۔ مابعد پورا جملہ اس کی خبر ہے۔ (اتقی) فعل ماضی مبنی بر فتحہ مقدرہ، محل جزم میں فعل شرط، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (الشبہات) مفعول بہ منصوب، جمع مؤنث سالم، علامت نصب کسرہ ہے۔ (فقد): (فاء) جواب شرط میں واقع ہے۔ (قد) حرف تحقیق۔ (استبرأ) فعل ماضی مبنی بر فتحہ، محل جزم میں جواب الشرط۔ (لدینہ وعرضہ): (لام) حرف جر، (دین) اسم مجرور، مضاف۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا، مضاف الیہ۔ (واو) حرف عطف، (عرضہ) مثل ''دینہ''۔ ''لدینہ وعرضہ'' جار مجرور ظرف لغو ''استبرأ'' کے متعلق۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جزاء۔ شرط اور جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

'' وَمَنْ وَقَعَ فِی الشُّبُھَاتِ وَقَعَ فِی الْحَرَامِ''

(واو) استئنافیہ۔ (من) أداۃ شرط جازم مبنی بر سکون مرفوع محلا مبتدأ۔ {مابعد کا جملہ شرطیۃ مرفوع محلا خبر ہے}۔ (وقع) فعل ماضی مبنی بر فتح محل جزم میں، فعل شرط، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (فی) حرف جر۔ (الشبہات) اسم مجرور، جار ومجرور ظرف لغو ''وقع'' کے متعلق۔ (وقع) فعل ماضی مبنی بر فتح محل جزم میں جواب شرط، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (فی) حرف

جر۔ (الحرام) اسم مجرور، جار و مجرور ظرف لغو ''وقع'' کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جزاء۔ شرط اور جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

"كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الحِمَى"

(کاف) حرف تشبیہ و حرف جر۔ (الراعی) اسم مجرور، مبتدا۔ {بعد میں آنے والا جملہ فعلیہ اس کی خبر}۔ (یرعی) فعل مضارع مرفوع علامت رفعہ ضمہ مقدرہ تعذر کی وجہ سے ظاہر نہیں، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (حول) ظرف مکان، مضاف۔ (الحمی) مضاف الیہ مجرور، علامۃ جر کسرہ مقدرہ۔ ظرف فعل ''یرعی'' کے متعلق ہوا۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ خبر ہے مبتداء کی۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مجرور ہوا (ک) جار۔ جار مجرور ملکر ظرف لغو فعل (وقع) کا۔

"يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ"

(یوشک) فعل مضارع مرفوع، یہ أفعال المقاربۃ میں سے ہے ''کان'' والا عمل کرتا ہے، یعنی مبتدأ کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے، ''ہو'' ضمیر مستتر اسم۔ (أن) فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ (یرتع) فعل مضارع منصوب بفتحہ۔ ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ پورا جملہ منصوب محلا ''یوشک'' کی خبر ہے۔ (فیہ): (فی) حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا، جار و مجرور ظرف لغو ''یرتع'' کے متعلق ہوا۔ یوشک فعل اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى"

(ألا) أداۃ تنبیہ۔ (واو) زائد، تاکید کا فائدہ دے رہا ہے۔ (إن) حرف تاکید واز حروف مشبہ بالفعل۔ (لام) حرف جر۔ (کل) اسم مجرور، مضاف۔ (ملک) مضاف الیہ مجرور۔ جار و مجرور محذوف کے متعلق ہو کر ''إن'' کی خبر مقدم۔ (حمی) ''إن'' کا اسم مؤخر منصوب۔ ان اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللهِ مَحَارِمُهُ"

(ألا) أداة تنبیہ۔ (واو) زائد، تاکید کا فائدہ دے رہا ہے۔ (إن) حرف تاکید واز حروف مشبہ بالفعل۔ (حمی) اسم ''إن'' منصوب، علامت نصب فتحہ مقدرہ، مضاف۔ (اللہ) اسم جلالت مضاف إلیہ مجرور۔ (محارمہ): (محارم) خبر ''إن'' مرفوع، مضاف۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم مجرور محلا، مضاف الیہ۔ ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً"

(ألا) أداة تنبیہ۔ (واو) زائد، تاکید کا فائدہ دے رہا ہے۔ (إن) حرف تاکید واز حروف مشبہ بالفعل۔ (فی الجسد): (فی) حرف جر، (الجسد) اسم مجرور، جار ومجرور محذوف ''وجد'' یا ''خاق'' کے متعلق ہو کر خبر ''إن''۔ (مضغة) ''إن'' کا اسم مؤخر منصوب۔ ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"إِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ"

(إذا) أداة شرط۔ (صلحت) فعل ماضی مبنی بر فتح، فعل شرط۔ (تاء) تأنیث کے لئے، ''ہی'' ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔ (صلح) فعل ماضی مبنی بر فتحہ۔ (الجسد) فاعل مرفوع مؤکد۔ (کلہ) مضاف مضاف إلیہ ملکر مؤکِد، تاکید معنوی کا فائدہ دے رہا ہے۔ مؤکد مؤکِد ملکر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جواب شرط۔ شرط وجزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

"وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ"

(إذا) أداة شرط۔ (فسد) فعل ماضی مبنی بر فتح، فعل شرط۔ (تاء) تأنیث کے لئے، ''ہی'' ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔ (فسد) فعل ماضی مبنی بر فتحہ۔ (الجسد) فاعل مرفوع۔ (کلہ) مضاف مضاف إلیہ، تاکید معنوی کا فائدہ دے رہا ہے۔ فعل فاعل اور تاکید ملکر جواب شرط۔ شرط وجزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

"أَلاَ وَهِيَ الْقَلْبُ"

(ألا) أداۃ تنبیہ۔ (واو) تاکید کے لئے۔ (ہی): ضمیر منفصل مبنی برفتحہ مرفوع محلا مبتدأ۔

(القلب) خبر مرفوع۔ مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

الحديث السابع:

دین بھلائی اور خیر خواہی کا نام ہے

وَعَنْ أَبِيْ رُقَيَّةَ تَمِيْمِ بْنِ أَوْسٍ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ، قُلْنَا: لِمَنْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لِلّٰهِ، وَلِكِتَابِهِ، وَلِرَسُوْلِهِ، وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَعَامَّتِهِمْ. {رواه مسلم}.

مشکل الفاظ:

(النصیحۃ) خیر خواہی۔ (الائمۃ) امام کی جمع، پیشوا۔

ترجمہ:

حضرت ابورقیہ تمیم بن اوس داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''دین خیر خواہی کا نام ہے''۔ ہم نے عرض کی کس کے لیے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے رسول کے لیے، مسلمانوں کے حکمرانوں کے لیے اوران کے عام افراد کے لیے''۔

فوائد حدیث:

☆: ہر کام میں نصیحت اور بھلائی ہی مقصودِ دین اسلام ہے۔

☆: اللہ عزوجل کے لئے نصیحت یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے، شرک سے بچے اور ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی رضا تلاش کرے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور رسولوں پر

ایمان لانا نصیحت اور بھلائی ہے۔

☆: ائمہ کے لئے نصیحت اور بھلائی یہ ہے کہ لوگ ائمہ کی اعانت کریں، ان کے لئے دعا کریں اور اپنے ذمہ واجب حقوق کی ادائیگی کریں۔

☆: عوام کے لئے نصیحت اور بھلائی یہ ہے کہ ان کے ساتھ معاملات میں ان کو نقصان نہ دے۔ عوام پر مہربانی اور شفقت کرے۔ ان سے تکالیف کو دور کرے۔ اور ان کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے کرتا ہے۔

ترکیب:

"وعن أبی رقیة تمیم بن أوس الداری رضی الله عنه قال"

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔ (عن) حرف جر۔ (أبی) اسم مجرور، مضاف۔ (رقیة) مضاف الیہ مجرور، علمیت اور تانیث کی وجہ سے غیر منصرف، علامت جر فتحہ ہے۔ (تمیم) "أبی" سے بدل مجرور، موصوف۔ (بن) صفت، مضاف۔ (أوس) مضاف الیہ مجرور۔ (الداری) "تمیم" کی صفت، مجرور۔ عن جار اپنے مجرور کے ساتھ ملکر ظرف مستقر "روی" کے متعلق ہوئے۔ "روی" فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ بعد میں آنے والا کلام مقولہ ہے۔

"أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال"

(أن) حرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (رسول الله): مضاف مضاف الیہ، "أن" کا اسم، منصوب۔ (قال) فعل، مبنی بر فتحہ، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ "ان" کی خبر، أن اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"الدِّينُ النَّصِيحَةُ"

''الدین'' مبتدا مرفوع۔ ''النصیحۃ'' خبر مرفوع۔ مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"قلنا: لِمنْ يا رسول الله".

(قال) فعل ماضی، ''نا'' ضمیر متصل ہونے کی وجہ سے مبنی بر سکون۔ (نا) ضمیر مبنی بر سکون مرفوع محلا فاعل۔ (لمن): (لام) حرف جر۔ (من) اسم استفہام مبنی بر سکون مجرور محلا، مبتدا۔ یا رسول الله نداء ومنادی ملکر خبر۔ مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ مجرور۔ جار مجرور مقولہ ہوا قلنا کا۔ قول ومقولہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"قال: لله، وَلِكِتَابِهِ، وَلِرَسُولِهِ، وَلأَئِمَّةِ المُسْلِمِينَ، وَعَامَّتِهِمْ"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (للہ): (لام) حرف جر (اللہ) اسم جلالت مجرور، معطوف۔ {بعد کے کلمات کا اسی پر عطف ہے}۔ (واو) حرف عطف۔ (لام) جارہ۔ (کتاب) مجرور، مضاف۔ (ہ) مضاف الیہ۔ (واو) حرف عطف۔ (لام) جارہ۔ (رسول) مجرور، مضاف۔ (ہ) مضاف الیہ۔ (واو) حرف عطف۔ (لام) جارہ۔ (ائمۃ) مجرور، مضاف۔ (المسلمین) مضاف الیہ۔ (واو) حرف عطف۔ (عامۃ) مجرور بنا بر عطف، مضاف۔ (ہم) مضاف الیہ۔ تمام معطوف معطوف علیہ کے ساتھ ملکر ظرف مستقر'' ثابت'' محذوف کے متعلق ہو کر خبر ہے مبتدا محذوف کی، تقدیر کلام ہے ''النصیحۃ للہ''۔۔۔ تا آخر۔ مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مقولہ بنا قال۔ قال اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



الحديث الثامن:

ارکان اسلام چھوڑنے والے کے ساتھ معاملہ کا بیان

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَيُقِيمُوا الصَّلاَةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّيْ دِمَاءَ هُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلاَّ بِحَقِّ الإِسْلاَمِ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ تَعَالىٰ. {رواه البخاری و مسلم}.

مشکل الفاظ:

(أَنْ أُقَاتِلَ) یہ کہ میں لڑوں۔(عصموا) بچالیا۔(دماء) خون، دم کی جمع۔

ترجمہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ”مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں غیر مسلم لوگوں کے ساتھ جنگ کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ یہ گواہی دے دیں کہ اللہ تعالی کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور وہ نماز قائم کریں، زکوۃ ادا کریں جب وہ ایسا کرلیں گے تو مجھ سے اپنے خون اور مال کو محفوظ کرلیں گے البتہ اسلام کا حق رہے گا اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہوگا“۔

فوائد حدیث:

☆: اسلام میں شہادتین کا اقرار ضروری ہے۔مشرک جب تک اقرار نہ کریں ان سے جہاد ہوگا اور اہل کتاب جب تک اسلام نہ لائیں یا جزیہ ادا نہ کریں ان سے لڑائی ہوگی۔

☆: نماز، روزہ کے تارک کو سزا دینا صحیح ہے۔

☆: اسلام انسان کے مال، جان اور عزت کا محافظ ہے۔جب تک انسان حد سے تجاوز نہ

کرے۔ باقی اُخروی حساب وکتاب اللہ عزوجل کے سپرد ہے۔

ترکیب:

"عن ابنِ عمرَ رضی اللہ عنهما"

(عَنْ) حرف جر۔ (ابن) مضاف۔ (عمر) مضاف الیہ مجرور، علامۃ جر فتح ہے، علمیت اور عدل کی وجہ سے ممنوع من الصرف ہے، دونوں ملکر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے فعل مقدر "روی" کے۔ تقدیر عبارت ہے: "وروی عن ابن عمر"۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"أنَّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال"

(أن) حرف از حروف مشبہ بالفعل، اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ (رسول اللہ) مضاف مضاف الیہ، اسم اَنّ منصوب۔ (قال) خبر اَنَّ مرفوع۔ اَن اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللہ ، وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللہ"

(اُمرت): فعل ماضی مجہول۔ (تُ) ضمیر مرفوع نائب فاعل۔ فعل اپنے نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (اَن) حرف نصب فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ (اُقاتل) فعل مضارع منصوب باَن، "اَنا"، ضمیر مرفوع متصل مستتر وجوبا فاعل۔ (الناس) مفعول بہ منصوب۔ (حتی) حرف غایۃ، اَن ناصبہ مقدر جو فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ (یشھدوا) فعل مضارع منصوب بحذف نون۔ (اَن لا اِلہ اِلا اللہ): (اَن) مصدریۃ۔ (لا) نافیہ للجنس۔ (اِلہ) اسم لا مبنی بر فتحہ منصوب محلا، اسکی خبر "موجود" محذوف تقدیری ہے۔ (اِلا) اَداۃ حصر۔ (اللہ) اسم جلالت مرفوع، "لا اِلہَ" کے محل سے بدل، معطوف علیہ۔ (واَن محمدا)

رسول اللہ):(واو) حرف عطف۔ (أن) حرف از حروف مشبہ بالفعل، مبتدأ کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ (محمداً) اسم أنّ منصوب۔ (رسول) خبر أنّ مرفوع، مضاف۔ (اللہ) اسم جلالت مضاف إلیہ مجرور۔ أن مصدریہ کی وجہ سے ''لا إلٰہَ إلاّ اللہ'' مصدر کے معنی میں ہو کر مفعول ہے فعل یشہدوا کا۔ ''اقاتل'' فعل اپنے فاعل، مفعول اور غایت سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ''

(واو) حرف عطف۔ (یقیموا) فعل مضارع منصوب بحذف نون، ''یشہدوا'' پر معطوف۔ (الصلاۃ) مفعول بہ، منصوب۔ یقیموا فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (ویؤتوا الزکاۃ):(واو) حرف عطف۔ (یؤتوا) فعل مضارع منصوب بحذف نون، ''یشہدوا'' پر معطوف۔ (الزکاۃ) مفعول بہ، منصوب۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَ هُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ''

(فاء) حرف عطف (إذا) أداۃ شرط۔ (فعلوا) جمع مذکر فعل ماضی معلوم، واو فاعل۔ (ذلک) اسم إشارۃ مبنی بر فتحہ مفعول۔ (عصموا): جمع مذکر فعل ماضی معلوم۔ (منی):(من) حرف جر (یاء) ضمیر متکلم مبنی بر سکون مجرور محلا، جار و مجرور ظرف لغو ''عصموا'' کے متعلق۔ (دماءہم):(دماء) مضاف۔ (ہم) ضمیر مبنی بر سکون منصوب محلا، مضاف الیہ، دونوں ملکر معطوف علیہ۔ (وأموالہم) معطوف۔ معطوف معطوف علیہ ملکر مفعول بہ۔ (إلا) أداۃ حصر واستثناء۔ (بحق):(باء) حرف جر (حق) اسم مجرور، مضاف۔ (الإسلام) مضاف إلیہ مجرور۔ جار و مجرور مستثنی ہو کر ظرف لغو متعلق ہوا ''عصموا'' کے۔ عصموا فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جزاء۔ شرط اور جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

"وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ تَعَالَى"

(واو) استئنافیہ (حسابهم): (حساب) مضاف (ہم) ضمیر مجرور متصل مبنی بر سکون مجرور محلاً، مضاف الیہ۔ دونوں ملکر مبتدأ (علی اللہ): (علی) حرف جر (اللہ) اسم جلالت مجرور۔ جار مجرور "ثابت" کے متعلق ہو کر خبر۔ مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (تعالی): فعل ماضی مبنی بر فتحہ مقدرہ۔ "ہو" ضمیر مرفوع متصل مستتر مبنی برفتحہ مرفوع محلاً فاعل۔ جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

الحديث التاسع:

نبی  کی مخالفت باعث ہلاکت ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَخْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوْهُ، وَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ، وَاخْتِلَافُهُمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ. {رواه البخاری ومسلم}.

مشكل الفاظ:

(نہیتکم) میں نے تم کو روکا۔ (فاجتنبوہ) پس اس سے تم رک جاو۔ (فاتوا منہ) اسے بجالاؤ۔ (اھلک) ھلاک کر دیا۔ (مسائل) سؤالات، مسلم کی روایت میں ہے "بکثرۃ سؤالھم"۔

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ عبدالرحمن بن صخر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "میں تمہیں جس کام سے منع کروں اس سے باز آجایا کرو اور جس کام کے بارے میں تمہیں حکم دوں اس کو اپنی استطاعت کے مطابق انجام دو۔ بے شک تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء سے زیادہ سوالات اور اختلافات کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے"۔

فوائد حدیث:

☆: جو کام بھی انسان کے لئے مضر ہے، اللہ عزوجل نے اس سے انسان کو منع فرمادیا۔ اسی وجہ سے تمام منہیات سے بچنا ضروری قرار دیا۔

☆: اُوامر ونواہی میں نہی زیادہ شدید ہے۔ کیونکہ حدیث مبارکہ میں نہی میں کوئی رخصت نہیں، جبکہ اُمر کو استطاعت کے ساتھ مقید کردیا۔

☆: عدم استطاعت کے وقت اُوامر ساقط ہوجاتے ہیں۔ مثلاً نماز میں قیام فرض ہے جو عاجز ہو اس سے قیام ساقط ہے۔ اُوامر میں وہ اُمور جن کا کوئی بدل ہے عجز کے وقت وہ بدل ادا کیا جائے گا۔ مثلاً شیخ فانی روزہ رکھنے سے عاجز ہے تو وہ فدیہ ادا کریگا۔ اور جن کا کوئی بدل نہیں تو وہ ساقط ہیں مثلاً صدقہ فطر غریب شخص (جو نصاب کا مالک نہ ہو، دو وقت کھانے کا بھی محتاج ہو) سے ساقط ہے۔

☆: بلا فائدہ سؤال کرنا ممنوع ہے۔ جبکہ فائدہ مند سؤال کی ترغیب رب نے خود دی ہے، فرمایا: "فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ" اگر تمہیں علم نہیں تو علم والوں سے سؤال کرو۔

ترکیب:

"عن أبی هریرة عبدالرحمن بن صخر"

(عن) حرف جر۔ (أبی) مضاف۔ (هریرة) مضاف إلیہ۔ مضاف مضاف إلیہ ملکر مبین۔ (عبد) مجرور، مضاف۔ (الرحمٰن) مضاف إلیہ۔ مضاف مضاف إلیہ ملکر موصوف۔ (بن) مضاف (صخر) مضاف الیہ، دونوں ملکر صفت، موصوف صفت ملکر بیان۔ مبین اپنے بیان سے ملکر مجرور ہوئے عن جار کے۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے فعل مقدر "روی" کے۔ تقدیر عبارت ہے: "روی عن أبی هریرة"۔ فعل مجہول اپنے

نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

"رضی الله عنه"

(رضی) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللهُ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (عنہ) عن حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم محل جر میں ہے۔ جار و مجرور ظرف لغو "رضی" کے متعلق ہوئے۔ رضی فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ معترضہ ہوا۔

"قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ {آنے والا جملہ فعلیہ خبر یہ مقولہ ہوگا}۔ (سمعت): (سمع) فعل ماضی، "ت" فاعل کے متصل ہونے کی وجہ سے مبنی بر سکون۔ (تاء) ضمیر واحد متکلم مبنی بر ضم مرفوع محلا، فاعل۔ (رسول): مضاف۔ (اللہ) اسم جلالت مضاف إلیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول۔ "سمعت" فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔ (صلی) فعل ماضی مبنی بر فتحہ مقدرہ۔ (اللہ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (علیہ): (علی) حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا۔ جار و مجرور ظرف لغو "صلی" کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ لفظاً اور انشائیہ ہوا معنیً۔ (وسلم) تقدیر عبارت ہے: وسلم اللہ علیہ۔ (واو) حرف عطف۔ (سلم) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللہ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (علیہ): (علی) حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا۔ جار و مجرور ظرف لغو "سلم" کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ لفظاً اور انشائیہ ہوا معنیً۔ (یقول) فعل مضارع مرفوع۔ "ہو" ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔ فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

"مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوهُ"

(ما) اسم موصول برائے شرط مبنی بر سکون مرفوع محلا مبتدأ (نہیتکم): (نہیت) فعل ماضی

معلوم۔ (تاء) ضمیر مبنی بر ضم مرفوع فاعل۔ (کم) کاف ضمیر خطاب مبنی بر ضم منصوب محلا مفعول بہ۔ اور میم جمع کی علامت ہے۔ (عنہ): (عن) حرف جر۔ (ہ) ضمیر مجرور متصل مبنی بر ضم مجرور محلا۔ فعل اپنے فاعل، مفعول اور متعلق سے ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر شرط۔ (فاجتنبوہ): (فاء) جواب شرط میں واقع ہے۔ (اجتنبوا) فعل اُمر، اُنتم ضمیر مستتر فاعل۔ (ہ) راجع بسوئے ''ما''۔ فعل فاعل ملکر جزاء۔ شرط اور جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

''وَما أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ''

(واو) حرف عطف۔ (ما) اسم موصول برائے شرط مبنی بر سکون مرفوع محلا مبتدأ (اُمرتکم): (اُمرت) فعل ماضی معلوم۔ (تاء) ضمیر مبنی بر ضم مرفوع فاعل۔ (کم) کاف ضمیر خطاب مبنی بر ضم منصوب محلا مفعول بہ۔ اور میم جمع کی علامت ہے۔ (بہ): (باء) حرف جر۔ (ہ) ضمیر مجرور متصل مبنی بر ضم مجرور محلا۔ فعل اپنے فاعل، مفعول اور متعلق سے ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر شرط۔ (فأتوامنہ): (فاء) جواب شرط میں واقع ہے۔ (اتوا) فعل اُمر، اُنتم ضمیر مستتر فاعل۔ (منہ): (من) جار (ہ) مجرور راجع بسوئے ''ما''۔ (ما) اسم موصول مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔ (استطعتم): (استطاع) فعل ماضی معلوم، تاء الفاعل کے اتصال کی وجہ سے مبنی بر سکون، (تاء) ضمیر مبنی بر ضم مرفوع محلا، فاعل۔ (میم) علامت جمع۔ فعل اپنے فاعل کے ساتھ ملکر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ ملکر ''اتوا'' کا مفعول۔ فعل فاعل اور مفعول ملکر جزاء۔ شرط اور جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

''فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ، وَاخْتِلَافُهُمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ''

(فاء) تعلیلیہ (إِنَّمَا): (ما) کافہ عن العمل اور (إنّ) مکفوف ہے۔ (ما) نے (إن) کو عمل سے روک دیا ہے۔ (اُہلک) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (الذین) اسم موصول مبنی بر فتحہ منصوب محلا مفعول بہ مقدم۔ (من قبلکم): (من) حرف جر (قبل) اسم مجرور، مضاف، (کاف)

ضمیر مبنی بر ضم مجرور محلا، مضاف الیہ۔ جار ومجرور ظرف لغو ''أہلک'' کے متعلق ہوئے۔ پورا جملہ صلہ ہوا موصول کا۔ دونوں ملکر مفعول بہ۔ (کثرۃ) فاعل مؤخر مرفوع، مضاف۔ (مسائلھم): (مسائل) مضاف إلیہ، پھر مضاف۔ (ہم) ضمیر مبنی بر سکون مجرور محلا، مضاف إلیہ۔ (واختلافھم): (واو) حرف عطف۔ (اختلافھم) مثل ''مسائل'' کے، ''کثرۃ'' پر معطوف۔ (علی) حرف جر۔ (أنبیائھم): مضاف مضاف الیہ اسم مجرور، جار ومجرور ظرف لغو ''اختلاف'' کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



الحديث العاشر:

رزق حلال کی فضیلت اور حرام کھانے والے کی حالت کا بیان

وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ إِلَّا طَیِّبًا، وَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِینَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِینَ، فَقَالَ تَعَالٰی: (یَاأَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّیِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا)، وَقَالَ تَعَالٰی: (یَاأَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَیِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ). ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ یُطِیلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ، یَمُدُّ یَدَیْهِ إِلَی السَّمَاءِ: یَارَبِّ، یَارَبِّ، وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَغُذِّیَ بِالْحَرَامِ، فَأَنّٰی یُسْتَجَابُ لَهُ؟. {رواه مسلم}.

مشكل الفاظ:

(طیب) پاکیزہ۔ (الرسل) پیغمبر، رسول کی جمع۔ (اشعث) پراگندہ بال والا۔ (اغبر) گرد آلود چہرے والا۔ (مطعمہ) اس کا کھانا۔ (مشربہ) اس کا پینا۔ (ملبسہ) اس کا لباس۔ (غذی) غذاء دی گئی۔

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیشک اللہ تعالی پاک ہے اور صرف پاکیزہ چیز کو ہی قبول کرتا ہے اور بے شک اللہ تعالی نے اہل ایمان کو اسی بات کا حکم دیا ہے جس کا اس نے رسولوں کو حکم دیا تھا اس نے ارشاد فرمایا: {اے رسولو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو} اور اس نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: {اے ایمان والو ہم نے تمہیں جو رزق عنایت کیا اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ} پھر نبی کریم ﷺ نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا جو طویل سفر کرتا ہے اس کے بال بکھرے ہوئے ہیں اور غبار آلودہ ہیں وہ اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر اے میرے پروردگار اے میرے پروردگار کہتا ہے حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے اس کا پینا حرام ہے اس کا لباس حرام ہے اس کو حرام غذا دی گئی تو اس کی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے؟

فوائد حدیث:

☆: اس حدیث میں رزق حلال سے ' ق اور اخلاص فی العمل کی ترغیب دی گئی ہے۔

☆: رزق حلال کا حکم اللہ عزوجل نے رسل وانبیاء کے ساتھ ساتھ عام لوگوں کو بھی دیا ہے۔

☆: حرام کھانے والا اللہ کی رحمت سے دور ہوتا ہے، اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

☆: چار چیزوں کے وقت (اگر پیٹ میں حرام نہ ہو تو) دعا مقبول ہوتی ہے۔ دوران سفر، حالت کی خرابی، آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر، اللہ عزوجل کی صفت ربوبیت کا تکرار کرتے ہوئے۔

ترکیب:

وعن أبي هريرة رضي الله عنه قَالَ: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔ (عن) حرف جر۔ (أبي) مضاف۔ (هريرة)

مضاف إلیہ۔ مضاف مضاف إلیہ ملکر مجرور ہوئے عن جار کے۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے فعل مقدر ''روی'' کے۔ تقدیر عبارت ہے: ''روی عن أبي هريرة''۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"رضی الله عنه"

(رضی) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللہُ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (عنہ) عن حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم محل جر میں ہے۔ جار و مجرور ظرف لغو ''رضی'' کے متعلق ہوئے۔ رضی فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ معترضہ ہوا۔

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، ''ہو'' ضمیر مرفوع متصل، فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"قال رسول الله ﷺ"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (رسول) فاعل مرفوع، مضاف۔ (اللہ) اسم جلالت مضاف إلیہ، مجرور۔ پورا جملہ یعنی ''قال رسول اللہ ﷺ'' منصوب محلا مفعول بہ، مقولہ ہوا قال کا۔ قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"إِنَّ الله تَعَالٰى طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا"

(إن) حرف تاکید وحرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (اللہ) اسم ''إنّ'' منصوب۔ (تعالی) فعل ماضی مبنی بر فتحہ مقدرہ، صفت اسم جلالت کی۔ (طیب) خبر ''إنّ'' مرفوع۔ ''إنّ'' اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (لایقبل): (لا) نافیہ۔ (یقبل) فعل مضارع مرفوع، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (إلا) حرف استثناء۔ (طیبا) مفعول بہ منصوب۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

" وَإِنَّ اللهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ "

(وإنّ الله): (واو) حرف عطف برائے استئناف۔ (إن) حرف تاکید وحرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (الله) اسم "إنّ" منصوب۔ {اس کے بعد پورا جملہ مرفوع محلا خبر "إن"}۔ (أمر) فعل ماضی مبنی برفتحہ "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (المؤمنین): مفعول بہ منصوب علامت نصب یاء ماقبل مکسور۔ (بما): (باء) حرف جر۔ (ما) اسم موصول مبنی بر سکون مجرور محلا۔ (أمر) فعل ماضی مبنی برفتحہ "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ صلہ ہے موصول کا۔ (بہ): (باء) حرف جر (ہ) ضمیر مبنی بر کسر مجرور محلا، ظرف لغو "أمر" کے متعلق۔ (المرسلین): مفعول بہ منصوب علامت نصب یاء ماقبل مکسور۔ موصول صلہ ملکر مجرور، جار مجرور ظرف لغو "أمر" کے متعلق۔ فعل اپنے فاعل، مفعول اور متعلق سے ملکر خبر۔ "إنّ" اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

" يَاأَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا "

(یا أیہا): (یا) حرف ندا مبنی بر سکون، قائم مقام "ادعو" کے۔ "ادعو" فعل مضارع مرفوع، أنا ضمیر مرفوع متصل مستتر مرفوع محلا، فاعل۔ (أی) منادی مبنی بر ضم منصوب محلا۔ (ھا) تنبیہ۔ (الرسل) "أی" کی صفت۔ {مرفوع ہے اکثر کے نزدیک، امام مازنی محل کی وجہ سے نصب بھی جائز سمجھتے ہیں}۔ "ادعو" اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(کلوا) فعل أمر، "أنتم"، ضمیر مستتر فاعل۔ (من الطیبات): (من) حرف جر (الطیبات) اسم مجرور۔ جار مجرور متعلق ہوئے فعل کلوا کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ (واعملوا) فعل أمر، "أنتم"، ضمیر مستتر فاعل۔ (صالحا) مفعول بہ منصوب۔ اعملوا فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ { کلوا کے بعد والے جملے مستأنفہ

جواب نداء ہیں}

" يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ "

(یا أیہا): (یا) حرف ندا مبنی بر سکون، قائم مقام ''ادعو'' کے۔ ''ادعو'' فعل مضارع مرفوع، أنا ضمیر مرفوع متصل مستتر مرفوع محلا، فاعل۔ (أی) منادی مبنی بر ضم منصوب محلا۔ (ھا) تنبیہ۔ (الذین) صفت مبنی علی الفتح مرفوع محلا۔ (آمنوا) جمع مذکر فعل ماضی معلوم۔ (واو) ضمیر بارز فاعل۔ (کلوا من طیبات) (کلوا) فعل أمر، ''أنتم'' ضمیر مستتر فاعل۔ (من الطیبات): (من) حرف جر (الطیبات) اسم مجرور، مضاف۔ (ما) اسم موصول مبنی بر سکون مجرور محلا مضاف الیہ۔ (رزقناکم): (رزق) فعل ماضی ''نا'' ضمیر کے متصل ہونے کی وجہ سے مبنی بر سکون۔ (نا) ضمیر مبنی بر سکون مرفوع محلا، فاعل۔ (کُم) ضمیر مخاطبین مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔ ''رزقنا'' فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ''کلوا'' کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

" ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ "

(ثم) حرف عطف مفید بیان۔ (ذکر) فعل ماضی مبنی بر فتحہ ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (الرجل) مفعول بہ منصوب، ذو الحال۔ (یطیل) فعل مضارع مرفوع، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (السفر) مفعول بہ منصوب۔ پورا جملہ ''الرجل'' سے حال۔ (أشعث أغبر) یہ دونوں بھی حال ہیں۔ الرجل ذوالحال اپنے تینوں حالوں سے ملکر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

" يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ: يَارَبِّ، يَارَبِّ "

(یمد): فعل مضارع مرفوع، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (یدیہ): (یدی) مفعول بہ، مضاف۔

(ہ)ضمیر مبنی بر کسر مجرور محلا مضاف الیہ۔(إلی) حرف جر۔(السماء)اسم مجرور۔جار و مجرور ظرف لغو"یمد" کے متعلق۔فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔(یارب یا رب)حرف نداء، قائم مقام" ادعو" صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم "أنا" ضمیر مستتر فاعل۔(رب)منادی۔فعل اپنے فاعل اور منادی سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ"

(واو) حالیہ۔(مطعمہ)مضاف مضاف الیہ ملکر مبتدا۔(حرام)خبر۔مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (ومشربہ حرام):(واو) حالیہ۔ (مشربہ) مضاف مضاف الیہ ملکر مبتدا۔(حرام)خبر۔مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (وملبسہ حرام)(واو) حالیہ۔ (ملبسہ)مضاف مضاف الیہ ملکر مبتدا۔(حرام)خبر۔مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"وَغُذِیَ بِالْحَرَامِ، فَأَنَّی یُسْتَجَابُ لَهُ"

(وغذی)فعل ماضی مجہول مبنی بر فتح۔"ھو"ضمیر مستتر نائب فاعل۔(بالحرام):(باء)حرف جر(الحرام)اسم مجرور،ظرف لغو"غُذِّیَ" کے متعلق۔فعل اپنے نائب فاعل اور ظرف سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔(فأنی):(فاء) حرف عطف (أنی) اسم استفہام مبنی بر سکون منصوب محلا علی الظرفیۃ۔(یستجاب)فعل مضارع مجہول۔(لہ) جار و مجرور مرفوع محلا نائب فاعل۔فعل اپنے نائب فاعل اور ظرف سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



الحديث الحادی عشر:

شبہات چھوڑنے اور پرہیزگاری اختیار کرنے کا بیان

وَعَنْ أَبِی مُحَمَّدٍ الحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ بنِ أَبِی طَالِبٍ سِبْطِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَيْحَانَتِهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُما قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْ مَا يُرِيْبُكَ إِلٰى مَا لاَ يُرِيْبُكَ. {رواه الترمذی والنسائی، وقال الترمذی: حديث حسن صحيح}.

مشکل الفاظ:

(سبط) نواسہ۔ (ریحانۃ) پھول۔ (دع) چھوڑ۔ (یریبک) تجھے شک میں ڈالے۔

ترجمہ:

حضرت امام ابومحمد حسن بن علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالی عنہ جو نبی کریم ﷺ کے نواسے اور آپ کے گلشن کے پھول ہیں بیان کرتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے یہ بات یاد کی ہے: ”جو چیز تمہیں شک میں مبتلا کرے اسے چھوڑ کر وہ چیز اپنا لو جو تمہیں شک میں مبتلا نہ کرے“۔

فوائد حدیث:

☆: مسلمان کو اپنے تمام اُمور میں یقین وبصیرت حاصل ہونی چاہیئے۔

☆: شبہات سے بچنا تقوی ہے۔ حلال چیزوں کا چھوڑ دینا تقوی نہیں، بلکہ حلال کا استعمال (شریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے) ضروری ہے۔

ترکیب:

عن أبی مُحَمَّدِ الحسنِ بنِ علیّ بنِ أبی طالبِ سِبْطِ رسولِ الله صلى الله

علیه وسلم وَرَيْحَانَتِهِ رضی الله عنهما''

(عن) حرف جر۔ (أبی) اسم مجرور، مضاف۔ (محمد) مضاف الیہ مجرور، دونوں ملکر مبدل منہ۔ (الحسن) موصوف۔ (بن) صفت پھر مضاف۔ (علیّ) مضاف الیہ پھر موصوف۔ (بن) صفت پھر مضاف۔ (أبی) مضاف الیہ ہوکر مضاف۔ (طالب) مضاف الیہ۔ پورا کلام (الحسنِ بنِ علیّ بنِ أبی طالب) موصوف۔ (سبط رسول اللہ) مضاف مضاف الیہ ملکر صفت اول۔ (واو) حرف عطف۔ (ریحانتہ) مضاف مضاف الیہ ملکر صفت ثانی۔ موصوف اپنے دونوں صفات سے ملکر بدل۔ بدل مبدل منہ ملکر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے ''روی'' کے۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''قَالَ: حَفِظْتُ من رسول الله''

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (حفظت): (حفظ) فعل ماضی، ''ت'' فاعل کے متصل ہونے کی وجہ سے مبنی بر سکون۔ (تاء) ضمیر واحد متکلم مبنی بر ضم مرفوع محلا، فاعل۔ (من) جار۔ (رسول): مضاف۔ (اسم جلالت مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، ظرف لغو حفظت کے متعلق ہوئے۔ ''حفظت''، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''صلی الله علیه وسلم''

(صلی) فعل ماضی مبنی بر فتحہ مقدرہ۔ (اللہ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (علیہ): (علی) حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا۔ جار و مجرور ظرف لغو ''صلی'' کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ لفظاً اور انشائیہ ہوا معنیً۔ (وسلم) تقدیر عبارت ہے: وسلم اللہ علیہ۔ (واو) حرف عطف۔ (سلم) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللہ) اسم جلالت

فاعل مرفوع۔ (علیہ): (علی) حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا۔ جار ومجرور ظرف لغو "سلم" کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ لفظاً اور انشائیہ ہوا معنیً۔

"دَعْ مَا یُرِیْبُکَ إِلَی مَا لاَ یُرِیْبُکَ"

(دع) فعل أمر مبنی بر سکون "أنت" ضمیر مستتر فاعل۔ (ما) اسم موصول مبنی بر سکون منصوب محلا، موصول۔ (یریبک): (یریب) فعل مضارع، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (ک) ضمیر مبنی برفتحہ منصوب محلا مفعول بہ۔ یہ جملہ صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ ملکر مفعول بہ۔ (إلی) حرف جر۔ (ما) اسم موصول مبنی بر سکون مجرور محلا۔ (لا) نافیہ۔ (یریبک): (یریب) فعل مضارع، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (ک) ضمیر مبنی برفتحہ منصوب محلا مفعول بہ۔ یہ جملہ صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ ملکر، مجرور۔ جار مجرور ظرف لغو متعلق ہوئے فعل یریب کے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

الحديث الثانی عشر:

غیر ضروری چیزوں کو ترک کرنے کا بیان

وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ. {حَدِيْثٌ حَسَنٌ رواه الترمذی وغیره هكذا}.

مشکل الفاظ:

(حسن) خوبی۔ (المرء) انسان۔ (لایعنی) بے مقصد۔

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''آدمی کے اسلام کی ایک خوبی یہ ہے وہ بیکار چیزوں کو ترک کر دیتا ہے''۔

فوائد حدیث:

☆: حدیث اس بات پر شاہد ہے کہ اسلام خوبیوں کا مجموعہ ہے جس میں سے ایک کا یہاں پر بیان ہے۔

☆: یہ حدیث جوامع الکلم سے ہے۔ کہ دو الفاظ میں سارے مذموم امور کا احاطہ کر دیا گیا۔

☆: فضول چیزوں میں پڑنا ایمان کو خراب اور قیمتی وقت کو ضائع کر دیتا ہے۔

☆: مسلمان وہ کام کرے جس میں اس کا دنیوی یا اُخروی فائدہ ہو۔

ترکیب:

عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ:

(عن) حرف جر۔ (أبی) مضاف۔ (هريرة) مضاف إليہ۔ مضاف مضاف إليہ ملکر جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے فعل مقدر ''روی'' کے۔ تقدیر عبارت ہے: ''روی عن أبی ہریرۃ''۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

" رضی اللہ عنہ "

(رضی) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللہُ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (عنہ) عن حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم، محل جر میں ہے۔ جار و مجرور ظرف لغو "رضی" کے متعلق ہوئے۔ رضی فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ معترضہ ہوا۔

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (رسول) فاعل مرفوع، مضاف۔ (اللہ) اسم جلالت مضاف الیہ، مجرور۔ پورا جملہ یعنی "قال رسول اللہ ﷺ" منصوب محلاً مفعول بہ، مقولہ ہوا قال کا۔ قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"مِنْ حُسْنِ إِسلامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ"

(من) حرف جر۔ (حسن) مضاف۔ (اسلام) مضاف الیہ مجرور پھر مضاف۔ (المرء) مضاف الیہ مجرور۔ جار و مجرور محذوف کے متعلق ہو کر خبر مقدم۔ (ترکہ) مصدر مضاف (ہ) (ہ) مضاف الیہ۔ مبتدأ مؤخر۔ (ما) اسم موصول مبنی بر سکون منصوب محلاً۔ (لا) نافیہ۔ (یعنیہ) (یعنی) فعل مضارع مرفوع بضمہ مقدرہ۔ ہو ضمیر مستتر فاعل۔ (ہ) ضمیر مبنی بر کسر منصوب محلاً مفعول بہ۔ پورا جملہ صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ ملکر مفعول بہ "ترک" کا۔ ترک مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مفعول بہ سے ملکر مبتداء مؤخر۔ مبتداء اپنے خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔



الحديث الثالث عشر:

اپنے مؤمن بھائی کی بھلائی چاہنے کا بیان

وَعَنْ أَبِي حَمْزَةَ أنسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَادِمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لأَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ. {رواه البخاری و مسلم}.

مشکل الفاظ:

(یحب) پسند کرے۔(اخیہ) اس کا بھائی۔(لنفسہ) اپنی ذات کے لئے۔

ترجمه: حضرت ابوحمزہ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ جو نبی کریم ﷺ کے خادم ہیں بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے''۔

فوائد حدیث:

☆: مسلمانوں کی مثال ایک جسم کی ہے جب انسان اپنے لئے برا نہیں چاہتا، تو وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی برا نہ چاہے۔

☆: ایمان اِسی وقت کامل ہوگا جب بندہ صرف اپنا فائدہ نہ سوچے بلکہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ اور جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہے ان کے لئے بھی ناپسند کرے۔

☆: اس حدیث مبارکہ پر عمل کرنے سے انسان دل کی تمام بیماریوں (حسد، بغض، کینہ) سے بچ جاتا ہے۔

ترکیب:

عن أبی حمزةَ أنسِ بنِ مالکٍ رضی الله عنه خادم رسول الله صلی الله

علیه وسلم عن النَّبی صلی الله علیه وسلم"

(عن) حرف جر۔ (أبي) اسم مجرور، مضاف۔ (حمزة) مضاف إلیه مجرور، دونوں ملکر مبدل منہ۔ (أنس) موصوف۔ (بن) صفت مضاف۔ (مالک) مضاف الیہ۔ (خادم رسول اللہ) مضاف مضاف الیہ ملکر صفت۔ موصوف صفت ملکر بدل۔ بدل مبدل منہ ملکر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے "رُوی" کے۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔ (رَوی) فعل مقدر، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (عن النبی ﷺ) جار مجرور، ظرف مستقر فعل "رَوی" کے متعلق ہوئے۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

"قال: لا یُؤمِنُ أحدُکُم حَتَّی یُحِبَّ لأخِیهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهِ"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (لا) نافیہ۔ (یؤمن) فعل مضارع۔ (أحدکم): مضاف مضاف الیہ، فاعل۔ (حتی) فعل مضارع پر داخل ہو کر نصب دیتا ہے۔ (یحب) فعل مضارع منصوب۔ "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (لأخیہ): (لام) حرف جر۔ (أخیہ) مضاف مضاف الیہ، مجرور، جار مجرور ظرف لغو "یحب" کے متعلق۔ (ما) اسم موصول مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔ (یحب) فعل مضارع۔ "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ پورا جملہ صلہ ہو موصول کا۔ (لنفسہ): (لام) حرف جر (نفسہ) مضاف مضاف الیہ، مجرور۔ جار مجرور متعلق "یحب" ثانی کے۔ صلہ موصول مفعول بہ یحب اول کے، فعل اپنے فاعل مفعول بہ سے ملکر غایت، غایت مغیا ملکر جملہ فعلیہ مقولہ ہوا۔ قول و مقولہ ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔



الحدیث الرابع عشر:

تین بڑے گناہ جو حرمت خون مسلم کو زائل کرنے والے ہیں

وَعَن ابنِ مَسْعُودٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ: لاَ یَحِلُّ دَمُ اِمْرَءٍ مُسْلِمٍ اِلاَّ بِاِحْدی ثَلاَثٍ: الثَّیِّبُ الزَّانِیُّ، وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالتَّارِکُ لِدِینِهِ اَلْمُفَارِقُ لِلجَمَاعَةِ. {رواه البخاری ومسلم}.

مشکل الفاظ:

(لاتحل) جائز نہیں۔(الثیب) شادی شدہ۔(النفس) جان،انسان۔

ترجمہ:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کسی بھی مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں ہے البتہ تین اُمور میں سے کسی ایک کی وجہ سے: شادی شدہ زانی، جان کے بدلے جان، اپنے دین کو ترک کر کے جماعت سے الگ ہونے والا''۔

فوائد حدیث:

☆: کبیرہ گناہوں میں یہ تین گناہ (نکاح صحیح کے بعد کسی کی عزت پامال کرنا، کسی کی جان لینا، دین سے پھر جانا) وہ ہیں جن کے کرنے والے کو زندہ چھوڑنا باعث نقصان ہے۔

☆: ان تین پر حد حکومت وقت یا شرعی قاضی کی طرف سے جاری ہوگی۔معاشرہ کا کوئی فرد ان سے تعرض نہیں کرسکتا۔

☆: صرف شبہ سے حد جاری نہیں ہوگی بلکہ ثبوت و تحقیق ضروری ہے۔

ترکیب:

وعن ابن مسعودٍ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔(عن) حرف جر۔(ابن) مضاف۔(مسعود)

مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور ہوئے عن جار کے۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے فعل مقدر ''روی'' کے۔ تقدیر عبارت ہے: ''روی عن ابن مسعودؓ''۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

" رضی الله عنه "

(رضی) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللہُ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (عنہ) عن حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم محل جر میں ہے۔ جار و مجرور ظرف لغو ''رضی'' کے متعلق ہوئے۔ رضی فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ معترضہ ہوا۔

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، ''ہو'' ضمیر مرفوع متصل، فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

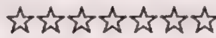
"قال رسول الله ﷺ"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (رسول) فاعل مرفوع، مضاف۔ (اللہ) اسم جلالت مضاف الیہ، مجرور۔ پورا جملہ یعنی ''قال رسول اللہ ﷺ'' منصوب محلا مفعول بہ، مقولہ ہوا قال کا۔ قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

" لا يَحِلُّ دَمُ امرءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدى ثَلاثٍ: الثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلجَمَاعَةِ"

(لا) نافیہ۔ (یحل) فعل مضارع۔ (دم) فاعل مرفوع، مضاف۔ (امرء) مضاف الیہ مجرور، موصوف۔ (مسلم) صفت۔ مستثنیٰ منہ۔ (إلا) أداة حصر واستثناء۔ (بإحدی): (باء) حرف جر (إحدی) اسم مجرور، مضاف۔ (ثلاث) مضاف الیہ مجرور، مبدل منہ۔ (الثیب) ''ثلاث'' سے بدل، موصوف۔ (الزانی) صفت۔ (واو) حرف عطف۔ (النفس) دوسرا بدل۔ (بالنفس): (باء) حرف جر (النفس) اسم مجرور۔ (واو)

حرف عطف۔ (التارک) تیسرا بدل۔ (لدینہ): (لام) حرف جر۔ (دین) اسم مجرور، مضاف۔ (ہ) ضمیر مبنی بر کسر مجرور مضاف الیہ۔ جار ومجرور ''التارک'' کے متعلق۔ (المفارق) ''التارک'' کی صفت۔ (للجماعۃ): (لام) حرف جر۔ (الجماعۃ) اسم مجرور۔ جار مجرور مستثنیٰ۔ فعل فاعل، مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



الحدیث الخامس عشر:

اچھی بات کہنے، پڑوسی کی خبر گیری اور مہمان نوازی کا بیان

وَعَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالیومِ الآخِرِ: فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَو لِيَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ. {رواه البخاری ومسلم}.

مشکل الفاظ:

(لیصمت) چاہیئے کہ خاموش رہے۔ (فلیکرم) چاہیئے کہ عزت کرے۔ (جارہ) اس کا پڑوسی۔ (ضیفہ) اس کا مہمان۔

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو یا تو وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کا احترام کرے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے''۔

فوائد حدیث:

☆: اس حدیث پاک میں زبان کی آفتوں سے بچنے کی ترغیب ہے۔ جہاں پر بولنے کی ضرورت ہو وہاں پر بولے اور جہاں پر خاموش رہنا افضل ہو تو خاموش رہے۔ حق کی جگہ پر خاموش رہنے کی مذمت بیان کی گئی ہے بلکہ حق کی جگہ خاموش رہنے والے کو "گونگا شیطان" کہا گیا ہے۔

☆: پڑوسی کے ساتھ اچھائی اور مہمان نوازی کو ایمان کا حصہ قرار دیا گیا۔ انہی امور کی وجہ سے اسلامی معاشرہ دیگر معاشروں کی بنسبت قوی اور مضبوط ہوتا ہے۔

ترکیب:

عن أبی هریرة رضی الله عنه أنّ رسول الله صلی الله علیه وسلم قال:

(عن) حرف جر۔ (أبی) مضاف۔ (هریرة) مضاف إلیه۔ مضاف مضاف إلیه ملکر مجرور ہوئے عن جار کے۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے فعل مقدر "روی" کے۔ تقدیر عبارت ہے: "روی عن أبی هریرة"۔ فعل مجهول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

" رضی الله عنه "

(رضی) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللهُ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (عنه) عن حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم محل جر میں ہے۔ جار و مجرور ظرف لغو "رضی" کے متعلق ہوئے۔ رضی فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ معترضہ ہوا۔

(أن) حرف از حروف مشبہ بالفعل، مبتدأ کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ (رسول الله) مضاف مضاف الیه، اسم أنّ منصوب۔ (قال) خبر أنَّ مرفوع۔ أن اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِا للہ وَالیومِ الآخر فَلْیَقُلْ خَیرًا أو لِیَصْمُتْ"

(من) اسم موصول متضمن معنیٰ شرط۔ (کان) فعل ماضی ناقص مبنی بر فتح محل جزم میں اسم شرط، "ہو" ضمیر مستتر اسم کان۔ (یؤمن) فعل مضارع مرفوع، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ فعل مع اپنے فاعل کے منصوب محلاً خبر کان۔ (باللہ): (باء) جار (اللہ) اسم جلالت معطوف علیہ۔ (والیوم الآخر) موصوف صفت لفظ جلالت "اللہ" پر معطوف۔ دونوں ملکر مجرور، جار مجرور ظرف لغو "یؤمن" کے متعلق۔ کان اپنے اسم وخبر سے ملکر صلہ ہوا، موصول صلہ ملکر شرط۔ (فلیقل): (فاء) جواب شرط کے لئے۔ (لام) أمر کے لئے۔ (یقل) فعل مضارع مجزوم بلام أمر، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (خیراً) مفعول بہ منصوب۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ انشائیہ معطوف علیہ (أو) حرف عطف۔ (لیصمت) پچھلے جملہ پر معطوف۔ معطوف معطوف علیہ ملکر جزاء۔ شرط اور جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

"وَمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللہ وَالْیَوْمِ الآخِرِ فَلْیُکْرِمْ جَارَہُ"

(واو) حرف عطف۔ (من) اسم موصول متضمن معنیٰ شرط۔ (کان) فعل ماضی ناقص مبنی بر فتح محل جزم میں اسم شرط، "ہو" ضمیر مستتر اسم کان۔ (یؤمن) فعل مضارع مرفوع، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ فعل مع اپنے فاعل کے منصوب محلاً خبر کان۔ (باللہ): (باء) جار (اللہ) اسم جلالت معطوف علیہ۔ (والیوم الآخر) موصوف صفت لفظ جلالت "اللہ" پر معطوف۔ دونوں ملکر مجرور، جار مجرور ظرف لغو "یؤمن" کے متعلق۔ کان اپنے اسم وخبر سے ملکر صلہ ہوا، موصول صلہ ملکر شرط۔ (فلیکرم): (فاء) جواب شرط کے لئے۔ (لام) أمر کے لئے۔ (یکرم) فعل مضارع مجزوم بلام أمر، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (جارہ) مفعول بہ منصوب۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ انشائیہ جزاء۔ شرط اور جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

"وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِالله وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ"

(واو) حرف عطف۔(من) اسم موصول متضمن معنی شرط۔(کان) فعل ماضی ناقص مبنی بر فتح محل جزم میں اسم شرط، "ہو" ضمیر مستتر اسم کان۔(یؤمن) فعل مضارع مرفوع، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔فعل مع اپنے فاعل کے منصوب محلاً خبر کان۔(باللہ): (باء) جار (اللہ) اسم جلالت معطوف علیہ۔(والیوم الآخر) موصوف صفت لفظ جلالت "اللہ" پر معطوف۔دونوں ملکر مجرور، جار مجرور ظرف لغو "یؤمن" کے متعلق۔کان اپنے اسم وخبر سے ملکر صلہ ہوا، موصول صلہ ملکر شرط۔(فلیکرم): (فاء) جواب شرط کے لئے۔(لام) اَمر کے لئے۔(یکرم) فعل مضارع مجزوم بلام اَمر، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔(ضیفہ) مفعول بہ منصوب۔فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ انشائیہ جزاء۔شرط اور جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔



الحديث السادس عشر:

بردباری اختیار کرنے کا بیان

وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْصِنِي، قَالَ: لاَ تَغْضَبْ، فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ: لاَ تَغْضَبْ. {رواه البخاری}.

مشکل الفاظ:

(اوصنی) مجھے نصیحت کیجئے۔(فردد) پس بار بار کہا، دہرایا۔(مرارا) بار بار۔

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے درخواست کی کہ مجھے کوئی نصیحت کریں۔آپ نے فرمایا "غصہ چھوڑ دو"۔اس شخص نے یہی سوال چند مرتبہ دہرایا تو آپ نے یہی فرمایا "غصہ چھوڑ دو"۔

فوائد حدیث:

☆: اہل خیر سے نصیحت حاصل کرنا سنت ہے۔ اہل خیر پر بھی ضروری ہے کہ وہ بندہ کے حسب حال تعلیم دیں۔

☆: غصہ وغضب ہی شر کا باعث ہے، اسی سبب سے رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ یہی جواب دیا۔

ترکیب:

عن أبي هريرة رضي الله عنه:

(عن) حرف جر۔ (أبي) مضاف۔ (هريرة) مضاف إليه۔ مضاف مضاف إليه ملکر مجرور ہوئے عن جار کے۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے فعل مقدر ''روی'' کے۔ تقدیر عبارت ہے: ''روی عن أبي هريرة''۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''أنّ رجلاً قال للنبيّ صلى الله عليه وسلم''

(أن) حرف نصب وحرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (رجلا) اسم ''أنّ''۔ (قال) فعل ماضی معلوم، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (للنبی): (لام) حرف جر۔ (النبی) اسم مجرور۔ جار مجرور ظرف لغو ''قال کے متعلق ہے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر خبر۔ أن اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

''أَوْصِنِي، قال: لا تَغْضَبْ، فَرَدَّدَ مِرَارًا، قال: لا تَغْضَبْ''

(أوصني): (أوص) فعل أمر، ''أنت'' ضمیر مستتر فاعل۔ (یاء) ضمیر متکلم مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ (قال) فعل ماضی معلوم، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (لا) ناہیہ۔ (تغضب) فعل مضارع مجزوم۔ أنت ضمیر مستتر

فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ انشائیہ ہوکر مقولہ۔ قال اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (فردد): (فاء) حرف عطف (ردد) فعل ماضی مبنی بر فتح، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (مراراً) نائب مفعول مطلق منصوب۔ فعل اپنے فاعل، مفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(قال) فعل ماضی معلوم، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (لا) ناہیہ۔ (تغضب) فعل مضارع مجزوم۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر مقولہ۔ قال اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



الحديث السابع عشر:

ہر ذی روح پر نرمی کرنے کا بیان

وَعَنْ أَبِی يَعْلیٰ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَیْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَ إِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ؛ وَ لْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ. {رواه مسلم}.

مشکل الفاظ:

(الْقِتْلَةَ) قتل کا طریقہ، قاف مکسور۔ (الذِّبْحَةَ) ذبح کا طریقہ۔ (يُحِدَّ) تیز کرے۔ (شَفْرَتَهُ) چھری کی دھار۔ (يُرِحْ) راحت دے۔ (ذبیحہ) جانور۔

ترجمہ:

حضرت ابو یعلی شداد بن اوس رضی اللہ تعالی عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں: ''بے شک اللہ تعالی نے ہر چیز کے لئے احسان کو لازم کیا ہے۔ جب تم کسی کو (قصاص میں) قتل کرو تو مناسب طریقے سے قتل کرو۔ اور (جب جانور کو) ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح

کرو۔ تمہیں چاہیے کہ اپنی چھری کو تیز کرلو اور ذبح ہونے والے جانور کو آرام پہنچاؤ''۔

فوائد حدیث:

☆:اس حدیث پاک میں ہر معاملہ میں احسان سے کام لینے کی ترغیب دی گئی ہے۔ چاہے وہ عبادات میں ہو یا معاملات میں۔ پھر خصوصا مخلوقات کے ساتھ احسان کا بیان ہے۔

☆:انسان کو (بحق الاسلام) قتل کرنے میں احسان یہ ہے کہ ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جس سے جلد از جلد اس کی روح خارج ہو۔ قتل میں تکلیف دینا یا کسی اذیت ناک طریقہ سے قتل کرنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ قتل کے بعد مثلہ کرنا (ناک، کان کاٹنا) بھی منع ہے۔

☆:اسی طرح جانوروں کو ذبح کرتے ہوئے چھری کو تیز کرنا، ذبح سے پہلے انہیں کھلانا پلانا اور اچھے طریقہ سے ذبح کرنا احسان ہے۔

ترکیب:

''عن أبی یعلی شدَّادِ بنِ أَوْسٍ رضی الله عنه عن رسول الله ﷺ''

(عن) حرف جر۔ (أبي) اسم مجرور، مضاف۔ (یعلی) مضاف الیہ مجرور، دونوں ملکر مبدل منہ۔ (شداد) موصوف۔ (بن) صفت بن کر مضاف۔ (أوس) مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر صفت، موصوف صفت ملکر بدل۔ بدل مبدل منہ ملکر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے ''رُوِی'' کے۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(رُوِی) فعل مقدر، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (عن رسول الله ﷺ) جار مجرور، ظرف مستقر فعل مقدر کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''قال إِنَّ الله كَتَبَ الإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ''

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (إن) حرف تاکید وحرف از حروف

مشبہ بالفعل۔ (اللہ) اسم ''ان'' منصوب۔ (کتب) فعل ماضی مبنی بر فتحہ ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ {جملہ مکمل ہو کر مرفوع محلا ''اِنّ'' کی خبر} (الإحسان) مفعول بہ منصوب۔ (علی) حرف جر۔ (کل) اسم مجرور، مضاف۔ (شیء) مضاف إلیہ، مجرور۔ جار و مجرور ''کتب'' کے متعلق۔ ''اِنّ'' اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مقولہ ہوا قول کا۔ قال اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ''

(فإذا) (فاء) استئنافیہ۔ (إذا) أداۃ شرط۔ (قتلتم): (قتل) فعل ماضی۔ (تاء) ضمیر خطاب مبنی بر ضم مرفوع فاعل (میم) علامت جمع۔ (فأحسنوا): (فاء) جواب شرط کے لئے۔ (أحسنوا) فعل أمر۔ ''أنتم'' ضمیر مستتر فاعل۔ (القتلۃ) مفعول بہ منصوب۔ شرط اور جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

'' وَ إِذَ ذَبَحْتُمْ فأحْسِنُوا الذِّبْحَةَ''

(واو) حرف عطف۔ (إذا) أداۃ شرط۔ (ذبحتم): (ذبح) فعل ماضی۔ (تاء) ضمیر خطاب مبنی بر ضم مرفوع فاعل (م) علامت جمع۔ (فأحسنوا): (فاء) جواب شرط کے لئے۔ (أحسنوا) فعل أمر۔ ''أنتم'' ضمیر مستتر فاعل۔ (الذبحۃ) مفعول بہ منصوب۔ شرط اور جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

''وَ لْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ''

(واو) حرف عطف۔ (لیحدّ) (لام) أمر کے لئے۔ (یحد) فعل مضارع مجزوم بلام أمر۔ تضعیف کی وجہ سے فتحہ کے ساتھ متحرک کیا گیا۔ (أحدکم) أحد فاعل مرفوع مضاف۔ (ک) ضمیر مبنی بر ضم مجرور محلا مضاف إلیہ (میم) علامت جمع۔ (شفرتہ): (شفرۃ) مفعول بہ منصوب، مضاف۔ (ہ) ضمیر مبنی بر ضم مجرور محلا مضاف الیہ۔ فعل

اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔(ولیرح ذبیحتہ):(واو) حرف عطف۔(لیرح):(لام) اُمر۔(یرح)فعل مضارع مجزوم بلام اُمر۔ (ذبیحتہ) مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔



الحديث الثامن عشر:

اچھائی برائی کومٹا دیتی ہے

وَعَنْ أَبِیْ ذَرٍّ جُنْدُبِ بنِ جُنَادَةَ وَأَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُعاذِ بنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عن رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِتَّقِ اللّٰہَ حَیْثُمَا کُنْتَ، وَأَتْبِعِ السَّیِّئَۃَ الْحَسَنَۃَ تَمْحُھَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ . {رواہ الترمذی، وقَالَ: حدیث حسن ، وفی بعض النسخ: حسن الصحیح}.

مشکل الفاظ:

(اتبع) پیچھے لاؤ۔(السیئۃ) برائی۔(الحسنۃ) نیکی۔(تمحھا) اسے مٹا دے گی۔(خالق) پیش آؤ۔

ترجمہ:

حضرت ابوذر جندب بن جنادہ رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت ابوعبدالرحمٰن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تم جہاں بھی ہو اللہ سے ڈرتے رہو۔ اور گناہ کرنے کے بعد نیکی کرلیا کرو وہ اس گناہ کو مٹا دے گی۔اور لوگوں کیساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ"۔

فوائد حدیث:

☆:اس حدیث میں تقوی اور اچھے اخلاق کی ترغیب ہے۔اور اس بات کا بیان ہے کہ برائی

کے بعد اچھائی کرنا اس برائی کو ختم کر دیتا ہے۔لہذا گناہ گار کو زیادہ سے زیادہ اعمال خیر میں حصہ لینا چاہیئے ۔خیال رہے کہ گناہ اگر حقوق العباد سے متعلق ہو تو اللہ عزوجل نے اس کی معافی کا اختیار اس بندے کو دے رکھا ہے جب تک وہ بندہ معاف نہیں کریگا معافی کسی صورت نہیں ہوگی۔

☆: ہر جگہ اللہ کا ڈر ہونا چاہیئے ، چاہے خلوت ہو یا جلوت۔خلوت میں تقوی خالص اللہ کے لئے ہے جبکہ جلوت میں ریاء کا بھی شائبہ ہوتا ہے۔

☆: اسلام میں مسلمانوں کی تربیت کا ہر جگہ خیال رکھا گیا ہے۔یہاں پر اچھے اخلاق اپنانے کی ترغیب دی گئی ہے تاکہ اسلامی معاشرہ فساد سے محفوظ ہو۔

ترکیب:

"عن أبی ذَرٍّ جُنْدُبِ بنِ جُنَادةَ وأبی عبدِ الرحمنِ مُعاذِ بنِ جَبَلٍ"

(عن) حرف جر۔(أبی) اسم مجرور، مضاف۔(ذر) مضاف الیہ مجرور، دونوں ملکر مبدل منہ۔(جندب بن جنادۃ) بدل۔بدل مبدل منہ ملکر معطوف علیہ۔(واو) حرف عطف۔ (أبی) اسم مجرور، مضاف۔(عبدالرحمٰن) مضاف الیہ مجرور، دونوں ملکر مبدل منہ۔(معاذ بن جبل) بدل۔بدل مبدل منہ ملکر معطوف۔معطوف معطوف علیہ ملکر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے "رُوِی" کے۔فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"عن رسول اللہ ﷺ قال"

(رَوی) فعل مقدر، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔(عن رسول اللہ ﷺ) جار مجرور، ظرف لغو فعل مقدر کے متعلق ہوئے۔فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ

ہوا۔

"اِتَّقِ اللہ حَیْثُمَا کُنْتَ"

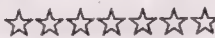
(اتق) فعل اُمر مبنی بر کسر بوجہ حذف حرف علت "أنت" ضمیر مستتر فاعل۔ (اللہ) اسم جلالت مفعول بہ، منصوب۔ (حیثما کنت) ظرف مکان۔ فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور ظرف سے ملکر جملہ انشائیہ ہوا۔

"وَأَتْبِعِ السَّیِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا"

(واو) حرف عطف۔ (أتبع) فعل اُمر مبنی بر سکون التقاء الساکنین کی وجہ سے کسرہ دیا گیا، "أنت" ضمیر مستتر فاعل۔ (السیئۃ) پہلا مفعول بہ۔ (الحسنۃ) دوسرا مفعول۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ (تمحہا): (تمح) فعل مضارع، "ھی" ضمیر مستتر فاعل۔ (ھا) مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ جواب اُمر۔

"وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ"

(واو) حرف عطف (خالق) فعل اُمر مبنی بر سکون۔ "أنت" ضمیر مستتر فاعل۔ (الناس) مفعول بہ۔ (بخلق): (باء) حرف جر (خلق) اسم مجرور، موصوف۔ (حسن) صفت۔ جار مجرور ظرف لغو "خالق" کے متعلق، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔



الحديث التاسع عشر:

اللہ عزوجل پر توکل اور قضاء وقدر پر رضا کا بیان

وَعَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُما قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْماً، فَقَالَ: يا غُلامُ؛ إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ: اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلىٰ أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ، وَإِنِ اجْتَمَعُوا عَلى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ، وَجُفَّتِ الصُّحُفُ. {رواه الترمذي، وقال: حديث صحيح} وَفِي رِوَايَةِ غَيْرِ التِرْمِذِي: احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ أَمامَكَ، تَعَرَّفْ إِلَى اللّٰهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفُكَ فِي الشِّدَّةِ، وَاعْلَمْ أَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ، وَمَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَاعْلَمْ أَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ، وَأَنَّ الفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ، وَأَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا.

مشکل الفاظ:

(خلف) پیچھے۔ (احفظ) حفاظت کرو۔ (تجاھک) تیرے سامنے۔ (الاقلام) قلم کی جمع۔ (جفت) خشک ہو گئے۔ (الصحف) کتاب، صحیفہ کی جمع۔

ترجمہ:

حضرت ابو العباس عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں: ''ایک دن میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے سواری پر موجود تھا آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا''۔ ''اے لڑکے میں تمہیں کچھ باتیں سکھا رہا ہوں: تم اللہ تعالی کے احکام کی حفاظت کرنا وہ تمہاری حفاظت

کرے گا۔تم اللہ تعالی کی طرف دھیان رکھناتم اسے اپنے سامنے پاؤ گے۔تم نے جب بھی کوئی سوال کرنا ہوتو اللہ تعالی سے سوال کرنا اور جب بھی مدد مانگنا ہوتو اللہ تعالی سے ہی مدد مانگنا۔یہ بات جان لو کہ اگر تمام لوگ تمہیں کسی چیز کا نفع پہنچانے کے لیے اکٹھے ہو جائیں تو وہ تمہیں وہی نفع پہنچا سکتے ہیں جو اللہ تعالی نے تمہارے لیے مقرر کیا ہے۔ اور اگر وہ تمہیں نقصان پہنچانے کے لیے اکٹھے ہو جائیں تو وہ تمہیں وہی نقصان پہنچا سکتے ہیں جو اللہ تعالی نے تمہارے لیے مقرر کیا ہے۔قلم اٹھالئے گئے ہیں اور صحیفے خشک ہو چکے ہیں''۔

ترمذی کے علاوہ دیگر محدثین کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔''تم اللہ تعالی کی طرف دھیان رکھناتم اسے اپنے سامنے پاؤ گے۔تم فراخی کے عالم میں اللہ تعالی کو یادرکھو وہ تنگی کے عالم میں تمہارا خیال رکھے گا۔ یہ بات یادرکھنا جو تمہیں نہیں ملا وہ تمہیں مل ہی نہیں سکتا تھا اور جو تمہیں مل گیا وہ ہو ہی نہیں سکتا کہ تمہیں نہ ملتا۔ یہ بات یادرکھنا صبر کے ہمراہ مدد ہوتی ہے اور تنگی کے بعد فراخی بھی نصیب ہوتی ہے اور مشکل کے بعد آسانی بھی ملتی ہے''۔

فوائد حدیث:

☆: بچوں کی تربیت کا اہتمام اوران کے ساتھ شفقت ونرمی حدیث میں بالکل ظاہر ہے۔

☆:سواری اگر طاقت ور ہوتو ایک سے زیادہ سوار ہو سکتے ہیں۔

☆: اللہ تعالی کے حقوق کی رعایت کرنا ضروری ہے۔اسی طرح اللہ تعالی پر توکل اور اعتماد کی ترغیب ہے۔

☆:وہ اُمور جو اللہ تعالی کے ساتھ خاص ہیں ان میں اللہ ہی سے مدد مانگی جائے۔ مثلا: ہدایت،شفاء، ثواب وعذاب،سعادت وشقاوت وغیر ذلک۔اور جو اُمور اللہ تعالی نے مخلوق کے ہاتھوں پر رکھ دیئے ہیں (اللہ تعالی سے مدد اور تضرع کے بعد) انہیں کی طرف رجوع کی جائے گی۔ مثلا: اللہ عزوجل نے اپنے حبیب ﷺ کو شفاعت عطا کر دی اب رسول پاک

سے ہی شفاعت کی امید رکھنا ایمان ہے۔اسی طرح اللہ عزوجل نے ہر انعام اپنے حبیب پاک کے ہاتھ پر رکھ دیا ہے، جسطرح صحیح احادیث میں ارشاد پاک ہے کہ میں ہی تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ دینے والا ہے۔امام شافعی اپنی کتاب الرسالہ میں فرماتے ہیں کہ انسان کو جو بھی انعام ملا ہے وہ بواسطہ مصطفیٰ ﷺ کے ملا ہے۔لہذا ان امور میں مدد غیر اللہ سے مانگنا نہیں شمار ہوگا۔

☆: قضاء وقدر پر راضی رہنے کی وصیت ہے۔

ترکیب:

"عن أبي العبّاس عبدِ الله بنِ عبَّاس رضي الله عنهما"

(عن) حرف جر۔ (أبي) اسم مجرور، مضاف۔ (العباس) مضاف الیہ مجرور، دونوں ملکر مبدل منہ۔(عبد اللہ بن عباس) بدل۔ بدل مبدل منہ ملکر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے "رُوِيَ" کے۔فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"قال كنتُ خَلفَ النّبيِّ ﷺ يوما"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔(کنت): (کان) فعل ماضی، "ت" فاعل کے متصل ہونے کی وجہ سے مبنی بر سکون۔(تاء) ضمیر واحد متکلم مبنی بر ضم مرفوع محلا، فاعل۔(خلف) مضاف۔(النبی) مضاف الیہ، دونوں ملکر مفعول تمییز۔(یوما) تمیز۔فعل اپنے فاعل اور تمیز سے ملکر جملہ فعلیہ مقولہ ہوا قال کا۔قال اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"فقال"

(فقال): (فاء) استئنافیہ۔(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ "ھو" ضمیر مستتر، راجع بسوئے

''النبی''، فاعل۔ بعد میں پوری حدیث مقولہ ہے۔

''یا غُلامُ إنِّی أُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ''

(یا) حرف نداء، قائم مقام'' ادعُو'' یہ صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم ''أنا'' ضمیر مستتر فاعل۔ (غلام) منادی مبنی بر ضم منصوب محلا مفعول۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ (إنی): (إن) حرف تاکید وحرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (یاء) ضمیر متکلم مبنی بر سکون منصوب محلا، اسم ''إن''۔ (أعلمک): (أعلم) فعل مضارع مرفوع، ''أنا''،ضمیر مستتر فاعل۔ (ک) ضمیر خطاب منصوب محلا مفعول بہ اُول۔ (کلمات) مفعول ثانی، جمع مؤنث سالم نصب تابع جر کے ہے۔ پورا جملہ مرفوع محلا خبر ''إن''۔ ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

''احفَظِ اللہ یَحفَظْکَ''

(احفظ) فعل اُمر ''أنت''،ضمیر مستتر فاعل۔ (اللہ) اسم جلالت مفعول بہ۔ (یحفظک): فعل مضارع مجزوم، جواب اُمر، ''ھو''،ضمیر مستتر فاعل۔ (ک) ضمیر خطاب مبنی بر فتحہ منصوب محلا مفعول بہ۔ فعل امر اپنے فاعل اور مفعول بہ اور جواب امر کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

''اِحفَظِ اللہ تَجِدْہُ تُجَاھَکَ''

(احفظ) فعل اُمر ''أنت''، ضمیر مستتر فاعل۔ (اللہ) اسم جلالت مفعول بہ۔ (تجدہ): صیغہ واحد مذکر مخاطب، فعل مضارع مجزوم، جواب اُمر۔''أنت'' مستتر فاعل۔ (تجاہک): (تجاہ) ظرف مکان منصوب، مضاف۔ (ک) ضمیر خطاب مبنی بر فتحہ مجرور محلا، مضاف إلیہ، دونوں ملکر مفعول بہ۔ فعل امر اپنے فاعل اور مفعول بہ اور جواب امر کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

''إذَا سَألْتَ فَاسْألِ اللہ''

(إذا) اُداۃ شرط۔ (سألت): (سأل) فعل ماضی۔ (تاء) ضمیر متکلم مبنی بر فتح مرفوع محلا،

فاعل۔ (فاسأل الله): (فاء) جواب شرط کے لئے۔ (اسأل الله) (اسأل) فعل أمر ''أنت''ضمیر مستتر فاعل۔ (الله) اسم جلالت مفعول بہ۔ شرط اور جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

''وَإِذَا استَعَنتَ فاستَعِن بالله''

(إذا) أداة شرط۔ (استعنت): (استعان) فعل ماضی۔ (ت) ضمیر متکلم مبنی بر فتح مرفوع محلا، فاعل۔ (فستعن): (فاء) جواب شرط کے لئے۔ (استعن) فعل أمر ''أنت''ضمیر مستتر فاعل۔ (بالله) جار مجرور ظرف لغو''استعنت'' کے متعلق ہے۔ شرط اور جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

''وَاعلَمْ أَنَّ الأُمَّةَ لَوِ اجتَمَعَتْ عَلى أَنْ يَنفَعُوكَ بِشَيءٍ لَمْ يَنفَعُوكَ إِلَّا بِشَيءٍ قَدْ كَتَبَهُ الله لَكَ''

(واعلم) فعل أمر مبنی بر سکون، ''أنت''ضمیر مستتر فاعل۔ (أنّ) حرف تاکید و حرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (الأمة) اسم ''أنّ''منصوب۔ (لو) أداة شرط۔ (اجتمعت) فعل ماضی مبنی بر فتحہ (تاء) تأنیث۔ یہ جملہ مرفوع محلا ''أنّ'' کی خبر بنے گا۔ (علی) حرف جر۔ (أنْ) ناصبہ مصدریہ۔ (ینفعوک): فعل مضارع منصوب، علامت نصب حذف نون۔ (واو) جمع کے لئے، فاعل۔ (ک) ضمیر خطاب مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔ {''أنْ'' مصدریہ کے بعد جملہ مصدر کی تاویل میں ہے، تقدیر عبارت ہے: ''لو اجتمعت علی نفعک''}۔ (بشیء) جار و مجرور ''ینفعوک'' کے متعلق۔ (لم ینفعوک): (لم) حرف جزم۔ (ینفعوک): مجزوم مستثنی منہ۔ (إلا) حرف استثناء۔ (بشیء) جار و مجرور ''ینفعوک'' کے متعلق۔ (قد) ماضی سے پہلے تحقیق اور مضارع سے پہلے تقریب کا فائدہ دیتا ہے۔ (کتبہ): (کتب) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم منصوب محلا مفعول بہ۔ (الله) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (لک): جار و مجرور ''کتب'' کے متعلق۔ ''کتبہ الله کے

بعد جملہ ''شیءٍ'' کی صفت ہے۔ موصوف صفت ملکر مستثنٰی۔ مستثنٰی منہ اور مستثنٰی ملکر جزاء۔ شرط اور جزاء ملکر خبر ہوئی ''اَنّ'' کی۔ اَنّ اپنے اسم و خبر سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر اعلم کا مفعول بہ۔ اعلم اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

''وَإِنِ اجْتَمَعُوا عَلَىٰ أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللهُ لَكَ''

(إن) حرف شرط جازم۔ (اجتمعوا): فعل، فاعل اسم شرط۔ (علی) حرف جر۔ (أنْ) ناصبہ مصدریہ۔ (یضروک): فعل مضارع منصوب، علامت نصب حذف نون۔ (واو) جمع کے لئے، فاعل۔ (ک) ضمیر خطاب مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔ {''أنْ'' مصدریہ کے بعد جملہ مصدر کی تاویل میں ہے، تقدیر عبارت ہے: ''لو اجتمعت علی ضرک''}۔ (بشیء) جار ومجرور ''یضروک'' کے متعلق۔ (لم یضروک) جواب شرط۔ مستثنٰی منہ۔ (إلا) حرف استثناء۔ (بشیء) جار و مجرور ''ینفعوک'' کے متعلق۔ (قد) ماضی سے پہلے تحقیق اور مضارع سے پہلے تقریب کا فائدہ دیتا ہے۔ (کتبہ): (کتب) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم منصوب محلا مفعول بہ۔ (اللہ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (لک): جار ومجرور ''کتب'' کے متعلق۔ ''کتبہ اللہ کے بعد جملہ ''شیء'' کی صفت ہے۔ موصوف صفت ملکر مستثنٰی۔ مستثنٰی منہ اور مستثنٰی ملکر جزاء۔ شرط اور جزاء ملکر خبر ہوئی ''أنّ'' کی۔ أنّ اپنے اسم وخبر سے ملکر بتاویل مفرد ہوکر اعلم کا مفعول بہ۔ اعلم اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

''رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ، وَجُفَّتِ الصُّحُفُ''

(رفع) فعل ماضی مجہول۔ (تاء) تأنیث۔ (الأقلام) نائب فاعل مرفوع۔ فعل اپنے نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (واو) استئنافیہ۔ (جفت) فعل ماضی مجہول۔ (الصحف) نائب فاعل مرفوع۔ فعل اپنے نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



الحديث العشرون:

حیاء برائی سے روکتی ہے

وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الأَنْصَارِيِّ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولٰى: إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ. {رواه البخاری}.

مشکل الفاظ:

(ادرک) پایا۔(لم تستحی) تو نے حیا نہ کیا۔(ماشئت) جو تو چاہے۔

ترجمہ:

حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری بدری رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سابقہ انبیاء کے کلام میں سے جو چیز لوگوں نے پائی ہے ان میں ایک یہ بات ہے جب تمہیں حیاء نہ آئے تو تم جو چاہو کرلو''۔

فوائد حدیث:

☆: تمام انبیاء کرام حیاء دار اور حیاء کی تعلیم دینے والے تھے۔اس سے حیاء کی اہمیت کا بھی اندازہ ہوتا ہے کہ انبیاء کے جانے کے بعد بھی حیاء کی تعلیمات لوگوں میں نسل در نسل باقی رہیں۔

☆: حیاء کی وجہ سے انسان برے کاموں سے رکتا ہے۔اور بے حیائی انسان کو برائی پر نڈر بنا دیتی ہے۔اسی وجہ سے کہا گیا ہے: بے حیاء باش ہر چہ خواہی کن۔

☆: حدیث مبارکہ میں اُمر کا صیغہ یا تو خبر کے معنی میں ہے کہ بے حیاء ہر کام کر سکتا ہے۔یا تہدید کے لئے ہے جسطرح اللہ عزوجل کا ارشاد ہے'' اعملوا ما شئتم ''کہ جو چاہو کرو انجام دیکھ لو گے۔

ترکیب:

وعن أبی مَسعودٍ عُقُبَة بنِ عَمرو الأنصاری البدری رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ:

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔ (عن) حرف جر۔ (أبی) اسم مجرور، مضاف۔ (مسعود) مضاف الیہ مجرور۔ (عقبۃ) ''أبی'' سے بدل مجرور، موصوف۔ (بن) صفت مجرور، مضاف۔ (عمرو) مضاف الیہ مجرور، عقبۃ بن عمرو موصوف۔ (الأنصاری) صفت اول۔ (البدری) صفت ثانی۔ بدل مبدل منہ ملکر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے ''روی'' کے۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

" رضی الله عنه "

(رضی) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللہُ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (عنہ) عن حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم، محل جر میں ہے۔ جار و مجرور ظرف لغو ''رضی'' کے متعلق ہوئے۔ رضی فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ معترضہ ہوا۔

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، ''ہو'' ضمیر مرفوع متصل، فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"قال رسول الله ﷺ"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (رسول) فاعل مرفوع، مضاف۔ (اللہ) اسم جلالت مضاف الیہ، مجرور۔ پورا جملہ یعنی ''قال رسول اللہ ﷺ'' منصوب محلا مفعول بہ، مقولہ ہوا قال کا۔ قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"إنَّ مِمّا أَدْرَکَ النَّاسُ مِنْ کَلامِ النُّبُوَّةِ الْأُولٰی"

(اِنَّ) حرف تاکید وحرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (مما): (من) حرف جر (ما) اسم

موصول مبنی بر سکون مجرور محلا۔ (أدرک) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (الناس) فاعل۔ (من) حرف جر۔ (کلام): اسم مجرور، مضاف۔ (النبوۃ) مضاف إلیہ مجرور، موصوف۔ (الأولی) صفت۔ جار و مجرور محذوف کے متعلق ہو کر خبر "إن" مقدم۔

"إِذَا لَمْ تَسْتَحِی فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ"

(إذا) أداۃ شرط، مضاف۔ (لم) حرف جزم۔ (تستحیِ) فعل مضارع مجزوم بحذف حرف علت، أنت ضمیر مستتر فاعل۔ (لم تستحیِ) فعل شرط مجرور محلا، مضاف الیہ۔ (فاصنع) (فاء) جواب شرط کے لئے۔ (اصنع) فعل أمر مبنی بر سکون، جواب شرط، أنت ضمیر مستتر فاعل۔ (ما) اسم موصول مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔ (شئت): (شاء) فعل ماضی (ت) ضمیر مبنی بر فتحہ مرفوع محلا، فاعل۔ {"إذا" أداۃ الشرط اور اس کے بعد پورا جملہ منصوب محلا "إنّ" کا اسم مؤخر ہے}۔



الحدیث الحادی والعشرون:

جمیع امور میں حق وصواب پر استقامت کا بیان

وَعَنْ أَبِی عَمْرٍو وَقِیلَ: أَبِی عَمْرَةَ سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُولَ اللّٰہِ قُلْ لِی فِی الإِسْلَامِ قَوْلاً لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا غَیْرَکَ. قَالَ: قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰہِ ثُمَّ اسْتَقِمْ. {رواہ مسلم}.

مشکل الفاظ:

(استقم) ثابت قدم رہ۔

ترجمہ:

حضرت ابو عمرو رضی اللہ تعالی عنہ (ایک روایت کے مطابق ابو عمرہ) سفیان بن عبداللہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ''میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے اسلام کے بارے میں ایسی بات بتائیں جس کے بارے میں آپ کے بعد کسی اور سے سوال نہ کروں''۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم کہو میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر استقامت اختیار کرو''۔

فوائد حدیث:

☆: اصل استقامت دل کی ہے۔ جب دل صحیح ہو تو تمام معاملات صحیح ہو جاتے ہیں۔

☆: ایمان کے بعد اُمورِ خیر پر استقامت سب سے بڑی بات ہے۔ اسی وجہ سے کہا گیا ہے: الاستقامة فوق الكرامة۔

☆: یہ حدیث جوامع الکلم سے ہے۔ اس میں سارے دین کا احاطہ کیا گیا ہے کیونکہ تمام اوامر ونواہی پر عمل پیرا ہونے کا نام استقامت ہے۔

ترکیب:

عن أبى عَمرٍو وقيل: أبى عَمرَة سفيان بنِ عبدِ الله رضى الله عنه قَالَ:

(عن) حرف جر۔ (أبی) اسم مجرور، مضاف۔ (عمرو) مضاف الیہ مجرور۔

''وقيل: أبى عَمرَة''

(واو) استنافیہ (قیل) فعل ماضی مجہول۔ (أبی عمرۃ) نائب فاعل۔ فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ معترضہ ہوا۔

''سفيان بنِ عبدِ الله''

(سفیان) ''أبی'' سے بدل، مجرور، موصوف۔ (بن) صفت مجرور، مضاف۔ (عبد اللہ): (عبد) مضاف۔ (اللہ) جزءِ علم مضاف الیہ۔ دونوں مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر صفت، موصوف صفت مل کر بدل۔ بدل مبدل منہ مل کر مجرور، جار مجرور ظرف

مستقر متعلق ہوئے ''روی'' کے۔فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

" رضی اللہ عنہ "

(رضی) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللہُ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (عنہ) عن حرف جر۔(ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم محل جر میں ہے۔جار و مجرور ظرف لغو ''رضی'' کے متعلق ہوئے۔رضی فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ معترضہ ہوا۔

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، ''ہو'' ضمیر مرفوع متصل، فاعل۔فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْ لِي فِي الإِسْلاَمِ قَوْلاً، لاَ أَسْأَلُ عَنْهُ أَحدا غَيْرَكَ"

(قلت): فعل و فاعل۔(یا) حرف نداء، قائم مقام ''ادعو'' صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم ''أنا'' ضمیر مستتر فاعل۔(رسول) منادی منصوب، مضاف۔(اللہ): مضاف الیہ مجرور۔ (قل) فعل اَمر مبنی بر سکون، ''أنت'' ضمیر مستتر فاعل۔(لی) جار و مجرور ظرف لغو ''قل'' کے متعلق۔ (فی الاِسلام) یہ بھی ظرف لغو ''قل'' کے متعلق۔(قولاً) مفعول مطلق منصوب (لا) نافیہ۔(اَساَل) فعل مضارع، ''انا'' ضمیر مستتر فاعل۔(عنہ) جار و مجرور ظرف لغو ''اَساَل'' کے متعلق۔(اَحداً) مفعول بہ منصوب۔(غیرک): مضاف مضاف الیہ ''اَحد'' کی صفت۔اور لا اَسال کے بعد جملہ ''قولاً'' کی صفت ہے۔قولا موصوف صفت مفعول مطلق قل کا، قل اپنے فاعل اور ظرف لغو اول و ثانی اور مفعول مطلق سے ملکر جملہ انشائیہ ہوا۔ {قلت سے یہاں تک مقولہ ہوا قال کا}۔قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"قَالَ قُلْ آمَنتُ بِاللهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، ''ہو'' ضمیر مرفوع متصل، فاعل۔(قل) فعل اَمر مبنی بر سکون،

''أنت'' ضمیر مستتر فاعل۔(آمنت) فعل و فاعل۔ (باللہ) جار و مجرور ''آمنت'' کے متعلق۔(ثم) حرف عطف۔(استقم) فعل أمر مبنی بر سکون، ''أنت'' ضمیر مستتر فاعل۔فعل أمر اپنے فاعل سے ملکر جملہ انشائیہ ہوکر مقولہ ہوا قال کا۔قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



الحدیث الثانی والعشرون:

جنت میں لے جانے والے اعمال

وَعَنْ أبِی عَبْدِ اللّٰهِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُما: أنّ رَجُلاً سَأل رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أرَأيْتَ إذَا صَلَّيْتُ المَكْتُوبَاتِ، وصُمْتُ رَمَضَانَ، وأحْلَلْتُ الحَلالَ، وحرَّمتُ الحَرَامَ، وَلَمْ أزِدْ عَلىٰ ذٰلِکَ شَيْئًا أأدْخُلُ الجَنَّةَ؟ قَالَ: نَعَمْ. {رواه مسلما} . وَمَعْنَىٰ(حرَّمتُ الحَرَامَ) اِجْتَنَبْتُهُ، وَمَعْنَىٰ(أحلَلتُ الحَلالَ) فَعَلْتُهُ مُعْتَقِداً حِلَّهُ.

مشکل الفاظ:

(مکتوبات) فرض نماز۔(احللت) حلال سمجھوں، یعنی اس پر عمل کروں۔(حرمت) حرام سمجھوں۔

ترجمہ:

حضرت ابوعبداللہ جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں ایک شخص نے اللہ کے رسول سے سوال کیا: ''آپ کیا فرماتے ہیں اگر میں فرض نمازیں ادا کروں اور روزے رکھوں اور حلال چیزوں کو حلال سمجھوں اور حرام کو حرام سمجھوں اوران پر کوئی زیادتی نہ کروں۔تو کیا میں جنت میں داخل ہوجاؤں گا؟''۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں''۔امام

نووی فرماتے ہیں ''میں حرام چیزوں کو حرام سمجھوں'' کا مطلب یہ ہے کہ میں ان سے اجتناب کروں۔اور حلال چیزوں کو حلال قرار دینے کا مطلب یہ ہے کہ میں ان کے حلال ہونے کا اعتقاد رکھتے ہوئے انہیں انجام دوں۔

فوائد حدیث:

☆:واجبات کی ادائیگی اور محرمات سے اجتناب دخول جنت کا سبب ہے۔

☆:نوافل ترک کرنا جائز ہے۔مگر پسندیدہ نہیں صحابہ کرام نوافل کا بھی فرائض کی طرح اہتمام کیا کرتے تھے۔ یہاں پر رسول اللہ ﷺ نے اس بندہ کی رعایت کرتے ہوئے جواب دیا کہ جب اسلام میں اسکو رسوخ حاصل ہوگا تو نوافل کی بھی پابندی کریگا۔

ترکیب:

عن أبی عبدِ الله جابرِ بنِ عبدِ الله رضی الله عنهما: أنّ رجلاً سأل رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال:

(عن) حرف جر۔(أبي) اسم مجرور، مضاف۔(عبد اللہ):(عبد) مضاف الیہ مجرور، مضاف۔(اللہ) جزءعلم مضاف الیہ مجرور۔

" جابر بن عبدِ الله رضی الله عنهما"

(جابر) ''أبي'' سے بدل، مجرور، موصوف۔(بن) صفت مجرور، مضاف۔(عبد اللہ) مضاف الیہ مجرور۔مضاف مضاف الیہ ملکر صفت، موصوف صفت ملکر بدل۔بدل مبدل منہ ملکر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے ''روی'' کے۔فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"أنّ رجلاً سأل رسول الله ﷺ فقال"

(أن) حرف از حروف مشبہ بالفعل، مبتدأ کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔(رجلا) اسم أنّ منصوب۔(سأل) فعل ماضی معلوم، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل،(رسول اللہ) مضاف مضاف

الیہ،مفعول۔ جملہ فعلیہ تمییز (قال) خبرأنَّ ۔أن اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"أرأيتَ إذا صَلَّيتُ المكتوباتِ، وصُمتُ رمضانَ، وأحْلَلْتُ الحلالَ، وحرَّمتُ الحرامَ"

(أرأیت) بمعنی أخبرني، ہمزۃ استفہام کے لئے نہیں ہے۔ (رأیت) فعل ماضی (ت) ضمیر مبنی برفتحہ مرفوع محلا فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (إذا) أداۃ شرط۔ (صلیت) واحد متکلم فعل ماضی (ت) ضمیر مبنی بر ضم مرفوع محلا فاعل۔ (المکتوبات) مفعول بہ منصوب، علامت نصب کسرہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ معطوف علیہ۔ (واو) حرف عطف۔ (صمت رمضان) (صمت) واحد متکلم فعل ماضی (ت) ضمیر مبنی بر ضم مرفوع محلا فاعل۔ (رمضان) مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف اول۔ (وأحللت الحلال) (واو) حرف عطف۔ (أحللت) واحد متکلم فعل ماضی (ت) ضمیر مبنی بر ضم مرفوع محلا فاعل۔ (الحلال) مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف ثانی۔ (وحرمت الحرام) واو) حرف عطف۔ (حرمت) واحد متکلم فعل ماضی (ت) ضمیر مبنی بر ضم مرفوع محلا فاعل۔ (الحرام) مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف ثالث۔ چاروں جملے ملکر شرط، بعد میں آنے والا جملہ (أأدخل الجنۃ) جزاء۔ شرط اور جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

"ولم أَزِد على ذلك شيئا"

(واو) حرف عطف۔ (لم) حرف جزم فعل مضارع کو جزم دیتا ہے۔ (أزد) فعل مضارع مجزوم۔ "أنا" ضمیر مستتر فاعل۔ (علی) حرف جر۔ (ذلک) ذا اسم إشارۃ۔ (لام) للبعد۔ (ک) حرف خطاب۔ "ذلک" مجرور محلا۔ (شیئاً) مفعول بہ منصوب۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"أَأَدْخُلُ الجنَّةَ"

(أ) همزہ استفہام۔ (أدخل) فعل مضارع۔ "أنا" ضمیر مستتر فاعل۔ (الجنۃ) مفعول فیہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"قال: نَعَمْ"

(قال) فعل ماضی۔ "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (نعم) حرف جواب منصوب محلا مقولہ ہوا قول کا۔ قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

الحديث الثالث والعشرون:

ذکر الٰہی اور اعمال خیر کی فضیلت کا بیان

وَعَنْ أَبِى مَالِكٍ الحَارِثِ بْنِ عَاصِمٍ الأَشْعَرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الطَّهُورُ شَطْرُ الإِيمَانِ و"الْحَمْدُ لِلّٰهِ" تَمْلأُ الْمِيزَانَ وَ"سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ" تَملآنِ أَوْ تَمْلأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَکَ أَوْ عَلَيْکَ. كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَائِعٌ نَفْسَهُ، فَمُعْتِقُهَا، أَوْمُوبِقُهَا. {رواه مسلم}.

مشكل الفاظ:

(تملاء) بھر دیتی ہے۔ (الطهور) پاکیزگی حاصل کرنا۔ (برهان) دلیل، حجت۔

ترجمه:

حضرت ابو مالک حارث بن عاصم اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "طہارت نصف ایمان ہے۔ اور الحمد للہ پڑھنا میزان کو بھر دیتا ہے۔ اور

سبحان اللہ اور الحمد للہ پڑھنا یہ دونوں آسمان اور زمین میں موجود ہر جگہ کو بھر دیتے ہیں۔ نماز نور ہے۔ صدقہ برہان ہے۔ صبر روشنی ہے۔ قرآن تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف حجت ہے۔ ہر شخص روزانہ اپنا سودا کرتا ہے پھر وہ یا تو اپنے آپ کو آزاد کروا دیتا ہے یا خود کو ہلاکت کا شکار کر دیتا ہے''۔

فوائد حدیث:

☆: طہارت، ذکر، نماز، صدقہ کی فضیلت کا بیان ہے۔ جو قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے قرآن اسکو جنت کی طرف لے جائیگا۔ اور جو شخص قرآن کو چھوڑ دے قرآن اسکو جہنم کے لئے چھوڑ دیگا۔

☆: انسان جو بھی معاملہ کرے اس میں یہ خیال رکھے کہ وہ معاملات اس کی ہلاکت کا باعث نہ بنیں۔

☆: بازار دنیا میں نیکی و بدی یکساں دستیاب ہیں، اللہ عز و جل نے انسان کو نیکی کی ترغیب دی اور اختیار بھی دے دیا چاہے تو نیکی کمائے اور جہنم سے اپنے آپ کو آزاد کر دے، چاہے تو بدی کما کر اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دے۔

ترکیب:

عن أبی مالکٍ الحارثِ بنِ عاصمٍ الأشعری رضی الله عنه''

(عن) حرف جر۔ (أبی) اسم مجرور، مضاف۔ (مالک) مضاف اِلیہ مجرور، دونوں ملکر مبدل منہ۔ (الحارث) ''أبی'' سے بدل، مجرور، موصوف۔ (بن) صفت مجرور، مضاف۔ (عاصم) مضاف اِلیہ مجرور۔ مضاف مضاف الیہ ملکر صفت۔ (الاشعری) صفت ثانی۔ موصوف اپنے دونوں صفات سے ملکر بدل۔ بدل مبدل منہ ملکر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے فعل مقدر ''رُوِیَ'' کے۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق کے ساتھ

ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''أنّ رسول الله ﷺ قال''

(أن) حرف از حروف مشبہ بالفعل، مبتدأ کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ (رسول اللہ) مضاف مضاف الیہ، اسم اَنّ منصوب۔ (قال) خبر اَنَّ مرفوع۔ اَن اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

'' الطُّهورُ شَطْرُ الإيمَانِ''

(الطہور) مبتدأ مرفوع۔ (شطر) خبر، مضاف۔ (الإیمان) مضاف اِلیہ مجرور۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

''و''الْحَمْدُ للهِ'' تَمْلأُ الْمِيزَانَ''

(واو) حرف عطف۔ (الحمد للہ) مبتدا۔ (تملأ) فعل مضارع۔ ''ھی'' ضمیر مستتر فاعل۔ (المیز ان) مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر خبر ہے مبتدا کی۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

''وسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ للهِ'' تَملآنِ أوْ: تَمْلأُ ما بَيْنَ السَّماءِ وَالْأَرْضِ''

(سبحان اللہ والحمد للہ) سبحان اللہ مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف علیہ، واو حرف عطف الحمد للہ مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف، معطوف معطوف علیہ ملکر مبتدا۔ (تملأ) فعل مضارع۔ ''ھی'' ضمیر مستتر فاعل۔ (اَو تملآ ن): (اَو) حرف عطف، مفید شک۔ (تملآ ن) تثنیہ فعل مضارع۔ (ما) اسم موصول مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔ (بین) ظرف مکان مضاف۔ (السماء) مضاف اِلیہ مجرور، معطوف علیہ۔ (والأرض) معطوف، معطوف معطوف علیہ ملکر مضاف الیہ ''بین'' کا۔ مضاف مضاف الیہ ملکر صلہ ہوا موصول کا۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر خبر۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"وَالصَّلاۃُ نُورٌ"

(واو) حرف عطف۔ (الصلاۃ) مبتدا۔ (نور) خبر۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بعد والے جملے بھی مبتدا خبر ہیں۔

"کُلُّ النَّاسِ یَغْدُو"

(کل) مبتدا، مضاف۔ (الناس) مضاف الیہ۔ (یغدو) فعل مضارع۔ "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ فعل فاعل ملکر خبر ہے مبتدا کی۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"فَبَائِعٌ نَفْسَهُ"

فبائع: (فاء) زائدۃ۔ (بائع) فعل، "ہو" فاعل۔ (نفسہ) مضاف مضاف الیہ، مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر خبر ثانی۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"فَمُعْتِقُهَا، أَوْمُوبِقُهَا"

(فا) برائے تفصیل۔ (معتق) اسم فاعل۔ ہو ضمیر مستتر فاعل۔ ہا ضمیر مفعول بہ۔ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ۔ (أو) حرف عطف۔ (موبق) اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر معطوف۔ معطوف معطوف علیہ ملکر جملہ معطوفہ ہوا۔



الحدیث الرابع والعشرون:

انسان پر اللہ تعالی کی مہربانیوں کا بیان

وَعَنْ أَبِی ذَرٍّ الْغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیمَا یَرْوِیهِ عَنْ رَبِّهِ عزّ وجلّ أنّه قَالَ: یَا عِبَادِی إِنِّی حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَی نَفْسِی، وَجَعَلْتُهُ بَیْنَکُمْ مُحَرَّمًا فَلاَ تَظَالَمُوا. یَا عِبَادِی کُلُّکُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَیْتُهُ؛ فَاسْتَهْدُوْنِی أَهْدِکُمْ. یَا عِبَادِی کُلُّکُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِی أُطْعِمْکُمْ. یَا عِبَادِی کُلُّکُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ کَسَوْتُهُ؛ فَاسْتَکْسُوْنِی أَکْسُکُمْ. یَا عِبَادِی إِنَّکُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِیعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِی أَغْفِرْ لَکُمْ. یَا عِبَادِی إِنَّکم لَنْ تَبْلُغُوا ضُرِّی فَتَضُرُّوْنِی وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِی فَتَنْفَعُونِی. یَا عِبَادِی لَوْ أَنَّ أَوَّلَکُمْ وَآخِرَکُمْ وَإِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ کَانُوا عَلَی أَتْقَیٰ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْکُمْ مَا زَادَ ذٰلِکَ فِی مُلْکِی شَیْئًا. یَاعِبَادِی لَوْ أَنَّ أَوَّلَکُمْ وَآخِرَکُمْ وَإِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ کَانُوا عَلَی أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْکُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِنْ مُلْکِی شَیْئًا. یَا عِبَادِی لَوْ أَنَّ أَوَّلَکُمْ وآخِرَکُمْ وَإِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ قَامُوا فِی صَعِیدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُوْنِی فَأَعْطَیْتُ کُلَّ وَاحِدٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذٰلِکَ مِمَّا عِنْدِی إِلَّا کَمَا یَنْقُصُ الْمِخْیَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ. یَا عِبَادِی إِنَّمَا هِی أَعْمَالُکُمْ أُحْصِیهَا لَکُمْ ثُمَّ أُوَفِّیکُمْ إِیَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَیْرًا فَلْیَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ غَیْرَ ذٰلِکَ فَلاَ یَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ. {رواه مسلم}.

مشکل الفاظ:

(ضال) گمراہ۔(جائع) بھوکا۔(عار) ننگا۔(مسألتہ) اس کا سوال۔(المخیط) سوئی۔

ترجمہ:

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالی عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں جو کہ آپ ﷺ اپنے پروردگار کے حوالے سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ''اللہ تعالی فرماتا ہے: ''اے میرے بندو! میں نے ظلم کرنا اپنی ذات کے لیے حرام قرار دیا ہے اور میں نے اسے تمہارے درمیان بھی حرام قرار دیا ہے۔ لہذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ تھے ماسوائے اس شخص کے جسے میں نے ہدایت دی لہذا تم مجھ سے ہدایت طلب کرو میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو تم سب بھوکے تھے ماسوائے اس شخص کے جسے میں نے کھانا کھلایا لہذا تم مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھانا کھلاؤ نگا۔ اے میرے بندو تم سب برہنہ تھے ماسوائے اس شخص کے جسے میں لباس پہناؤں تم مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔ اے میرے بندو تم رات دن میں غلطیاں کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو بخش دوں گا لہذا تم مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہیں معاف کر دوں گا۔ اے میرے بندو تم مجھے کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکتے اور تم مجھے کسی قسم کا فائدہ نہیں پہنچا سکتے اے میرے بندو اگر تم سے پہلے آنے والے اور بعد میں آنے والے اور جنات سب سے زیادہ پرہیز گار دل والے شخص کی مانند ہو جائیں تو بھی میری بادشاہی میں کسی چیز کا اضافہ نہیں کریں گے۔ اے میرے بندو اگر تم سے پہلے اور بعد والے انسان اور جنات سب سے زیادہ گناہگار شخص کے دل کی مانند ہو جائیں تو وہ تب بھی میری بادشاہی میں کسی چیز کی کمی نہیں کریں گے۔ اے میرے بندو اگر تم سے پہلے والے اور بعد میں آنے والے سب لوگ اور جنات ایک میدان میں کھڑے ہو جائیں اور پھر وہ مجھ سے مانگیں تو میں ان میں سے ہر ایک کو اس کی فرمائش کے مطابق عطا کروں، تو اس کی وجہ سے میرے خزانے میں اتنی بھی کمی نہیں آئے گی جتنی کسی سوئی کو سمندر میں ڈال کر نکالنے سے آتی ہے۔ اے میرے بندو یہ تمہارے اعمال ہیں جو

میں تمہارے لیے سنبھال کر رکھ رہا ہوں اور پھر میں تمہیں اس کا پورا بدلہ عطا کروں گا لہذا اس وقت جو شخص بھلائی کو پائے وہ اللہ کی حمد بیان کرے اور جو شخص اسکے علاوہ صورتحال کا شکار ہو گا اسے صرف اپنے آپ کو ہی ملامت کرنی چاہیے۔

فوائد حدیث:

☆: اللہ تعالی کو ظلم ناپسند ہے، اللہ عزوجل نہ کسی پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے پسند کرتا ہے اسی وجہ سے اللہ عزوجل نے اپنی مخلوق پر ظلم کو حرام کر دیا ہے۔

☆: انسان اپنے تمام اُمور میں اللہ عزوجل کا محتاج ہے۔ لہذا اللہ تعالی کی طرف ہی رجوع کرنا چاہیئے اللہ عزوجل سے ہی استعانت اور تضرع وافتقار کے ساتھ سؤال کرنا چاہیئے۔

☆: اللہ عزوجل کی بادشاہت ازلی ابدی ہے۔ ہمیشہ سے انسان پر اللہ کی مہربانیاں جاری ہیں۔ انسان ننگا پیدا ہوتا ہے اللہ عزوجل اسے کپڑے پہنا دیتا ہے۔ انسان پیدا ہوتا ہے تو کچھ نہیں جانتا اللہ عزوجل اسے ہدایت عطا کرتا ہے۔ انسان گناہ ونافرمانی کرتا ہے اللہ عزوجل اسے معاف کر دیتا ہے۔ سارے انسان ملکر اللہ عزوجل کو نہ نفع دے سکتے ہیں اور نہ ہی نقصان لیکن انسان پھر بھی سرکشی کرتا ہے اللہ کی طرف رجوع نہیں کرتا۔ اللہ کریم چاہے تو ہر ایک کو اس کے سؤال کے مطابق عطا کر دے تو بھی اللہ عزوجل کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

ترکیب:

"وعن أبی ذَرّ الغِفاری رضی الله عنه عن رسول الله ﷺ فِیما یَرْوِیهِ عن رَبِّهِ عزّ وجل"

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔ (عن) حرف جر۔ (اَبی) اسم مجرور، مضاف۔ (ذر) مضاف اِلیہ مجرور، دونوں ملکر موصوف۔ (الغفاری) صفت۔ موصوف

صفت ملکر مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے ''رُوی'' کے۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(رَوی) فعل مقدر، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (عن رسول اللہ ﷺ) جار مجرور، ظرف لغو فعل مقدر کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(فیما): (فی) جار۔ (ما) موصولہ (یرویہ): (یروی) فعل مضارع معلوم، ہو ضمیر مستتر فاعل۔ (ہ) ضمیر راجع بسوئے ''ما'' مفعول بہ۔ (عن) جار۔ (ربہ) مضاف مضاف الیہ، موصوف۔ (عز وجل) صفات۔ موصوف اپنے دونوں صفات سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ظرف لغو فعل یروی کے متعلق۔ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ ہوا ما موصولہ کا۔ موصول اپنے صلہ سے ملکر مجرور ہوا فی جار کا۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر متعلق ہوا ''رَوی'' فعل کا۔ فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور دونوں متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''أنه قال''

(أن) حرف از حروف مشبہ بالفعل، مبتدأ کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ (ہ) اسم أنّ منصوب۔ (قال) خبر أنّ مرفوع۔ أن اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ

خبریہ ھوا.

''یَا عِبَادِی إِنِّی حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَی نَفْسِی''

(یا) حرف نداء، قائم مقام ''ادعو'' صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم ''أنا'' ضمیر مستتر فاعل۔ (عبادی) مضاف مضاف الیہ، منادی منصوب۔ نداء منادی ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (إنی): (إن) حرف تاکید وحرف از حروف مشبہ بالفعل (یاء) منصوب محلا اسم ''إنّ''۔ (حرمت) فعل وفاعل مرفوع محلا خبر ''إنّ''۔ (الظلم) مفعول بہ منصوب۔

(علی) حرف جر۔ (نفسی) مضاف مضاف الیہ، اسم مجرور۔ جار مجرور حرمت کے متعلق۔ ان اپنے اسم وخبر سے ملکر بتاویل مفرد جواب نداء، حرف نداء اپنے منادی اور جواب سے ملکر جملہ انشائیہ ہوا۔

"وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا"

(واو) حرف عطف۔ (جعلتہ): (جعل) فعل ماضی (ت) ضمیر متکلم مبنی بر ضم مرفوع محلاً فاعل۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم منصوب محلاً مفعول بہ اول۔ (بینکم) مضاف مضاف الیہ ظرف مکان۔ (محرماً) مفعول ثانی۔ فعل اپنے فاعل، ظرف اور مفعول اول وثانی سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"فَلاَ تَظَالَمُوا"

(فاء) حرف عطف ترتیب وتعقیب کا فائدہ دے رہا ہے۔ (لا) ناہیہ، جازمہ۔ (تظالموا) فعل مضارع مجزوم۔ (واو) ضمیر جمع فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"يَا عِبَادِي؛ كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ"

(یا) حرف نداء، قائم مقام "ادعو" صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم "أنا" ضمیر مستتر فاعل۔ (عبادی) مضاف مضاف الیہ، منادی منصوب۔ (کلکم) مضاف مضاف الیہ، مبتدا۔ (ضال) مستثنی منہ۔ (إلا) حرف استثناء۔ (من) اسم موصول منصوب محلاً علی الاستثناء۔ (هديته) ہدی فعل ماضی۔ (ت) فاعل (ہ) مفعول بہ۔ مستثنی منہ اور مستثنی ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"فاستهدونی"

(فاء) حرف عطف برائے بیان۔ (استہدونی): فعل أمر۔ "أنتم" ضمیر مستتر فاعل، نون وقایۃ، یاء ضمیر متکلم، مفعول۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

''أَهْدِكُمْ''

''أہد''،فعل مضارع مجزوم جواب اُمر۔''أنا''،ضمیر مستتر فاعل۔(کم) مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

'' يَا عِبَادِي؛ كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ''

(یا) حرف نداء، قائم مقام ''ادعو'' صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم ''أنا''،ضمیر مستتر فاعل۔ (عبادی) مضاف مضاف الیہ، منادی منصوب۔ (کلکم) مضاف مضاف الیہ، مبتدا۔(جائع) مستثنی منہ۔(إلا) حرف استثناء۔(من) اسم موصول منصوب محلا علی الاستثناء۔(أطعمته) أطعم فعل ماضی۔(ت) فاعل (ہ) مفعول بہ۔ مستثنی منہ اور مستثنی ملکر خبر،مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

''فاستطعمونی''

(فاء) حرف عطف برائے بیان۔ (استطعمونی): فعل اُمر۔''أنتم''،ضمیر مستتر فاعل، نون وقایۃ،یاء ضمیر متکلم،مفعول۔فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

''اطعمکم''

''أطعم''،فعل مضارع مجزوم جواب اُمر۔''أنا''،ضمیر مستتر فاعل۔(کم) مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

'' يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ''

(یا) حرف نداء، قائم مقام ''ادعو'' صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم ''أنا''،ضمیر مستتر فاعل۔ (عبادی) مضاف مضاف الیہ، منادی منصوب۔ (کلکم) مضاف مضاف الیہ، مبتدا۔(عار) مستثنی منہ۔(إلا) حرف استثناء۔(من) اسم موصول منصوب محلا علی الاستثناء۔(کسوتہ) کسی فعل ماضی۔(ت) فاعل (ہ) مفعول بہ۔ مستثنی منہ اور مستثنی

ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"فاستکسونی"

(فاء) حرف عطف مفید بیان۔ (استکسونی): فعل اَمر۔ "اَنتم"، ضمیر مستتر فاعل، نون وقایۃ، یاء ضمیر متکلم، مفعول۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"أَکْسِکُمْ"

"اَکس"، فعل مضارع مجزوم جواب اَمر۔ "اَنا"، ضمیر مستتر فاعل۔ (کم) مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"یَا عِبَادِی إِنَّکُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ"

(یا) حرف نداء، قائم مقام "ادعو" صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم "اَنا"، ضمیر مستتر فاعل۔ (عبادی) مضاف مضاف الیہ، منادی منصوب۔ نداء منادی ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (اِنکم): (اِنّ) حرف تاکید وحرف از حروف مشبہ بالفعل (کم) منصوب محلا اسم "اِن"۔ (تخطئون) فعل مضارع، "اَنتم"، ضمیر مستتر فاعل۔ (باللیل والنہار): (باء) جار۔ (اللیل والنہار) معطوف معطوف علیہ، مجرور، ظرف لغو "تخطئون" کے متعلق۔ فعل، فاعل، متعلق ملکر خبر "اِن"۔ اِن اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِیعاً فَاسْتَغْفِرُونِی أَغْفِرْ لَکُمْ"

(واو) حالیہ (اَنا) مبتدأ۔ (أغفر) فعل مضارع "اَنا" ضمیر مستتر فاعل۔ (الذنوب): مفعول۔ (جمیعاً) تاکید۔ فعل فاعل، مفعول ملکر خبر ہے مبتدا کی۔ مبتدا خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"فاستغفرونی"

(فاء) حرف عطف برائے بیان۔ (استغفرونی): فعل اَمر۔ "اَنتم"، ضمیر مستتر فاعل، نون وقایۃ، یاء ضمیر متکلم، مفعول۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"أغفر لكمْ"

"أغفر" فعل مضارع مجزوم جواب أمر۔ "أنا" ضمیر مستتر فاعل۔ (لکم) مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"يَا عِبَادِي إنَّكم لَنْ تبلُغوا ضرّی فتضُرُّونی"

(یا) حرف نداء، قائم مقام "ادعو" صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم "أنا" ضمیر مستتر فاعل۔ (عبادی) مضاف مضاف الیہ، منادی منصوب۔ نداء منادی ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (إنکم): (إنّ) حرف تاکید وحرف از حروف مشبہ بالفعل (کم) منصوب محلا اسم "إن"۔ (لن) حرف نصب۔ (تبلغوا) فعل مضارع منصوب۔ "أنتم" ضمیر مستتر فاعل۔ (ضری) مضاف مضاف إلیہ، مفعول بہ۔ فعل، فاعل اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر ہوئی ان کی۔ انْ اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(فتضرونی): (فاء) تعلیلیہ۔ (تضرونی) فعل مضارع منصوب بأن جو کہ فاء کے بعد مقدر ہے۔ "أنتم" ضمیر مستتر فاعل (نون) وقایۃ (یاء) ضمیر مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔ فعل، فاعل اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وآخر کم وانسکم وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَتْقَىٰ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنكُمْ"

(یا) حرف نداء، قائم مقام "ادعو" صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم "أنا" ضمیر مستتر فاعل۔ (عبادی) مضاف مضاف الیہ، منادی منصوب۔ (لو) حرف امتناع برائے شرط۔ (أن) حرف تاکید وحرف از حروف مشبہ بالفعل (أولکم) مضاف مضاف الیہ، اسم "أن"، معطوف علیہ۔ (واو) حرف عطف (آخرکم وإنسکم وجنکم) "أولکم" پر معطوف۔ (کانوا) فعل ماضی ناقص "ہم" مستتر اسم کان۔ (علی) حرف جر۔ (أتقی) اسم مجرور، مضاف۔ (قلب)

مضاف اِلیہ، پھر مضاف۔ (رجل) مضاف اِلیہ، موصوف۔ (واحد منکم) صفت۔ ''علی أتقی'' جار و مجرور محذوف کے متعلق ہوکر خبر کان۔ کان اپنے اسم وخبر سے ملکر خبر ان کی ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

''ما زاد ذٰلِکَ فِی مُلْکِی شَیْئًا''

(ما) نافیہ۔ (زاد) فعل ماضی مبنی برفتحہ جواب شرط۔ (ذلک) اسم اِشارۃ مبنی برفتحہ مرفوع محلا فاعل۔ (فی) حرف جر۔ (ملکی) مضاف مضاف الیہ، اسم مجرور۔ (شیئًا) مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''یا عبادی لَوْ أَنَّ أَوَّلَکُمْ و آخر کم وَإِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ قَامُوا فِی صَعِیدٍ وَاحِدٍ، فَسَأَلُونِی، فَأَعْطَیْتُ کُلَّ وَاحِدٍ مَسْأَلَتَهُ؛ مَا نَقَصَ ذَٰلِکَ مِمَّا عِنْدِی''

(یا) حرف نداء، قائم مقام ''ادعو'' صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم ''أنا'' ضمیر مستتر فاعل۔ (عبادی) مضاف مضاف الیہ، منادی منصوب۔ (لو) حرف امتناع برائے شرط۔ (ان) حرف تاکید و حرف از حروف مشبہ بالفعل (أولکم) مضاف مضاف الیہ، اسم ''ان''، معطوف علیہ۔ (واو) حرف عطف (آخرکم و اِنسکم و جنکم) ''اولکم'' پر معطوف۔ (قاموا) فعل ماضی معلوم۔ ''ہم''، ضمیر مستتر، فاعل، جواب شرط۔ (فی) حرف جر۔ (صعید) اسم مجرور، موصوف (واحد) صفت۔ جار مجرور ظرف لغو قاموا کے متعلق۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (فسألونی): (فاء) حرف عطف (سألوا) فعل ماضی معلوم۔ ''ہم'' ضمیر مستتر، فاعل۔ (نون) وقایۃ اور (یاء) مفعول بہ۔ (فأعطیت): (فاء) عاطفہ (أعطیت) واحد متکلم فعل ماضی (ت) ضمیر مبنی برضم مرفوع محلا فاعل۔ (کل) مضاف (واحد) مضاف اِلیہ، دونوں ملکر مفعول بہ أول۔ (مسألتہ) مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول ثانی۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول اول وثانی سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر ان۔ ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ

اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ما) نافیہ۔ (نقص) فعل ماضی مبنی برفتحہ جواب شرط۔ (ذلک) اسم اِشارۃ مبنی برفتحہ مرفوع محلا فاعل۔ (مما): (من) حرف جر (ما) اسم موصول مبنی بر سکون مجرور محلا۔ (عندی): مضاف مضاف الیہ ظرف مکان منصوب علی الظرفیۃ، صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ ملکر مجرور۔ جار مجرور ظرف لغو متعلق نقص کے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ"

(إلا) أداۃ استثناء۔ (کما): (ک) حرف جر (ما) مصدریہ (ینقص) فعل مضارع مصدر کی تاویل میں ہے، تقدیر عبارت ہے: کنقص المخیط"۔ (المخیط) فاعل۔ (إذا) ظرف مضاف۔ (أدخل) فعل ماضی مجہول، "ھو" ضمیر مرفوع متصل نائب فاعل۔ (البحر) مفعول بہ۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ ہوا ینقص فعل کا۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر بتاویل مصدر ہوکر مجرور ہوا "کاف" جار کا۔ جار مجرور ملکر مستثنی مفرغ ہوکر ظرف لغو متعلق ہوا نقص فعل کا۔ "ما نقص" کے بعد ترکیب پچھلے جملے میں ہو چکی ہے۔

"يَا عِبَادِي، إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ"

(یا) حرف نداء، قائم مقام "ادعو" صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم "أنا" ضمیر مستتر فاعل۔ (عبادی) مضاف مضاف الیہ، منادی منصوب۔ (إنما): (إن) مکفوف۔ (ما) کافۃ۔ (ہی) ضمیر منفصل مبنی برفتحہ مرفوع محلا، مبتدا۔ (أعمالکم) مضاف مضاف الیہ، خبر۔ مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"أُحْصِيهَا لَكُمْ"

(أحصیہا): (أحصی) فعل مضارع معلوم۔ "أنا" ضمیر مستتر فاعل۔ (ہا) ضمیر متصل مبنی بر

سکون منصوب محلا مفعول بہ۔(لکم) جار مجرور ظرف لغو فعل کے متعلق۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا"

(ثم) حرف عطف۔(اُوفیکم) (اُوفی) فعل مضارع (ک) ضمیر خطاب مبنی بر ضم منصوب محلا مفعول اُول (میم) جمع کے لئے۔(اِیاہا): ضمیر منفصل منصوب محلا مفعول ثان۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا؛ فَلْيَحْمَدِ اللهَ"

(فمن): (فاء) استئنافیہ۔(من) اسم شرط مبنی بر سکون مرفوع محلا مبتدأ۔(وجد) فعل ماضی مبنی برفتحہ، محل جزم میں اسم شرط "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔(خیراً) مفعول بہ۔(فلیحمد): (فاء) جواب شرط کے لئے۔(لیحمد) واحد مذکر غائب فعل اُمر غائب معروف "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔(اللہ) مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جزاء۔ شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

"وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ؛ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ"

(ومن وجد): (واو) عاطفہ۔(من) اسم شرط مبنی بر سکون مرفوع محلا مبتدأ۔(وجد) فعل ماضی مبنی برفتحہ، محل جزم میں فعل شرط "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔(غیر) مضاف۔(ذلک) مضاف الیہ، دونوں ملکر مفعول بہ۔(فلا): (ف) جواب شرط کے لئے۔(لا یلومن) صیغہ واحد مذکر غائب فعل نہی غائب معروف بانون تاکید ثقیلہ۔ "ہو" مستتر فاعل۔(اِلا) حرف استثناء۔(نفسہ): مضاف مضاف اِلیہ ملکر مستثنی مفرغ ہوکر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جزاء۔ شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

الحديث الخامس والعشرون:

اعمال صالحہ میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا بیان

وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أيضا: أَنّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؛ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالأُجُوْرِ، يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ، وَيَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ أَمْوَالِهِمْ ! قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ؟ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةً، وَأَمْرٍ بِمَعْرُوفٍ صَدَقَةً، وَنَهْيٍ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةً، وَفِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةً ، فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ؛ أَيَأْتِي أَحَدُنا شَهْوَتَهُ وَيَكُوْنُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ؟ قَالَ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ؛ أَكَانَ عَلَيْهِ وِزْرٌ؟ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلاَلِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ. {رواه مسلم}.

مشکل الفاظ:

(دثور) بہت مال، دثر کی جمع۔ (اجور) بدلہ، ثواب، اجر کی جمع۔ (فضول) زائد۔ (تسبیحۃ) سبحان اللہ پڑھنا۔ (تھلیلۃ) لا الہ الا اللہ کہنا۔ (بضع) شرم گاہ۔ (وزر) گناہ، بوجھ۔

ترجمہ:

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ کرام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیسے والے لوگ نے زیادہ اجر حاصل کرلیا، کیونکہ وہ اسی طرح نمازیں ادا کرتے ہیں جیسے ہم نمازیں ادا کرتے ہیں اور وہ اسی طرح روزے رکھتے ہیں جیسے ہم روزے رکھتے ہیں اور وہ اپنے اضافی مال میں سے صدقہ کرتے رہتے ہیں (جس سے ہم محروم ہیں)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا اللہ تعالیٰ

نے تمہیں وہ چیز نہیں عطا کی جسے تم صدقہ کرو؟ بے شک ایک مرتبہ ''سبحان اللہ'' کہنا صدقہ ہے۔ اور ایک مرتبہ ''اللہ اکبر'' کہنا صدقہ ہے۔ ایک مرتبہ ''الحمدللہ'' کہنا صدقہ ہے۔ اور ایک مرتبہ ''لا الہ الا اللہ'' کہنا صدقہ ہے۔ نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے۔ برائی سے منع کرنا صدقہ ہے۔ اور تمہاری (ملکیت) شرمگاہوں میں صدقہ ہے''۔ لوگوں نے عرض کی: ''یارسول اللہ ﷺ کیا جب ہم اپنی خواہش پوری کرتے ہیں، تو کیا اس کا اجر بھی ہمیں ملے گا''۔ نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا: ''تمہارا کیا خیال ہے اگر وہی شخص اس کو حرام جگہ میں استعمال کرتا تو کیا اسے اس کا گناہ نہ ہوتا ؟ اسی طرح جب وہ اسے حلال جگہ میں استعمال کرے گا تو اسکو اس کا ثواب ملے گا''۔

فوائد حدیث:

☆: اعمال خیر میں حرص اور ایک دوسرے سے بڑھنا پسندیدہ اُمر ہے۔

☆: صرف مال میں صدقہ نہیں بلکہ حسن نیت کے ساتھ ہر اچھا کام صدقہ ہے۔ بلکہ بعض اوقات مالی صدقات سے افعال خیر کی صورت میں صدقہ افضل ہوتا ہے۔

☆: ایک مسئلہ کو دوسرے پر قیاس کرنا جائز ہے۔

ترکیب:

عن أبی ذرّ رضی اللہ عنہ أیضًا:

(عن) حرف جر۔ (أبی) اسم مجرور، مضاف۔ (ذر) مضاف الیہ مجرور۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے ''رُوی'' کے۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (أیضا) فعل محذوف (آض) بمعنی رجع کا مفعول مطلق ہے۔ تقدیر عبارت ہے: ''آض أیضا''۔ ''آض'' فعل، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ معترضہ ہے۔

"أنّ نـاسًـا مـن أصـحـاب رسـول الله صـلى الله عليه وسلم قالوا للنّبيّ صلى الله عليه وسلم"

(أنّ) حرف تاکید وحرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (ناساً) اسم "أنّ" منصوب۔ (من) حرف جر۔ (أصحاب) اسم مجرور، مضاف۔ (رسول) مضاف الیہ، پھر مضاف۔ (اللہ) مضاف الیہ۔ جار مجرور ناسا کی صفت۔ (قالوا) فعل ماضی معلوم، "ہم" ضمیر مستتر، فاعل۔ (للنبی) جار مجرور "قالوا" کے متعلق۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبر ہوئی اَن کی اَن اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"يا رسول الله ؛ ذَهَبَ أهلُ الدُّثُور بالأُجور"

(یا) حرف ندا مبنی بر سکون، قائم مقام "ادعو" کے۔ "ادعو" صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم "أنا" ضمیر مستتر فاعل۔ (رسول اللہ) مضاف مضاف الیہ، منادی منصوب۔ فعل اپنے فاعل اور منادی سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ (ذہب) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (أہل) فاعل مرفوع، مضاف۔ (الدثور) مضاف الیہ۔ (بالأجور) جار ومجرور "ذہب" کے متعلق۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"يُصلُّون كما نُصلّي ويصومون كما نصوم"

(یصلون) فعل مضارع مرفوع۔ "ہم" مستتر فاعل۔ (کما): (ک) حرف جر۔ (ما) مصدریہ۔ (نصلی) فعل مضارع مرفوع۔ "نحن" ضمیر مستتر فاعل۔ جملہ مصدر کی تاویل میں ہے تقدیر عبارت ہے۔ "یصلون کصلاتنا"۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ یہ جملہ معطوف علیہ آنے والے جملے کا اس پر عطف ہے۔ (واو) حرف عطف۔ (یصومون) فعل مضارع مرفوع۔ "ہم" مستتر فاعل۔ (کما): (ک) حرف جر۔ (ما) مصدریہ۔ (نصوم) فعل مضارع مرفوع۔ "نحن" ضمیر مستتر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق

سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"ويَتَصدَّقون بفُضول أموالهم"

(واو) حرف عطف۔ (یتصدقون) فعل مضارع مرفوع۔ ''ہم'' مستتر فاعل۔ (بفضول) (ب) حرف جر۔ (فضول) مضاف۔ (أموال) مضاف الیہ، پھر مضاف۔ (ہم): ضمیر مبنی بر سکون مجرور محلا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار ومجرور ظرف لغو ''یتصدقون'' کے متعلق۔ فعل، فاعل، متعلق ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''یارسول اللہ ذہب'' سے یہاں تک منصوب محلا مقولہ ہوا قالوا کا۔ قول ومقولہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"قال رسولُ الله ﷺ: أَوَلَيسَ قَدْ جَعَلَ الله لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ؟"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (رسول اللہ) فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (أ) ہمزۃ استفہام۔ (و) عاطفۃ۔ (لیس) فعل ماضی ناقص۔ ضمیر شان اسم لیس یعنی "أليس الشأن أن الله قد جعل"۔ (قد) حرف تحقیق (جعل) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللہ) فاعل۔ (لکم) جار ومجرور جعل کے متعلق۔ (ما) اسم موصول مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔ (تصدقون) فعل مضارع مرفوع۔ ''ہم'' مستتر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ ہوا ''ما'' موصولہ کا، موصول صلہ ملکر مفعول بہ ہوا ''جعل'' فعل کا۔ جعل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر ہوئی فعل ناقص ''لیس'' کی۔ لیس فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر مقولہ ہوا قال کا۔ قال اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةً"

إنّ: حرف توکید ونصب۔ (بکل): (ب) حرف جر (کل) مضاف۔ (تسبیحۃ) مضاف

الیہ، دونوں ملکر مجرور، جار مجرور محذوف کے متعلق ہوکر خبر مقدم۔ (صدقۃ) اسم ''اِنّ'' مؤخر۔ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

''أیأتِی أحَدُنا شَھوَتَهُ، ویکونُ له فیھا أجر''

(أ) ہمزۃ استفہام۔ (یأتی) فعل مضارع۔ (أحدنا): مضاف مضاف الیہ، فاعل۔(شہوتہ): مضاف (ہ) مضاف الیہ، دونوں ملکر مفعول بہ۔فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ۔(واو) حرف عطف۔ (یکون) فعل مضارع ناقص مرفوع۔(لہ) جار مجرور محذوف کے متعلق ہوکر خبر یکون مقدم۔(فیہا) جارو مجرور ظرف لغو یکون کے متعلق۔ (أجر) اسم یکون مؤخر۔یکون فعل اپنے اسم وخبر اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

''قال: أرَأَیْتُم لَوْ وَضَعَھَا فِی حَرَامٍ''

(قال) فعل ماضی (أ) ہمزۃ استفہام، لیکن تقریر کا فائدہ دے رہا ہے۔(رایتم) جمع مذکر مخاطب۔''أنتم'' فاعل۔(لو) اَداۃ شرط۔(وضعہا): (وضع) فعل ماضی مبنی بر فتح، ہو ضمیر مستتر فاعل۔(ہا) ضمیر متصل مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔(فی حرام) جارو مجرور ظرف لغو وضع کے متعلق۔فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط۔

'' أکَانَ عَلَیْهِ وِزْرٌ؟ فَکَذٰلِکَ إذَا وَضَعَھَا فِی الْحَلاَلِ کَانَ لَهُ أجْرٌ''

(أکان) ہمزۃ استفہام (کان) فعل ماضی ناقص۔(علیہ) جارو مجرور محذوف ''وقع'' کے متعلق ہوکر خبر کان مقدم۔(وزر) اسم کان مؤخر۔کان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جزاء۔شرط وجزاء ملکر جملہ شرطیہ ہوکر مفعول بہ۔''رأیتم'' فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معنی اور انشائیہ لفظا ہوکر معطوف علیہ۔

''فَکَذٰلِکَ''

(فا) عاطفہ (ک) حرف جر۔(ذلک) اسم اشارہ مجرور۔جار مجرور ملکر ظرف مستقر متعلق ہوا

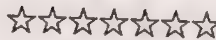
''ثابت'' کے۔ثابت اسم فاعل،ہوضمیر مستتر فاعل۔اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ اسمیہ ہوکر خبر مقدم۔

''إذَا وَضَعهَا فِي الْحَلاَلِ''

(اذا) ظرف متضمن معنی شرط۔(وضعها):(وضع) فعل ماضی مبنی بر فتح، ہوضمیر مستتر فاعل۔(ہا)ضمیر متصل مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔(فی الحلال) جار و مجرور ظرف لغو وضع کے متعلق۔فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط۔

''كَانَ لَهُ أَجْرٌ''

(کان) فعل ماضی ناقص۔(لہ) جار و مجرور محذوف ''وقع'' کے متعلق ہوکر خبر کان مقدم۔(أجر) اسم کان مؤخر۔کان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزاء۔شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ ہوکر مبتداء مؤخر۔مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف۔معطوف اپنے معطوف علیہ سے ملکر مقولہ ہوا۔قال اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



الحديث السادس والعشرون:

حسن نیت ہر کام کو باعث اُجر وصدقہ بنا دیتی ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَومٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ؛ تَعْدِلُ بَيْنَ اثْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَتُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ فَتَحْمِلُهُ عَلَيْهَا أَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ تَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ، وَتُمِيطُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ. {رواه البخاری و مسلم}.

مشکل الفاظ:

(سلامٰی) ہڈی ، جوڑ۔ (تعدل) تو انصاف کرے۔(متاع) سامان۔ (خطوۃ) قدم۔ (تمیط) مٹادے،دور کردے۔(الاذی) تکلیف دہ چیز۔

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:''جس دن میں بھی سورج طلوع ہوتا ہے اس میں آدمی کے ہر ایک جوڑ پر صدقہ لازم ہے۔دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا صدقہ ہے۔کسی شخص کو اس کی سواری میں مدد کرتے ہو یعنی اسے اس پر سوار کروادیتے ہو یا اس پر اس کا سامان رکھوادیتے ہو تو یہ صدقہ ہے۔اور اچھی بات کہنا صدقہ ہے۔اور نماز کے لیے تم جو بھی قدم اٹھا کر جاتے ہو ان میں سے ہر ایک صدقہ ہے۔اور راستے سے تم جو بھی تکلیف دہ چیز اٹھاتے ہو وہ بھی صدقہ ہے''۔

فوائد حدیث:

☆: انسان کے ہر جوڑ کی سلامتی اللہ عزوجل کی طرف سے ایک نعمت ہے لہذا ہر جوڑ پر اللہ تعالی کا شکر واجب ہے۔

☆: ہردن عبادات ونوافل پر مداومت ضروری ہے، جسطرح حدیث پاک میں (کل یوم تطلع فیه الشمس) کے کلمات سے بیان ہوا۔

☆: وہ اُمور جن کو انسان عادتاً کرتا ہے اوران میں بہت مشقت بھی نہیں ہوتی اللہ عزوجل ان میں بھی انسان کو عظیم اُجر سے نوازتا ہے۔

ترکیب:

"وعن أبی هریرة"

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔ (عن) حرف جر۔ (أبی) مضاف۔ (ھریرۃ) مضاف اِلیہ۔ مضاف مضاف اِلیہ ملکر مجرور ہوئے عن جار کے۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے فعل مقدر ''روی'' کے۔ تقدیر عبارت ہے: ''روی عن أبی ھریرۃ''۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"رضی الله عنه"

(رضی) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللهُ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (عنہ) عن حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم، محل جر میں ہے۔ جارو مجرور ظرف لغو ''رضی'' کے متعلق ہوئے۔ رضی فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ معترضہ ہوا۔

"أن النبی ﷺ قال"

(أن) حرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (النبی) أن کا اسم، منصوب۔ (قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، ''ھو'' ضمیر مستتر فاعل۔ فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ ''ان'' کی خبر بنی۔ ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"كُلُّ سُلَامَىٰ مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ"

(کل) مضاف۔ (سلامی): غیر منصرف آخر میں الف ممدودۃ، علامت جر فتحہ مقدرہ ہے،

مضاف الیہ۔ دونوں ملکر مبتدا۔ (من الناس) جار و مجرور ''سلامی'' کے متعلق ہے۔ (علیہ) جار و مجرور (صدقۃ) خبر۔ مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

''کُلَّ یَومٍ تَطْلُعُ فِیهِ الشَّمْسُ''

(کل) منصوب علی الظرفیہ، مضاف۔ (یوم) مضاف الیہ۔ دونوں ملکر مفعول فیہ مقدم۔ (تطلع) فعل مضارع۔ (فیہ) فی حرف جر (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا۔ (الشمس) فاعل۔ فعل، فاعل، متعلق اور مفعول فیہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''تَعْدِلُ بَیْنَ اثْنَیْنِ صَدَقَةٌ''

(تعدل) فعل مضارع۔ ''أنت'' ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔ (بین) ظرف مکان منصوب علی الظرفیۃ مضاف۔ (اثنین) مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ۔ فعل تعدل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مبتداء مقدم۔ (صدقۃ) خبر۔ یہاں پر مبتدا فعل ''تعدل'' سے لیا ہوا ہے یعنی ''عدلک بین اثنین''۔ مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

''وَتُعِینُ الرَّجُلَ فِی دَابَّتِهِ فَتَحْمِلُهُ عَلَیْهَا''

(واو) حرف عطف آنے والا جملہ سابقہ جملہ پر معطوف ہے۔ (تعین) فعل مضارع معلوم۔ ''انت'' ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔ (الرجل) مفعول بہ۔ (فی) حرف جر۔ (دابتہ): (دابۃ) اسم مجرور، مضاف۔ (ہ) ضمیر مبنی بر کسر مجرور محلا مضاف الیہ۔ جار مجرور متعلق تعین کے۔ فعل، فاعل اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہ۔ (فتحملہ) (فاء) عاطفۃ۔ (تحمل) فعل مضارع۔ ''أنت'' ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔ (ہ) ضمیر مبنی بر ضم منصوب محلا مفعول بہ۔ (علیہا): (علی) حرف جر (ھا) ضمیر مبنی بر سکون مجرور محلا جار مجرور ظرف لغو ''تحمل'' کے متعلق۔ فعل، فاعل، مفعول متعلق ملکر جملہ فعلیہ معطوف۔ آنے والا

جملہ اسی پر معطوف، دونوں ملکر خبر مقدم ہیں مبتدا مؤخر ''صدقۃ'' کی۔

''أَوْ تَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ''

(أو) حرف عطف (ترفع) فعل مضارع معلوم۔ ''انت'' ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔ (لہ) جار و مجرور ''ترفع'' کے متعلق۔ (علیہا) ظرف لغو ''ترفع'' کے متعلق۔ (متاعہ): مضاف مضاف الیہ مفعول بہ۔ (صدقۃ) مبتدا مؤخر۔ مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

''وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ''

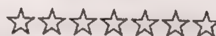
(و) حرف عطف (الکلمۃ) موصوف۔ (الطیبۃ): صفت، مبتدا۔ (صدقۃ) خبر۔ مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

''وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ تَمْشِيهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ''

(و) حرف عطف۔ (بکل): (ب) جارہ۔ (کل) مضاف۔ (خطوۃ) موصوف۔ (تمشیہا): (تمشی) فعل مضارع۔ ''أنت'' ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔ (ہا) ضمیر مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔ (إلی الصلاۃ) جار مجرور تمشی کے متعلق۔ تمشی فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور اپنے متعلق سے مل کر صفت ''خطوۃ'' کی۔ خطوۃ موصوف اپنی صفت سے مل کر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور۔ جار مجرور محذوف ''ثابت'' سے مل کر خبر مقدم (صدقۃ) مبتدا مؤخر۔ مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

'' وَتُمِيطُ الأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ''

(و) حرف عطف۔ (تمیط) فعل مضارع معلوم، ''انت'' مستتر فاعل۔ (الاذی) مفعول۔ (عن الطریق) جار مجرور ظرف لغو ''تمیط'' کے متعلق۔ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور اپنے متعلق سے مل کر بمعنی مصدر خبر مقدم (صدقۃ) مبتدا مؤخر۔ مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔



الحديث السابع والعشرون:

حسن خلق نیکی ہے اور جس کام پر مؤمن کا دل مطمئن نہ ہو گناہ ہے

وَعَنُ النَّوَاسِ بنِ سَمْعَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: البِرُّ حُسُنُ الْخُلُقِ، وَالإِثْمُ مَا حَاکَ فِی نَفُسِکَ وَکَرِهُتَ أَنْ یَطَّلِعَ عَلَیْهِ النَّاسُ. (رواہ مسلم). وَعَنُ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فقَالَ: جِئْتَ تَسُأَلُ عَنِ الْبِرِّ؟. قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: اِسْتَفْتِ قَلْبَکَ؛ الْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ إِلَیْهِ النَّفْسُ، وَاطْمَأَنَّ إِلَیْهِ الْقَلْبُ، وَالإِثْمُ مَا حَاکَ فِی النَّفْسِ، وَتَرَدَّدَ فِی الصَّدْرِ، وَإِنْ أَفْتَاکَ النَّاسُ وَأَفْتَوکَ. {حَدِیْثٌ حَسَنٌ، رَوَیْنَاهُ فِی مُسْنَدَی الإِمَامَیْنِ أَحْمَدَ بْنُ حَنْبَلَ وَالدَارِمِیَّ، بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ}.

مشکل الفاظ:

(البر) نیکی۔(الاثم) گناہ۔(حاک) کھٹکے۔(اطمأن) مطمئن ہوا۔(تردد) شک۔

ترجمہ:

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''نیکی اچھے اخلاق ہیں۔اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے۔اور تمہیں یہ بات ناپسندیدہ ہو کہ لوگوں کو اس کا پتا چلے''۔اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا۔حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،فرماتے ہیں: ''میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے ارشاد فرمایا''،(اے وابصہ): ''تم نیکی کے بارے میں پتا کرنے آئے ہو؟''میں نے عرض کی: ''جی ہاں''۔آپ نے فرمایا: ''(اس کے بارے میں) اپنے دل سے فتویٰ لو۔نیکی وہ ہے جس کے بارے میں نفس اور تمہارا دل مطمئن ہو۔اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تمہارا سینہ اس کے بارے میں تردد کا شکار ہو۔خواہ لوگ جواز کا بھی

فتوی دیں''۔امام نووی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے ہم نے اسے دواماموں احمد بن حنبل اور دارمی کی مسند کے حوالے سے ''سند حسن'' سے نقل کیا ہے۔

فوائد حدیث:

☆: مؤمن پر حق و باطل مشتبہ نہیں ہوتے ،نورِ ایمان سے مؤمن دونوں میں فرق کر سکتا ہے۔ اگر چہ فتوی میں اس چیز کو جائز بھی قرار دیا جائے لیکن مؤمن کا دل اس پر مطمئن نہیں تو وہ چیز مشتبہ ہے۔اور مشتبہات سے بچنا ہی اولی ہے۔

☆: یہ حدیث پاک رسول اللہ ﷺ کے علم کی دلیل ہے کہ رسول پاک ﷺ لوگوں کے دلوں کی حالت بھی جانتے ہیں۔

ترکیب:

عن النَّوَاسِ بنِ سَمْعانَ رضی الله عنه عن النّبیّ ﷺ قال:

(عن) حرف جر۔ (النواس) موصوف۔ (بن) صفت، مضاف۔ (سمعان) مضاف الیہ۔مضاف مضاف الیہ ملکر صفت، موصوف صفت ملکر مجرور ہوئے عن جار کے۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے فعل مقدر ''رُوِیَ'' کے۔تقدیر عبارت ہے: ''روی عن النواس''۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(رَوی) فعل مقدر، ''ہو''،ضمیر مستتر فاعل ۔(عن النبی ﷺ) جار مجرور،ظرف مستقر فعل کے متعلق ہوئے۔فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، ''ہو''،ضمیر مستتر فاعل۔فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''البِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ''

(البر) مبتدا۔(حسن) مضاف۔(الخلق) مضاف اِلیہ، دونوں ملکر خبر۔مبتداء خبر مل کر جملہ

اسمیہ خبریہ ہوا۔

"وَالإِثْمُ مَا حَاکَ فِی نَفْسِکَ"

(واو) حرف استئناف۔ (الإثم) مبتدا۔ (ما) اسم موصول۔ (حاک) فعل ماضی مبنی بر فتحہ "ہو" ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔ (فی نفسک) جار مجرور ظرف لغو "حاک" کے متعلق ہیں۔ فعل فاعل متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ ملکر خبر ہے مبتدا کی۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"وَکَرِهْتَ أَنْ یَطَّلِعَ عَلَیْهِ النَّاسُ"

(و) حرف عطف۔ (کرہت) فعل ماضی واحد مذکر مخاطب۔ (ت) ضمیر مخاطب مبنی بر فتحہ مرفوع محلا فاعل۔ (أن) مصدریہ ناصبہ۔ (یطلع) فعل مضارع منصوب، مصدر "اطلاع" کی تاویل میں، مفعول بہ۔ (علیہ) جار ومجرور "یطلع" کے متعلق۔ (الناس) فاعل مرفوع۔ کرہت فعل فاعل مفعول ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف ہے سابقہ جملے پر جو کہ صلہ تھا موصول کا۔

"أتیتُ النبی صلی الله علیه وسلم فقال"

(أتیت) فعل، فاعل۔ (النبی) مفعول بہ۔ جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (فقال): (ف) حرف عطف (قال) فعل۔ "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ؟. قلت: نعم"

(جئت) فعل، تَ ضمیر ذوالحال۔ (تسأل) فعل مضارع مرفوع، "أنت" مستتر فاعل۔ (عن) حرف جر (البر) اسم مجرور، ظرف لغو تسأل کے متعلق فعل فاعل ملکر متعلق حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل جئت کے فعل کا۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (قلت) فعل، فاعل۔ (نعم) جواب۔ جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"قال: اِستَفتِ قَلبَک"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (استفت) فعل أمر مبنی بر حذف حرف علت۔ ''أنت'' ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔ (قلبک) مضاف مضاف الیہ، مفعول بہ فعل فاعل مفعول بہ ملکر مقولہ ہوا قال کا۔ قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

" اَلبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ إِلَيْهِ النَّفْس"

(البر) مبتدأ۔ (ما) اسم موصول مبنی بر سکون مرفوع محلا خبر۔ (اطمأ نت) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (ت) تأ نیث۔ فعل فاعل ملکر صلہ ہوا موصول کا۔ (الیہ) جار مجرور اطمأن کے متعلق۔ (النفس) فاعل مرفوع۔ صلہ موصولہ ملکر خبر ہے مبتداء کی مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"وَاطْمَأَنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ"

(واو) حرف عطف (اطمأن) فعل ماضی مبنی برفتحہ (الیہ) جار مجرور اطمأن کے متعلق۔ (القلب) فاعل۔ فعل فاعل اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"وَالإِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْس"

(واو) حرف استئناف۔ (الإثم) مبتدا۔ (ما) اسم موصول۔ (حاک) فعل ماضی مبنی برفتحہ ''ہو'' ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔ (فی نفس) جار مجرور ظرف لغو ''حاک'' کے متعلق ہیں۔ فعل فاعل متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ ملکر خبر ہے مبتدا کی۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ"

(واو) حرف عطف۔ (تردد) فعل ماضی مبنی بر فتح ھو ضمیر مستتر فاعل۔ (فی الصدر) جار مجرور ''تردد'' کے متعلق۔ فعل فاعل اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"وَإِنْ أَفْتَاكَ النَّاسُ وَأَفْتَوكَ"

(واو) حرف عطف۔ (إن) وصلیہ۔ (أفتاک): (أفتی) فعل ماضی۔ (ک) ضمیر خطاب مفعول بہ۔ (الناس) فاعل۔ فعل فاعل اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ ہوا۔ (واو) حرف عطف۔ (أفتوک) أفتی فعل ماضی مبنی بر فتح۔ "واو" ضمیر متصل مبنی بر سکون محل رفع میں فاعل۔ (ک) مفعول بہ۔ أفتی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف۔ معطوف معطوف علیہ ملکر جملہ معطوفہ ہوا۔



الحديث الثامن والعشرون:

اطاعتِ امیر اور فتنوں میں سنت کی پیروی کا بیان

وَعَنْ أَبِي نَجِيحٍ العِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وَعَظَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً، وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ، وَذَرَفَتْ مِنْهَا العُيُونُ، فَقُلْنَا: يَارَسُولَ اللّٰهِ؛ كَأَنَّهَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَأَوْصِنَا، قَالَ: أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَإِنْ تَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ. {رواه أبو داود والترمذي، وقال: حديث حسن صحيح}.

مشکل الفاظ:

(موعظة) وعظ، نصیحت۔ (مودع) الوداع کہنے والا۔ (الطاعة) حکم ماننا۔ (تأمر) امیر، حکمران بنا۔ (المهدیین) ہدایت یافتہ۔ (النواجذ) داڑھیں، ناجذة کی جمع۔ (محدثات الامور) نئے کام۔

ترجمہ:

حضرت ابو نجیح عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں ایسا وعظ کیا جس کے نتیجے میں ہمارے دل دہل گئے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ ہم نے عرض کی: ''یارسول اللہ ﷺ یہ تو الوداعی وعظ محسوس ہوتا ہے۔ آپ ہمیں کوئی نصیحت کیجئے''۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں تمہیں اللہ تعالی سے ڈرنے اور حاکم وقت کی اطاعت کی نصیحت کرتا ہوں۔ خواہ کسی غلام کو تمہارا امیر مقرر کیا جائے۔ کیونکہ تم میں سے جو شخص زندہ رہے گا وہ عنقریب بہت سے اختلافات دیکھے گا۔ تم پر لازم ہے کی میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء کے طریقے کو اختیار کرو۔ اور اسے مضبوطی سے تھام لو۔ اور نئے پیدا ہونے والے اُمور سے بچو کیونکہ ہر نیا پیدا ہونے والا اُمر بدعت گمراہی ہے''۔

فوائد حدیث:

☆: وعظ فائدہ مند تب ہوتا ہے جب دل نرم ہوں اور اللہ تعالی کی خشیت پیدا ہو۔

☆: رسول اللہ ﷺ نے دو باتوں کی وصیت فرمائی۔ ایک اللہ عزوجل سے تقوی اور دوسری اطاعتِ امیر۔ تقوی ہی تمام اُمور میں اصل ہے۔ جبکہ اطاعت امیر سے دنیا کے معاملات کی اصلاح ہے۔ لہذا یہ وصیت دنیوی اور اُخروی سعادتوں کو جامع ہے۔

☆: رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کے ساتھ خلفاء راشدین کی سنتوں پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے خلفاء کی سنت کو وہی درجہ دیا جو رسول اللہ ﷺ کی اپنی سنتوں کا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد خلفاء راشدین نے اگر سنت رسول میں کوئی اضافہ یا تغیر کی تو اب فرمان رسول کی روشنی میں خلفاء راشدین کی سنت پر ہی عمل ہوگا۔ لہذا جو لوگ اپنے آپ کو (اہل حدیث) کہتے ہیں اور خلفاء راشدین کی سنتوں پر عمل نہیں کرتے انہیں اس

حدیث پر غور کرنا چاہیے۔

☆: بدعت یہ ہے کہ ایک بات صراحۃً سنتِ رسول ﷺ یا سنت خلفاء میں موجود ہو اور اس کو چھوڑ دیا جائے یا کوئی بات اصول اسلام کے خلاف ہو اور اس کو دین سمجھ کر رائج کیا جائے۔

☆: امور حسنہ بدعت ضلالہ نہیں کہلاتے بلکہ ان پر اجر و ثواب ہے۔ جیسا کے حدیث نمبر ۵ کے فوائد میں گزر چکا ہے۔

ترکیب:

"عن أبی نَجیحِ العِرباض بنِ سارِیة رضی الله عنه قال"

(عن) حرف جر۔ (أبی) اسم مجرور، مضاف۔ (نجیح): مضاف الیہ مجرور۔ (العرباض) "أبی" سے بدل مجرور، موصوف۔ (بن) صفت، مضاف۔ (ساریۃ): مضاف الیہ مجرور۔ موصوف صفت ملکر بدل، بدل مبدل منہ ملکر مجرور، عن حرف جر اپنے مجرور سے ملکر ظرف مستقر "روی" کے متعلق ہوئے۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ بعد میں آنے والا کلام مقولہ ہے۔

"وَعَظَنَا رسول الله صلى الله عليه وسلم موعظةً، وَجِلَت منها القلوبُ، وذَرفَت منها العيونُ"

(وعظنا): (وعظ) فعل ماضی۔ (نا) ضمیر مفعول بہ۔ (رسول اللہ) فاعل۔ (موعظۃ) موصوف۔ آنے والے دونوں جملے صفت۔ (وجلت) واحد مؤنث فعل ماضی۔ (منہا) جار مجرور "وجلت" کے متعلق۔ (القلوب) فاعل۔ (ذرفت) واحد مؤنث فعل ماضی۔ (منہا) جار مجرور "ذرفت" کے متعلق (العیون) فاعل۔ موعظۃ موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مفعول مطلق ہوا وعظنا کا وعظ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ

فعلیہ خبریہ ہوا۔

"فقلنا یا رسول اللہ"

(فقلنا): (فاء) تفصیلیہ (قلنا) فعل فاعل۔ (یا) حرف نداء (رسول) مضاف (اللہ) مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر منادی، حرف نداء قائم مقام ادعوا فعل اپنے فاعل انا ضمیر اور منادی قائم مقام مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مقولہ ہوا "قلنا" فعل کا۔ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"کانها موعظةٌ مودعٍ"

(کانَّ) حرف از حروف مشبہ بالفعل، اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ (ھا) ضمیر اس کا اسم منصوب۔ (موعظۃ) مضاف (مودع) مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر خبر ہوئی کان کی، کان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"فَأوصِنا"

(فاوصنا)۔ (ف) تفصیلہ۔ اوصِ فعل امر اَنتَ ضمیر مستتر فاعل (نا) ضمیر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"أُوصیكُمْ بِتَقْوَى الله عَزَّ وجَلَّ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ"

(اُوصی) فعل مضارع، "اَنَا" ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔ (ک) ضمیر خطاب مبنی بر ضم منصوب محلا مفعول بہ۔ (میم) علامت جمع۔ (بتقوی): (ب) حرف جر۔ (تقوی) اسم مجرور، مضاف۔ (اللہ) اسم جلالت مضاف الیہ موصوف۔ (عز وجل): دونوں فعل ماضی مبنی علی الفتح صفت۔ ان میں فاعل "ہو" ضمیر مستتر۔ مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف علیہ۔ (والسمع والطاعۃ) "تقوی" پر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور جار مجرور مل کر اوصیکم کے متعلق۔ فعل اپنے فاعل مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"وَإِنْ تَأَمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ"

(واو) حرف عطف۔ (إن) حرف شرط۔ (تأمّر): فعل ماضی مبنی بر فتحہ محل جزم میں فعل شرط۔ (علیکم) جار ومجرور ظرف لغو "تأمّر" کے متعلق۔ (عبد) فاعل مرفوع علامت رفع ضمہ۔ فعل فاعل اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ جواب شرط محذوف ماقبل اس پر دلالت کر رہا ہے، یعنی: "وإن تأمر عبد فاسمعوا أطیعوا"۔

"فَإِنَّهُ مَنْ يَعِيشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا"

(ف) تفصیلیہ (ان) از حروف مشبہ بالفعل ہ ضمیر اس کا اسم (من) موصولہ متضمن معنی شرط (یعش) فعل مضارع (منکم) جار مجرور متعلق یعش کے یعش فعل مضارع ھو ضمیر اس میں مستتر اس کا فاعل، فعل فاعل اور متعلق ملکر صلہ ھوا موصولہ کا، موصولہ صلہ ملکر شرط۔ (فسیری): (ف) جواب شرط کے لئے۔ (س): حرف تقریب۔ (یری) جواب شرط۔ "ہو" مستتر فاعل۔ (اختلافاً) مفعول بہ، موصوف۔ (کثیراً) صفت۔ یریٰ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء، شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر خبر ہے اَنّ کی، اَنّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ"

(فعلیکم): (ف) شرط مقدر کے جواب میں واقع ہے۔ تقدیر کلام ہے: "إن عشتم بعدی فعلیکم"، (علیکم) اسم فعل، اُمر کے معنی میں ہے یعنی: (الزموا) فعل انتم ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔ (بسنتی): (ب) حرف جر (سنّتی) اسم مجرور، مضاف۔ (یاء) ضمیر متکلم مبنی بر سکون مجرور محلا مضاف الیہ، دونوں ملکر معطوف علیہ۔ (وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین) (واو) حرف عطف۔ (سنۃ) مضاف ۔(الخلفاء) مضاف الیہ، موصوف (لراشدین المھدیین) صفات۔ مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف۔ معطوف علیہ معطوف ملکر مجرور۔ جار

مجرو ملکر متعلق الزموا فعل کے۔ فعل فاعل اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"عَضُّوا عَلَيهَا بِالنَّوَاجِذِ"

(عضوا) فعل اَمر۔ "اَنتم" ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔ (علیہا) جار ومجرور ظرف لغو "عضوا" کے متعلق۔ (بالنواجذ) جار مجرور متعلق حال محذوفہ کے۔ (عضوا) فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الأُمُورِ"

(واو) حرف عطف مفید بیان۔ (اِیاکم): معطوف علیہ۔ (و) حرف عطف۔ (محدثات): مضاف۔ (الأمور) مضاف اِلیہ، دونوں ملکر معطوف ہوئے "اِیاکم" پر۔ معطوف علیہ معطوف ملکر مفعول بہ (واحذروا) فعل مقدر کے۔ فعل فاعل اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"فَإِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلالَةٌ"

(فإن): (ف) تفسیریہ۔ (اِن) حرف تاکید وحرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (کل) اسم "اِن" مضاف۔ (بدعۃ) مضاف اِلیہ۔ (ضلالۃ) خبر "اِن" مرفوع۔ اِن اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

الحديث التاسع والعشرون:

اعمال خیر جنت اور بے ہودہ گوئی جہنم کی طرف لے جاتی ہے

وَعَنْ مُعَاذِ بِنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قلتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، أخبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي عَنِ النَّارِ. قَالَ: لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيمٍ، وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ: تَعْبُدُ اللّٰهَ لا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلاةَ، وَتُؤتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ. ثُمَّ قَالَ: أَلا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيرِ؟ الصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، وَصَلاةُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ الليلِ. ثُمَّ تَلا قَوْلَهُ تَعَالىٰ: {تَتَجَافىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتَّى بَلَغَ يَعْمَلُونَ }(السجدة). ثمّ قَالَ: أَلا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَعُمُوْدِهِ وَذِرْوَةِ سَنَامِهِ؟. قُلْتُ: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: رَأْسُ الْأَمْرِ الإِسْلَامُ وَعَمُودُهُ الصَّلاةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ. ثُمَّ قَالَ: أَلا أُخْبِرُكَ بِمِلاكِ ذٰلِكَ كُلِّهِ؟. قُلْتُ: بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ، وقَالَ: كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا. قلتُ: يا نَبِيَّ اللّٰهِ ؛ وإِنَّا لَمُؤاخَذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ؟ فقَالَ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا مُعَاذُ، وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلَى وُجُوهِهِمْ أَو قَالَ: عَلَى مَنَاخِرِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ. {رواه الترمذی وقَالَ: حديث حسن صحيح}.

مشکل الفاظ:

(یباعدنی) مجھے دور رکھے۔(جنۃ) ڈھال۔(تطفی) بجھا دیتا ہے۔(جوف اللیل) رات کا درمیانی حصہ۔(تتجافی) الگ رہتے ہیں۔(عمود) ستون۔(ذروۃ) چوٹی۔(سنام) کوہان۔(حصائد) درانتی سے کاٹی ہوئی فصل، نتیجہ۔حصیدہ کی جمع ہے۔

ترجمہ:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ''میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کردے اور جہنم سے دور کردے''۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم نے ایک عظیم کام کا سوال کیا ہے اور یہ اسی شخص کے لیے آسان ہوگا جس کے لئے اللہ تعالی آسان کردے۔ تم اللہ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ بناو، نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو''۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں بھلائی کے راستے کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہ کو اسی طرح بجھادیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھادیتا ہے اور آدمی کا رات کے وقت نوافل ادا کرنا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: {ان کے پہلو بستر سے الگ رہتے ہیں}۔ تا {یعملون}۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں دین کی بنیاد اس کے ستون اور اس کی چوٹی کے بارے میں نہ بتاؤں''؟ میں نے عرض کی: ''کیوں نہیں یارسول اللہ ﷺ''۔ آپ نے فرمایا: ''دین کی بنیاد اسلام، اس کا ستون نماز اور اس کا بلند ترین حصہ جہاد ہے۔ پھر آپ نے دریافت کیا: ''کیا میں تمہیں ان سب چیزوں کی جامع چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟''۔ میں نے عرض کی: ''کیوں نہیں یارسول اللہ ﷺ''۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی زبان کو پکڑا اور فرمایا: ''اسے سنبھال کر رکھو''۔ میں نے عرض کی: ''اے اللہ کے نبی ﷺ کیا ہم پر ان باتوں کا بھی مواخذہ ہوگا جو ہم کرتے ہیں''۔ آپ نے فرمایا: ''اے معاذ تیری ماں تجھے روئے! لوگوں کو ان کے چہروں کے بل، یا فرمایا: نتھنوں کے بل جہنم میں ڈالنے والی چیز ان کی زبان کی کمائی ہی ہے''۔

فوائد حدیث:

☆: اعمال صالحہ پر توفیق اللہ عزوجل کی طرف سے ہے اللہ تعالی جس کے لئے چاہے آسانی پیدا فرما دیتا ہے۔

☆: اسلام کے ارکان خمسہ (توحید، نماز، روزہ، زکواۃ، حج) پر عمل دخول جنت کی بشارت ہے۔ جبکہ ان فرائض کے بعد نوافل سے اللہ عزوجل کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

☆: نماز کو رسول اللہ ﷺ نے ستون قرار دیا جسطرح چھت کا قیام ستون پر ہوتا ہے اسی طرح اسلام کے لئے نماز ستون ہے۔

☆: زبان قابو میں ہو تو بھلائی ہی بھلائی اور زبان بے قابو ہو تو برائی ہی برائی ہے۔

ترکیب:

"عن مُعاذِ بِنِ جَبَلٍ رضی الله عنه قال"

(عن) حرف جر۔ (معاذ) موصوف۔ (بن) صفت، مضاف۔ (جبل) مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر صفت، موصوف صفت ملکر مجرور ہوئے عن جار کے۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے فعل مقدر "رُوِی" کے۔ تقدیر عبارت ہے: "روی عن معاذ"۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

" قلتُ: یا رسول الله ﷺ"

(قلت): (قال) فعل ماضی معلوم۔ (ت) ضمیر متصل فاعل۔ (یا) حرف نداء (رسول) مضاف (اللہ) مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر منادی، حرف نداء قائم مقام ادعوا۔ ادعوا فعل اپنے فاعل انا ضمیر اور منادی قائم مقام مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مقولہ

ہوا ''قلت''، فعل کا۔ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''أخبرنی بعملٍ یُدخِلُنِی الجنَّة ویباعِدُنی عن النار''

(أخبرنی) فعل أمر مبنی بر سکون۔ نون وقایہ۔ یاء: ضمیر متکلم مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔ (بعمل) جار و مجرور ظرف لغو ''أخبرنی'' کے متعلق، موصوف۔ {بعد میں آنے والے دونوں جملے عمل کی صفت ہیں}۔ (یدخلنی): (یدخل) فعل مضارع۔ ''ہو'' ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔ نون وقایہ۔ یاء ضمیر متکلم مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ اُول۔ (الجنۃ) مفعول بہ ثانی۔ (و یباعدنی عن النار): (و) حرف عطف (یباعدنی): (یباعد) فعل مضارع۔ ''ہو'' ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔ نون وقایہ۔ یاء ضمیر متکلم مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ اُول (عن النار) جار مجرور، مفعول بہ ثانی۔ عمل موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور جار مجرور متعلق اخبرنی کے۔ اخبرنی فعل اپنے فاعل مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

''قال: لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِیم''

(قال) فعل، (ھو) ضمیر مستتر فاعل۔ (لقد): (لام) قسمیہ (قد) تحقیق کے لئے۔ (سألت) فعل ماضی، تاء ضمیر مبنی بر ضم مرفوع محلا فاعل۔ (عن عظیم) جار و مجرور ظرف لغو ''سألت'' کے متعلق۔ جملہ فعلیہ جواب قسم، مقولہ ہوا قال کا، قال اپنے فاعل اور مقولہ کے ساتھ جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''وَإِنَّهُ لَیَسِیرٌ عَلَی مَنْ یَسَّرَهُ اللهُ تَعَالی عَلَیْهِ''

(واو) حرف عطف۔ (إنہ): (إن) حرف تاکید و حرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (ہ) ضمیر مبنی بر ضم منصوب محلا اسم ''إنّ''۔ (لیسیر) لام تاکید۔ (یسیر) خبر ''إنّ''۔ (علی) حرف جر۔ (مَن) اسم موصول مبنی بر سکون مجرور محلا۔ (یسّرہ): (یسر) فعل ماضی مبنی بر فتحہ (ہ) ضمیر متصل مبنی الضم منصوب محلا مفعول بہ۔ (اللہ) اسم جلالت فاعل۔ (تعالی) فعل ما

ضی (ھو) ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔ (علیہ) جار ومجرور ظرف لغو "یسر" کے متعلق۔ فعل اپنے فاعل ومفعول کے ساتھ صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ ظرف لغو یسیر کے متعلق۔ یسیر اپنے متعلق سے ملکر خبر ان۔ ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"تَعْبُدُ اللّٰهَ لا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا"

(تعبد) فعل مضارع مرفوع، "أنت" ضمیر مستتر فاعل۔ (اللہ) اسم جلالت مفعول بہ، فعل فاعل لور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (لا) نافیہ۔ (تشرک) فعل مضارع معلوم، "أنت" ضمیر مستتر فاعل۔ (بہ) جار مجرور ظرف لغو فعل کے متعلق۔ (شیئا) مفعول بہ، فعل فاعل متعلق اور مفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ"

(وتقیم): (واو) حرف عطف۔ (تقیم) فعل مضارع مرفوع، أنت ضمیر مستتر فاعل۔ (الصلاۃ) مفعول بہ منصوب۔ فعل، فاعل اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ معطوف ہے "تعبداللہ" پر۔ معطوف علیہ، بعد میں آنے والے تینوں جملوں کا اس پر عطف ہے۔

(وتؤتی): (واو) حرف عطف۔ (تؤتی) فعل مضارع مرفوع، أنت ضمیر مستتر فاعل۔ (الزکاۃ) مفعول بہ منصوب فعل، فاعل اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (وتصوم): (واو) حرف عطف۔ (تصوم) فعل مضارع مرفوع، أنت ضمیر مستتر فاعل۔ (رمضان) مفعول بہ منصوب۔ فعل، فاعل اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (وتحج): (واو) حرف عطف۔ (تحج) فعل مضارع مرفوع، أنت ضمیر مستتر فاعل۔ (البیت) مفعول بہ منصوب۔ فعل، فاعل اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"ثُمَّ قَالَ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ"

(ثم) حرف عطف (قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (ألا) حرف استفتاح وتنبیہ۔ (أدلک)

(اُدل) فعل مضارع مرفوع، اَنا مستتر فاعل۔ (ک) ضمیر خطاب مبنی بر فتحہ منصوب محلا مفعول بہ۔ (علی) حرف جر۔ (اَبواب) اسم مجرور، مضاف۔ (الخیر) مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مبدل منہ مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق (اَدُلُّ) فعل۔ (اَدُلُّ) فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مقولہ ہوا قال کا۔ قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ"

(الصوم) مبتدا (جُنّۃ) خبر۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ"

(واوا) حرف استیناف۔ (الصدقۃ) مبتدا۔ (تطفیٔ) فعل مضارع "ہی" ضمیر مستتر فاعل۔ (الخطیئۃ) مفعول بہ۔ (کما): (ک) حرف جر، تشبیہ کا فائدہ دے رہا ہے۔ (ما) مصدریہ۔ (یطفیٔ) فعل مضارع مرفوع، مصدر کی تاویل میں ہے تقدیر عبارت ہے: "کِاطفاءِ"۔ (الماء) فاعل۔ (النار) مفعول بہ۔ مشبہ مشبہ بہ جملہ فعلیہ، مرفوع محلا خبر مبتدا "الصدقۃ" کی۔ مبتداء اور خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"وَصَلاةُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ"

(واو): حرف استیناف۔ (صلاۃ) مضاف (الرجل) مضاف الیہ، دونوں ملکر مبتدا۔ (فی) جار (جوف) مضاف۔ (اللیل) مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور۔ جار مجرور ظرف لغو 'صلاۃ کے متعلق۔ خبر محذوف ہے جس پر ماقبل دلالت کر رہا ہے یعنی "تطفیٔ الخطیئۃ"۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

{"الصوم جنۃ سے یہاں تک بدل ہے "اَبواب الخیر" سے}۔

"ثم تلا قوله تعالى تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ، حتى بلغ يَعْمَلُون"

ثم: حرف عطف۔ (تل) فعل ماضی ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (قولہ) مضاف مضاف الیہ مفعول۔ (تعالی) فعل ماضی۔ مبدل منہ۔ (تتجافی) فعل مضارع۔ (جنوبہم) مضاف مضاف الیہ، فاعل۔ (عن المضاجع) جار و مجرور ظرف لغو ''تتجافی'' کے متعلق۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ہو کر معطوف علیہ۔ (حتی) حرف غایہ برائے عطف۔ (بلغ) فعل ماضی مبنی برفتحہ ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (یعملون) فعل مضارع، ''ہم'' مستتر فاعل۔ فعل فاعل جملہ فعلیہ منصوب محلا ''بلغ'' کا مفعول ہے۔ بلغ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اور معطوف ملکر بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر مفعول بہ تلا فعل کا، تلا فعل اپنے فاعل مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

''ثمّ قال: أَلا أُخبِرُکَ بِرَأْسِ الأَمرِ، وعمودِهِ، وَذِرْوَةِ سَنَامِهِ''

(ثم) حرف عطف (قال) فعل ماضی مبنی برفتح (ھو) ضمیر مستتر فاعل۔ (ألا) حرف استفتاح وتنبیہ۔ (أخبرک): (أخبر) فعل مضارع مرفوع، أنا ضمیر مستتر فاعل۔ (ک) ضمیر خطاب مبنی برفتحہ منصوب محلا مفعول بہ۔ (برأس): (ب) جارہ۔ (رأس) مضاف۔ (الأمر) مضاف الیہ، دونوں ملکر معطوف علیہ۔ (وعمودہ وذروۃ سنامہ) معطوف۔ معطوف معطوف علیہ ملکر مجرور، جار و مجرور ظرف لغو أخبر کے متعلق۔ فعل اپنے فاعل، مفعول اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ مقولہ ہوا قال کا، قال اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''قلت: بلی یا رسول اللہ''

(قلت) فعل ماضی (ت) ضمیر مبنی برضم مرفوع محلا فاعل۔ (بلی) حرف جواب۔ (یا رسول اللہ) (یا) حرف نداء، قائم مقام ''ادعو'' صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم ''أنا'' ضمیر مستتر فاعل۔ (رسول) مضاف (اللہ) مضاف الیہ، دونوں ملکر منادی منصوب بوجہ مفعول ہونے فعل ''أدعو'' کے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ندا و منادی ملکر

مقولہ ہوا قلت کا۔فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"قال: رَأْسُ الْأَمْرِ الإِسْلَامُ"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مستتر فاعل۔ (رأس) مضاف۔ (الأمر) مضاف إلیہ، دونوں ملکر مبتدا۔ (الإسلام) خبر۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ۔

"وَعَمُودُهُ الصَّلَاةُ، وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ"

(وعموده الصلاة) مبتدا وخبر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف اول۔ (وذروة): (واو) حرف عطف، مضاف۔ (سنامہ) مضاف إلیہ، مبتدا۔ (الجہاد) خبر مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف ثانی۔ معطوف معطوف علیہ ملکر مقولہ ہیں قال کا۔ قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"ثم قال: أَلاَ أُخْبِرُكَ بِمِلاَكِ ذَلِكَ كُلِّهِ"

(ثم) حرف عطف (قال) فعل ماضی مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مستتر فاعل۔ (ألا) حرف استفتاح وتنبیہ۔ (أخبرک): (أخبر) فعل مضارع مرفوع، أنا ضمیر مستتر فاعل۔ (ک) ضمیر خطاب مبنی بر فتحہ منصوب محلا مفعول بہ (بملاک): (ب) حرف جر۔ (ملاک) مضاف۔ (ذلک) اسم إشارۃ مبنی بر فتحہ مجرور محلا مضاف الیہ۔ (کلہ) تاکید۔ جار مجرور ظرف لغو "أخبر" کے متعلق۔ اخبر فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ھوکر مقولہ ہوا، قال کا۔ قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

" قلت: بلی یا رسول اللہ "

(قلت) فعل ماضی (ت) ضمیر مبنی بر ضم مرفوع محلا فاعل۔ (بلی) حرف جواب۔ (یا رسول اللہ) نداو منادی، مقولہ ہوا قلت کا۔ فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ"

(فأخذ): (ف) حرف عطف مفید بیان (أخذ) فعل ماضی مبنی بر فتح، ھو ضمیر مستتر

فاعل۔(بلسانہ): جارومجرور''أخذ'' کے متعلق۔فعل، فاعل اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''وقال: کفَّ عَلَیکَ ھٰذَا''

(و) حرف استیناف (قال) فعل ماضی مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مستتر فاعل۔(کف) فعل اُمر۔ ''أنت'' ضمیر مستتر فاعل۔(علیک) جار و مجرور''کف'' کے متعلق۔(ہذا) اسم اِشارہ مبنی بر سکون منصوب محلاً مفعول بہ۔کف فعل فاعل متعلق اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر مقولہ قال کا۔قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''قلت: یا نَبِیَّ اللہ''

(قلت) فعل ماضی (ت) ضمیر مبنی بر ضم مرفوع محلاً فاعل۔(یا نبی اللہ) نداو منادی۔مقولہ ہوا قلت کا۔فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''وإنّا لَمُؤاخَذُون بما نَتَکَلَّم بہ''

(واو) زائدۃ۔(اِنّ) حرف تاکید و حرف از حروف مشبہ بالفعل۔(نا) اسم''اِنّ''، اصل میں اِننا ہے۔(لمؤاخذون): (لام) تاکید۔(مؤاخذون) خبر''اِنّ''۔(بما): (ب) حرف جر۔(ما) اسم موصول۔(نتکلم) جمع متکلم فعل مضارع مرفوع نحن مستتر فاعل۔(بہ): جار و مجرور نتکلم کے متعلق۔صلہ ہوا موصول کا۔موصول صلہ مجرور۔جار و مجرور''مؤاخذون'' کے متعلق۔لمواخذوں اپنے متعلقات سے مل کر خبر ہے اِن کی اِن اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

''فقال: ثَکِلَتکَ اُمُّکَ یَا مُعَاذ''

(ف) حرف استیناف (قال) فعل ماضی مبنی بر فتح (ھو) ضمیر مستتر فاعل۔(ثکلتک): (ثکل) فعل ماضی مبنی بر فتح۔(ت) تأنیث۔(ک) ضمیر خطاب مبنی بر فتحہ منصوب محلاً مفعول بہ۔(اُمک) مضاف مضاف الیہ، فاعل۔فعل فاعل اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ

خبریہ ہوا۔(یامعاذ) حرف نداء قائم مقام ادعوا مضاف منادٰی مفعول بہ جملہ فعلیہ انشائیہ۔

"وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلَى وُجُوهِهِمْ ـ أَو قَالَ: عَلَى مَنَاخِرِهِمْ ـ إِلاَّ حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ"

(وہل):(و) زائدہ (ہل) حرف استفہام۔(یَکُبُّ) فعل مضارع۔(الناس) مفعول بہ۔(فی النار) جار ومجرور "یکب" کے متعلق۔(علی) حرف جر۔(وجوہہم): مضاف مضاف الیہ، مجرور۔(اَو) حرف عطف برائے شک۔(قال) فعل ماضی مبنی (ھو) ضمیر مستتر فاعل۔(علی مناخرہم) مضاف مضاف الیہ، مجرور۔ (اِلا) حرف استثناء مُلغی۔ (حصائد) مضاف۔(اَلسنتہم) مضاف اِلیہ، فاعل۔یکبُّ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔(ثکلتک سے حصائدا لسنتھم) تک مقولہ ہے قال کا قال فعل فاعل اور مقولہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



الحدیث الثلاثون:

غیر ضروری سوال سے اجتناب کا بیان

وَعَنْ أَبِی ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِی جُرْثُومَ بْنَ نَاشِرٍ، رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَیِّعُوهَا وَحَدَّ حُدُودًا فَلَا تَعْتَدُوهَا وَحَرَّمَ أَشْیَاءَ فَلَا تَنْتَهِكُوهَا وَسَكَتَ عَنْ أَشْیَاءَ رَحْمَةً لَكُمْ غَیْرَ نِسْیَانٍ فَلَا تَبْحَثُوا عَنْهَا. {حدیث حسن، رواه الدارقطنی وغیره}.

مشکل الفاظ:

(فرض) لازم کیا۔ (فرائض) فریضہ کی جمع، جن کاموں کا کرنا لازم اور ضروری ہو۔ (نسیان) بھول۔ (تنتہکو) تم خلاف نہ کرو۔

ترجمہ:

حضرت ابوثعلبہ خشنی جرثوم بن ناشر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالی نے کچھ فرائض مقرر کیے ہیں تم انہیں ضائع نہ کرو۔ اور اس نے کچھ حدود مقرر کی ہیں تم ان سے تجاوز نہ کرو۔ اور اس نے کچھ چیزوں کو حرام قرار دیا ہے تم انکی خلاف ورزی نہ کرو۔ اور اس نے تمہارے ساتھ رحمت کا برتاؤ کرتے ہوئے کچھ چیزوں کو بیان نہیں کیا حالانکہ وہ بھولا نہیں ہے اس لیے تم ان کے بارے میں بحث نہ کرو“۔

فوائد حدیث:

☆: احکام دین کو چار اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے۔ (۱) فرائض جنکا ادا کرنا ضروری ہے۔ (۲) محارم جن سے دور رہنا ضروری ہے۔ (۳) حدود جن سے تجاوز نہ کرنا ضروری ہے۔ (۴) مسکوت عنہ جن کے بارے میں سوال سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

ترکیب:

وعن أبی ثَعْلَبة الخُشَنی جُرْثُومَ بن ناشِرٍ رضی الله عنه"

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔ (عن) حرف جر۔ (أبی) اسم مجرور، مضاف۔ (ثعلبہ): مضاف الیہ مجرور، دونوں ملکر موصوف، (الخشنی) صفت۔ (جرثوم) "أبی" سے بدل مجرور، موصوف۔ (بن) صفت، مضاف۔ (ناشر): مضاف الیہ مجرور۔ مضاف مضاف الیہ ملکر صفت، موصوف صفت ملکر بدل، بدل مبدل منہ ملکر مجرور، عن حرف جر اپنے مجرور سے ملکر ظرف مستقر "روی" کے متعلق ہوئے۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

" قال: قال رسول الله ﷺ"

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ "ہو" ضمیر مرفوع متصل، فاعل۔ (قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (رسول) فاعل مرفوع، مضاف۔ (الله) اسم جلالت مضاف الیہ، مجرور۔ پورا جملہ یعنی "قال رسول الله ﷺ" منصوب محلا مفعول بہ، مقولہ ہوا۔ قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"إِنَّ اللهَ تَعَالٰی فَرَضَ فَرَائِضَ"

(اِنّ) حرف تاکید و حرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (الله) اسم "اِنّ" منصوب، ذوالحال۔ (تعالی) فعل ماضی بمع اپنے فاعل کے مستقل جملہ خبریہ ہوکر حال۔ ذوالحال اپنے حال سے ملکر اسم ہوا "اِنّ" کا۔ (فرض): فعل ماضی مبنی بر فتح۔ ہو ضمیر مستتر فاعل۔ (فرائض) مفعول مطلق۔ جملہ فعلیہ مرفوع محلا خبر "اِنّ"۔ اِنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"فَلاَ تُضَیِّعُوهَا"

(فلا): (ف) تفضلیہ۔ (لا) ناہیہ، فعل مضارع کو جزم دیتا ہے۔ (تضیعو ہا): فعل مضارع مجزوم "انتم"، ضمیر مستتر فاعل۔ (ھا) ضمیر مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"وَحَدَّ حُدُودًا"

(و) حرف عطف (حد): فعل ماضی مبنی بر فتح، "ھو" ضمیر مستتر فاعل۔ (حدودا) مفعول مطلق منصوب۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"فَلَا تَعْتَدُوهَا"

(فلا): (ف) تفضیلیہ۔ (لا) ناہیہ، فعل مضارع کو جزم دیتا ہے۔ (تعتدوہا): فعل مضارع مجزوم "اُنتم" ضمیر مستتر فاعل۔ (ھا) ضمیر مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

وَحَرَّمَ أَشْيَاءَ"

(و) جرف عطف (حرم): فعل ماضی مبنی بر فتح، "ھو" ضمیر مستتر فاعل۔ (اشیاء) مفعول بہ منصوب۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فَلَا تَنْتَهِكُوهَا"

(فلا): (ف) تفضیلیہ۔ (لا) ناہیہ، فعل مضارع کو جزم دیتا ہے۔ (تنتھکوہا): فعل مضارع مجزوم "اُنتم" ضمیر مستر رفاعل۔ (ھا) ضمیر مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"وَسَكَتَ عَنْ أَشْيَاءَ رَحْمَةً لَكُمْ، غَيْرَ نِسْيَانٍ، فَلَا تَبْحَثُوا عَنْهَا"

(وسکت) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ "ھو" ضمیر مستتر فاعل، ذوالحال۔ (عن) حرف جر۔ (اُشیاء) اسم مجرور مبنی برفتحہ، جار مجرور "سکت" کے متعلق۔ (رحمۃً) مفعول لہ۔ (لکم) جارو مجرور "رحمۃً" کے متعلق۔ (غیر) مضاف۔ (نسیان) مضاف اِلیہ، حال۔ سکت فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (فلاتبحثوا) "(فلا): (ف) تفصیلیہ۔ (لا) ناہیہ، فعل مضارع کو جزم دیتا ہے۔ (تبحثوا): فعل مضارع مجزوم "اُنتم" ضمیر مستتر فاعل۔ (عنہا) جار ومجرور "تبحثوا" کے متعلق۔ فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

الحديث الحادی والثلاثون:

دنیا کی محبت اللہ تعالی سے دوری کا سبب ہے

وعَنْ أَبِی الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ دُلَّنِی عَلَی عَمَلٍ، إِذَا أَنَا عَمِلْتُهُ، أَحَبَّنِیَ اللّٰهُ وَأَحَبَّنِی النَّاسُ فَقَالَ: إِزْهَدْ فِی الدُّنْيَا، يُحِبُّکَ اللّٰهُ. وَازْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ، يُحِبُّکَ النَّاسُ. {حديث حسن، رواه ابن ماجة، وغيره بأسانيد حسنة}.

مشکل الفاظ:

(دلنی) میری رہنمائی کیجیے۔(ازھد) تقوی اختیار کرو۔

ترجمہ:

حضرت ابوالعباس سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: ''یارسول اللہ ﷺ آپ کسی ایسے عمل کی طرف میری رہنمائی کریں جس سے میں اللہ عزوجل کا بھی محبوب بن جاؤں اور لوگ بھی مجھ سے محبت کرنے لگیں''۔ آپ نے فرمایا: ''دنیا سے بے رغبت ہو جاؤ اللہ تعالی تمہیں اپنا محبوب بنالیگا۔ اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بھی بے رغبت ہوجاؤ تو لوگ بھی تمہیں پسند کرنے لگیں گے''۔

فوائد حدیث:

☆: زہد کی وجہ سے اللہ عزوجل کی محبت حاصل ہوتی ہے۔ حقیقی زہد یہ ہے کہ دنیا کو دل میں جگہ نہ دے، اللہ عزوجل کی نعمتوں کو کھائے تو شکر ادا کرے اور دنیا میں رہتے ہوئے اُمور دنیا کو اسلامی اصول کے مطابق چلائے۔

☆: ریا کاری اور دکھلاوے کے بغیر لوگوں کی محبت حاصل کرنا حرام نہیں لہذا اگر انسان قصداً ایسے کام کرے کہ جس میں لوگوں کی محبت حاصل کرنا مقصود ہو تو صحیح ہے۔

☆: انسان فطری طور پر مانگنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

ترکیب:

وعَنْ أَبي العَبَّاس سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رضی الله عنه"

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔ (عن) حرف جر۔ (أبی) اسم مجرور، مضاف۔ (العباس): مضاف إلیہ مجرور، دونوں ملکر مبدل منہ (سہل) "أبی" سے بدل مجرور، موصوف۔ (بن) صفت، مضاف۔ (سعد) مضاف إلیہ مجرور۔ مضاف مضاف الیہ ملکر صفت۔ (الساعدی) صفت ثانی۔ موصوف اپنے دونوں صفات سے ملکر بدل، بدل مبدل منہ ملکر مجرور، عن حرف جر اپنے مجرور سے ملکر ظرف مستقر "روی" کے متعلق ہوئے۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

" قال: جَاءَ رَجُلٌ إلى النَّبيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّهِ"

(قال) فعلِ ماضی مبنی بر فتح۔ "ہو" ضمیر مرفوع متصل، فاعل۔ (جاء) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (رجل) فاعل مرفوع۔ (الی) حرف جر۔ (النبی) اسم مجرور۔ جار مجرور ظرف لغو، فعل کے متعلق ہوئے۔ (فقال): (ف) استنافیہ (قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ "ہو" ضمیر مرفوع متصل، فاعل۔ (یا) حرف نداء (رسول) مضاف (اللہ) مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر منادی، حرف نداء قائم مقام ادعوا۔ ادعوا فعل اپنے فاعل انا ضمیر اور منادی قائم مقام مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مقولہ ہوا "قال" فعل کا۔ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

" دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍإِذَا أَنَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِيَ اللّٰهُ، وَأَحَبِّنِي النَّاسُ"

(دل) فعل اَمر "اَنت" ضمیر فاعل (نون) وقایہ (یا) ضمیر متکلم مفعول بہ۔ (علی) حرف جار

(عمل) مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف لغو متعلق ''دل'' فعل کے۔ (اذا) حرف شرط متضمن معنی شرط (انا) ضمیر متکلم مبتدا (عملت) فعل (ت) ضمیر فاعل (ہ) ضمیر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر شرط۔

(أحب) فعل (نون) وقایہ (ی) ضمیر متکلم مفعول بہ (اللہ) اسم جلالت فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہ۔ (واو) عاطفہ (أحب) فعل (نون) وقایہ (ی) ضمیر مفعول بہ (الناس) فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جزا۔ شرط اور جزا مل کر مفعول فیہ ہوا ''دل'' فعل کا۔ دل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا

''فَقَالَ ازْهَدْ فِی الدُّنْیَا''

(ف) تفریعیہ، مرتبہ۔ (قال) فعل ''ھو'' ضمیر فاعل (ازھد) فعل أمر ''أنت'' ضمیر فاعل ''فی'' جار (الدنیا) مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق (ازھد) فعل کے۔ (ازھد) فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

یحبک اللہ (ان تزھد یحبک اللہ)

''ان'' حرف شرط (تزھد) فعل مضارع ''انت'' ضمیر فاعل۔ فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ (یحب) فعل ''ک'' مفعول بہ۔ اسم جلالت ''اللہ'' فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط جزا سے مل کر معطوف علیہ ہوا۔

''وَازْهَدْ فِیمَا عِنْدَ النَّاس''

''و'' استینافیہ (ازھد) فعل امر مبنی بر سکون ''انت'' ضمیر مستتر فاعل ''فی'' حرف جار ''ما'' اسم موصول مبنی بر سکون مجرور محلا۔ (عند) ظرف مکاں مضاف (الناس) مضاف علیہ صلہ۔ جار

مجرور مل کر متعلق ''ازھد'' فعل کے ''ازھد'' فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

یحبک الناس (ان تزھد یحبک الناس)

''ان'' حرف شرط (تزھد) فعل مضارع (جواب امر مجزوم) ''انت'' ضمیر فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ (یحب) فعل ''ک'' مفعول بہ (الناس) فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ خبریہ ہو کر مقولہ ہوا ''قال'' کا۔ ''قال'' اپنے مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

الحدیث الثانی والثلاثون:

نقصان وضرر کو دور کرنے کا بیان

وَعَنْ أَبِی سَعِیدٍ الخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لا ضَرَرَ وَلاَ ضِرَارَ. {حَدِیْثٌ حَسَنٌ رَوَاہُ ابنُ مَاجَۃَ، وَالدَّارَقُطْنِیُ مُسْنَدًا، وَرَوَاہُ مَالِکٌ فِی الْمُوَطَّا مُرْسَلاً، عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیَیٰ عَنْ أَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، فَأَسْقَطَ أَبَاسَعِیْدَ، وَلَہُ طُرُقٌ یُقَوِّیُ بَعْضُھَا بَعْضًا}.

مشکل الفاظ:

(ضرر) نقصان۔ (ضرار) نقصان پہنچانا۔

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''نہ کوئی نقصان اٹھایا جائے اور نہ ہی کوئی نقصان پہنچایا جائے''۔ امام نووی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اسے امام ابن ماجہ اور امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے مسندا (یعنی سند متصل کے

ساتھ مرفوعا) نقل کیا ہے۔ جبکہ امام مالک نے اسے موطا میں عمرو بن یحیی عن ابیہ عن النبی ﷺ مرسلا نقل کیا ہے۔ انہوں نے حضرت ابو سعید کو درمیان سے ساقط کر دیا ہے۔ اس روایت کے مختلف طرق ہیں جو ایک دوسرے کو تقویت دیتے ہیں۔

فوائد حدیث:

☆: یہ حدیث پاک معاملات کے لئے ایک قانون کی حیثیت رکھتی ہے۔ نہ کسی کو ضرر دینا جائز ہے اور نہ ہی بدل میں زیادتی جائز ہے، یعنی کسی کا نقصان ہوا ہے تو وہ صرف اپنا نقصان پورا کریگا زیادتی نہیں کر سکتا۔

ترکیب:

وعن أَبِی سعیدٍ الخُدْری رضی الله عنه أن النبیَّ ﷺ قالَ:

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔ (عن) حرف جر۔ (أبی) اسم مجرور، مضاف۔ (سعید) مضاف الیہ مجرور، دونوں ملکر موصوف۔ (الخدری) صفت، موصوف صفت ملکر مجرور۔ عن جار اپنے مجرور کے ساتھ ملکر ظرف مستقر "روی" کے متعلق ہوئے۔ "روی" فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"أن النبی ﷺ قال"

(أن) حرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (النبی) "أن" کا اسم، منصوب۔ (قال) فعل ماضی مبنی بر فتحہ، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ "ان" کی خبر بنی۔ ان اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"لاَ ضَرَرَ وَلاَ ضِرَار"

(لا) نافیہ للجنس۔ (ضرر) اسم "لا"۔ خبر محذوف۔ (و) حرف عطف۔ (لاضرار) (لا) نافیہ للجنس۔ (ضرار) اسم "لا"۔ خبر محذوف ہے تقدیر کلام "بین الناس" یا "فی الاسلام" وغیر ذلک ممکن ہے۔ لا اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

الحديث الثالث والثلاثون:

صرف دعوی قابل قبول نہیں

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُما أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ، لَادَّعىٰ رِجَالٌ أَمْوَالَ قَوْمٍ وَدِمَاءَ هُم، وَلٰكِنِ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينُ عَلَى مَنْ اَنْكَرَ {حديث حسن رواه البيهقي وغيره هكذا، وبعضُه في الصحيحين}.

مشکل الفاظ:

(دماء) خون، دم کی جمع۔(البینۃ) گواہ۔(المدعی) دعوی کرنے والا۔(الیمین) قسم۔

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اگر لوگوں کے دعوے کے حساب سے ہی فیصلہ کردیا جائے تو لوگ ایک دوسرے کے اموال اور خون کا دعوی کرنے لگیں گے۔لیکن (قانون) یہ ہے کہ گواہی پیش کرنا دعوے دار کے لیے لازم ہے اوراس دعوے کا انکار کرنیوالے پر قسم اٹھانا ہے''۔ یہ حدیث حسن ہے اور امام بیہقی اور دیگر محدثین نے اسی طرح روایت کیا ہے اوراس کا بعض حصہ صحیحین میں بھی موجود ہے

فوائد حدیث:

☆: شریعت کے احکام کے لئے کوئی نہ کوئی علت یا حکمت ہوتی ہے۔یہاں پر گواہ کی حاجت بھی اسی لئے ہے کہ کوئی بے جا کسی کو نقصان نہ دے سکے۔

☆: مدعی سچا بھی ہو تو صرف اس کے دعوی کی وجہ سے فیصلہ نہیں ہوگا بلکہ اسکو گواہ پیش کرنے ہونگے۔اور جب وہ گواہ پیش نہ کرسکے تو مدعی علیہ پر قسم ہے۔

☆: یہ حدیث قضاء کے لئے بنیاد ہے۔

ترکیب:

"وعن ابن عبّاس رضی الله عنهما أن النبی ﷺ قال"

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔(عن) حرف جر۔(ابن)مجرور، مضاف۔(عباس)مضاف الیہ مجرور،عن جار اپنے مجرور کے ساتھ ملکر ظرف مستقر"روی" کے متعلق ہوئے۔"روی"،فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"أن النبی ﷺ قال"

(أن)حرف از حروف مشبہ بالفعل۔(النبی)"أن" کا اسم،منصوب۔(قال)فعل ماضی مبنی برفتحہ،"ہو"،ضمیر مستتر فاعل۔فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ"ان" کی خبر بنی۔ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ، لَادَّعَىٰ رِجَالٌ أَمْوَالَ قَوْمٍ وَدِمَاءَ هُم"

(لو)حرف شرط۔ (يُعطى) فعل مضارع مجہول۔(الناس) نائب فاعل۔(بدعواہم):(ب)حرف جر(دعوی) مضاف۔(ہم)ضمیر مبنی برسکون مجرور محلا مضاف الیہ۔دونوں ملکر مجرور۔جار مجرور ظرف لغو"یعطی" کے متعلق۔(لادّعی):(لام) جواب الشرط۔(ادعی)فعل ماضی۔(رجال) فاعل۔(أموال) مضاف (قوم) مضاف الیہ، معطوف علیہ۔(و)حرف عطف۔(دماء ہم) مضاف مضاف الیہ،معطوف۔دونوں ملکر مفعول بہ جزاء۔شرط اور جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

"وَلَكِنِ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي"

(واو) حرف عطف برائے بیان۔(لکنْ)حرف استدراک۔ (البینۃ) مبتدا۔ (علی المدعی):(علی)حرف جر(المدعی)اسم مجرور۔جار مجرور ظرف مستقر خبر۔مبتداء اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"وَالیَمِینُ عَلَی مَنْ أَنْکَرَ"

(الیمین) مبتدا۔ (علی) حرف جر۔ (مَن) اسم موصول۔ (أنکر) فعل ماضی۔ "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ فعل فاعل، صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ ملکر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر ثابت کے متعلق ہو کر خبر۔ مبتداء اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔



الحدیث الرابع والثلاثون:

برائی کو بقدر استطاعت روکنے کا بیان

وَعَنْ أَبِی سَعِیْدِ الخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَنْ رَأَی مِنْکُمْ مُنْکَراً فَلْیُغَیِّرْهُ بِیَدِهِ فَإِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذٰلِکَ أَضْعَفُ الإِیمَانِ. {رواہ مسلم}.

مشکل الفاظ:

(مَن) اسم موصول، جو شخص۔ (منکر) غیر معروف، اسم مفعول۔

ترجمہ:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: "تم میں سے جو شخص کوئی برائی دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ کے ذریعے ختم کردے۔ اور اگر وہ اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ اپنی زبان کے ذریعے۔ اور اگر وہ اس کی بھی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل میں اس کو برا سمجھے۔ اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے"۔

فوائد حدیث:

☆: ہر ممکن طریقہ سے برائی روکنا ضروری ہے لہذا جس کو شریعت میں ہاتھ استعمال کرنے

کی اجازت ہے وہ ہاتھ سے برائی روکے جسکو زبان کی اجازت ہے وہ زبان سے روکے اور دل میں تو ضرور اسے ناپسند کرے ورگرنہ ایمان جانے کا خطرہ ہے۔

☆: اس حدیث میں یہ بھی اشارہ ہے کہ برائی کو واقع ہو جانے کے بعد بڑھنے اور پنپنے نہ دیا جائے اگر کسی انسان کے بارے میں علم ہو جائے کہ برائی میں پڑنے ہی والا ہے تو اسکو پہلے روکا جائے۔

ترکیب:

"وعن أبی سعیدِ الخُدْری"

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔(عن) حرف جر۔(أبی) اسم مجرور، مضاف۔(سعید) مضاف رالیہ مجرور، دونوں ملکر موصوف۔(الخذری) صفت، موصوف صفت ملکر مجرور۔ عن جار اپنے مجرور کے ساتھ ملکرظرف مستقر "روی" کے متعلق ہوئے۔"روی"فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"قَالَ: سمعتُ رسولَ الله ﷺ یقول"

(قال)فعل ماضی مبنی بر فتح،"ہو"ضمیر مستتر فاعل۔(سمعت):(سمع)فعل ماضی،"ت" فاعل کے متصل ہونے کی وجہ سے مبنی بر سکون۔(تاء)ضمیر واحد متکلم مبنی بر ضم مرفوع محلا، فاعل۔ (رسول): مضاف۔ (اسم جلالت مضاف رالیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول۔"سمعت"،فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔(صلی)فعل ماضی مبنی برفتحہ مقدرہ۔(اللہ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔(علیہ):(علی) حرف جر۔(ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا۔جار و مجرور ظرف لغو"صلی" کے متعلق ہوئے۔فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ لفظاً اور انشائیہ ہوا معنیً۔(وسلم)تقدیر عبارت ہے: وسلم اللہ علیہ۔(واو)حرف عطف۔(سلم)فعل ماضی مبنی بر فتح۔(اللہ)اسم جلالت فاعل مرفوع۔

(علیہ): (علی) حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر کسر مجرور محلا۔ جار و مجرور ظرف لغو ''سلم'' کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ لفظاً اور انشائیہ ہوا معنیً۔ (یقول) فعل مضارع مرفوع۔ ''ہو'' ضمیر مرفوع متصل مستتر فاعل۔ فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''مَنْ رَأَی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہِ''

(من) اسم موصولہ متضمن بمعنی شرط۔ (رأی) فعل ماضی مبنی بر فتح، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (منکم) جار و مجرور رأی کے متعلق۔ (منکراً) مفعول بہ رای فعل اپنے فاعل اور متعلق اور مفعول بہ سے مل کر صلہ ہوا موصولہ اور صلہ ملکر شرط۔ (فلیغیر ہ): (ف) جواب شرط۔ (لام) اُمر (یغیر) فعل مضارع مجزوم بلام اُمر، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (ہ) ضمیر مبنی بر ضم منصوب محلا مفعول بہ۔ (بیدہ): (ب) حرف جر۔ (یدہ) مضاف مضاف الیہ، اسم مجرور۔ جار مجرور ''یغیر'' فعل کے متعلق۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جزاء۔ شرط و جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

''فَإِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہِ''

(فإن): (ف) عاطفہ (إن) حرف شرط جازم۔ (لم) حرف جزم ونفی وقلب۔ (یستطع) فعل مضارع مجزوم، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ یستطع فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر شرط۔ (فبلسانہ): ((ف) جواب الشرط۔ (بلسانہ): جار و مجرور محذوف کے متعلق۔ جو کہ فلیغر ہ ہے فلیغیر اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جزاء، شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ۔

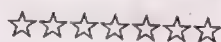
''فَإِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہِ''

(فإن): (ف) عاطفہ (إن) حرف شرط جازم۔ (لم) حرف جزم ونفی وقلب۔ (یستطع)

فعل مضارع مجزوم، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ یستطع فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر شرط۔ (فبقلبہ): ((ف) جواب الشرط۔ (بقلبہ): جار ومجرور محذوف کے متعلق۔ جو کہ فلیغرہ ہے فلیغیر اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جزاء، شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ۔

"وَذَلِکَ أَضْعَفُ الإِيمَانِ"

(و) حرف استئناف۔ (ذلک) اسم إشارۃ مبنی بر فتحہ مرفوع محلا مبتدأ۔ (أضعف) مضاف۔ (الإیمان) مضاف إلیہ، خبر۔ مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔



الحديث الخامس والثلاثون:

آداب معاشرت کا بیان

وعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عنهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَحَاسَدُوا وَلاَ تَنَاجَشُوا وَلاَ تَبَاغَضُوا وَلاَ تَدَابَرُوا وَلاَ يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَاناً؛ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لاَ يَظْلِمُهُ وَلاَ يَخْذُلُهُ وَلاَ يَكْذِبُهُ وَلاَ يَحْقِرُهُ التَّقْوٰى هٰهُنَا وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِیءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ. {رواه مسلم}.

مشكل الفاظ:

(لاتحاسدوا) ایک دوسرے پر حسد نہ کرو۔ (لاتناجشوا) قیمت بڑھانے کے لے بولی نہ دو۔ (لاتباغضوا) ایک دوسرے سے دشمنی نہ رکھو۔ (لاتدابروا) ایک دوسرے سے پیٹھ نہ پھیرو۔ (اخوان) بھائی بھائی۔

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ایک دوسرے کے ساتھ حسد نہ رکھو اور ایک دوسرے کے مقابلے میں بولی نہ لگاؤ اور ایک دوسرے کیساتھ بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے کے ساتھ لاتعلقی اختیار نہ کرو اور کوئی بھی شخص کسی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور اللہ کے بندے اور بھائی بن کر رہو۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ اس کے ساتھ نہ زیادتی کرتا ہے اور نہ اسے رسوا کرتا ہے۔ اور اس کے ساتھ جھوٹ نہیں بولتا اور اسے حقیر نہیں سمجھتا۔ تقوی یہاں ہے یہ بات آپ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ کسی بھی انسان کے برا ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ ہر مسلما کی جان، مال اور عزت ن دوسرے مسلمان کے لیے حرام ہے''۔

فوائد حدیث:

☆: مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں لہذا مسلمان آپس میں ان معاملات کو رائج کریں جن سے بھائی چارہ میں اور پختگی پیدا ہو۔

☆: مسلمان کو کسی بھی صورت میں اذیت دینا جائز نہیں۔ مسلمان کی جان، مال، عزت بحق اللہ محفوظ ہے۔ کسی کو بھی مسلمان کی جان، مال، عزت کو نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں۔

☆: تقوی کا مقام دل ہے لہذا دل جن معاملات کو برا جانے وہ تقوی کے خلاف ہیں۔

ترکیب:

''وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ''

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔ (عن) حرف جر۔ (أبي) مضاف۔ (هريرة) مضاف إليہ۔ مضاف مضاف إليہ ملکر مجرور ہوئے عن جار کے۔ جار مجرور ظرف

مستقر متعلق ہوئے فعل مقدر ''روی'' کے۔ تقدیر عبارت ہے: ''روی عن أبی هریرة''۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

'' رضی الله عنه قال''

(رضی) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللهُ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (عنه) عن حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم محل جر میں ہے۔ جار و مجرور ظرف لغو ''رضی'' کے متعلق ہوئے۔ رضی فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ معترضہ ہوا۔

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، ''ہو'' ضمیر مرفوع متصل، فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

''قال رسول الله ﷺ''

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (رسول) فاعل مرفوع، مضاف۔ (الله) اسم جلالت مضاف الیہ، مجرور۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ پورا جملہ یعنی ''قال رسول الله ﷺ'' منصوب محلا مفعول بہ، مقولہ ہوا قال کا۔ قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

'' لَا تَحَاسَدُوا''

(لا) ناہیہ۔ (تحاسدوا) فعل مضارع مجزوم بلا ناہیہ، ''أنتم'' ضمیر مستتر فاعل۔ فعل، فاعل جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

''وَلَا تَنَاجَشُوا''

(واو) استنافیہ (لا) ناہیہ۔ (تناجشوا) فعل مضارع مجزوم بلا ناہیہ، ''أنتم'' ضمیر مستتر فاعل۔ فعل، فاعل جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

''وَلَا تَبَاغَضُوا''

(واو) استنافیہ (لا) ناہیہ۔ (تباغضوا) فعل مضارع مجزوم بلا ناہیہ، ''أنتم'' ضمیر مستتر فاعل۔ فعل، فاعل جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"وَلَا تَدَابَرُوا"

(واو) استئنافیہ (لا) ناہیہ۔ (تباغضوا) فعل مضارع مجزوم بلا ناہیہ، "أنتم"، ضمیر مستتر فاعل۔ فعل، فاعل جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ"

(واو) حرف عطف۔ (لا) ناہیہ۔ (یبع) فعل مضارع مجزوم۔ (بعضکم) مضاف مضاف الیہ ،فاعل۔ (علی بیع بعض) جار ومجرور ظرف لغو، فعل "یبع" کے متعلق۔ جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

"وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَاناً"

(واو) حرف عطف۔ (کونوا) فعل أمر۔ "أنتم" مستتر اسم "کان"۔ (عباد) منصوب، مضاف۔ (اللہ) مضاف إلیہ، منادی حرف نداء محذوف۔ (إخوانا) خبر "کان"۔ کونوا اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

"الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ"

(المسلم) مبتدا (أخو) مضاف (المسلم) مضاف إلیہ، مضاف مضاف إلیہ خبر۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"لَا يَظْلِمُهُ"

(لا) نافیہ۔ (یظلمہ) فعل مضارع "ہو" مستتر فاعل۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم، مفعول۔ فعل فاعل اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"وَلَا يَخْذُلُهُ"

(واو) استئنافیہ (لا) نافیہ۔ (یخذلہ) فعل مضارع "ہو" مستتر فاعل۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم، مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"وَلَا يَكْذِبُهُ"

(واو) استئنافیہ (لا) نافیہ۔ (یکذبہ) فعل مضارع "ہو" مستتر فاعل۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم، مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

”وَلاَ یَحْقِرُہُ“

(واو) استنافیہ (لا) نافیہ۔ (یحقرہ) فعل مضارع ”ہو“ مستتر فاعل۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

التَّقْوَیٰ ھٰھُنَا. وَیُشِیرُ إِلَیٰ صَدْرِہِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ“

(التقوی) مبتدا۔ (ہہنا) اسم اشارہ ظرفیت کا فائدہ دیتا ہے، مبتدا محذوف کے متعلق ہوکر خبر۔ مبتداء اور خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (ویشیر) (واو) حالیہ (یشیر) فعل مضارع ”ہو“ ضمیر مستتر فاعل۔ (إلی صدرہ) جار ومجرور ”یشیر“ کے متعلق۔ (ثلاث) مضاف۔ (مرات) مضاف إلیہ، دونوں ملکر نائب مفعول مطلق۔ جملہ فعلیہ منصوب محلا ”قال“ کے فاعل سے حال۔ قال اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

بِحَسْبِ امْرِیءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ یَحْقِرَ أَخَاہُ الْمُسْلِمَ“

(بحسب امرء) جار ومجرور ظرف مستتر خبر مقدم (من الشر) جار ومجرور حَسب کے متعلق، بمعنی: یکفی۔ (أن یحقر) أن) مصدریہ۔ (یحقر) فعل مضارع منصوب بأن ”ہو“ مستتر فاعل۔ فعل ”یحقر“ مصدر کی تاویل میں ہوکر مبتدا موٴخر۔ (أخاہ المسلم) مفعول بہ۔ مبتداء موٴخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

”کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ. دَمُہُ وَمَالُہُ وَعِرْضُہُ“

(کل) مبتداء مرفوع علامت رفعہ ضمہ مضاف۔ (المسلم) مضاف إلیہ۔ (علی المسلم) جار ومجرور ”حرام“ کے متعلق۔ (حرام) خبر مبتداء کی مبدل منہ۔ (دم) حرام سے بدل مضاف (ہ) ضمیر متصل مضاف الیہ (ومالہ) (واو) عاطفہ (مال) حرام سے بدل مضاف (ہ) ضمیر متصل مضاف الیہ (وعرضہ) (واو) عاطفہ (عرض) حرام سے بدل مضاف (ہ) ضمیر متصل مضاف الیہ۔ مبتداء خبر اور متعلق ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

الحدیث السادس والثلاثون:

اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرنے کا بیان

وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْیَا، نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَمَنْ یَسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ، یَسَّرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِماً، سَتَرَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ. وَاللّٰهُ فِی عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِی عَوْنِ أَخِیهِ. وَمَنْ سَلَكَ طَرِیقاً یَلْتَمِسُ فِیهِ عِلْماً، سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِیقاً إِلَی الْجَنَّةِ. وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِی بَیْتٍ مِنْ بُیُوتِ اللّٰهِ، یَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ، وَیَتَدَارَسُونَهُ بَیْنَهُمْ، إِلَّانَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّكِینَةُ، وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِیمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ أَبْطأَ بِهِ عَمَلُهُ، لَمْ یُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ. {رواہ مسلم}.

مشکل الفاظ:

(کربۃ) غم، سختی۔ (معسر) تنگ دست۔ (طریق) راستہ۔ (بیوت) گھر، بیت کی جمع۔ (السکینۃ) سکون، اطمینان۔

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جس نے کسی مؤمن سے دنیا کی کوئی سختی دور کی، اللہ اس شخص سے قیامت کی سختی کو دور کردے گا۔ اور جس نے کسی تنگ دستی پر نرمی کی، اللہ تعالیٰ اس شخص کو دنیا اور آخرت میں آسانی عطا کردے گا۔ اور جو شخص کسی کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اور اللہ اس وقت تک بندے کا مددگار رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا

ہے۔اور جو شخص علم تلاش کرنے کسی راستے پر چلے گا، اللہ تعالی اس کے بدلے اس کے لیے جنت کے راستے آسان کردے گا۔اور جب کچھ لوگ اللہ کے گھر میں اکٹھے ہو کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو اس کا درس دیتے ہیں تو ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے۔اور ان کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔اور ان پر فرشتے اپنے پر پھلا دیتے ہیں۔اور اللہ تعالی ان کا ذکر اپنے پاس موجود فرشتوں میں کرتا ہے۔اور جس شخص کا عمل کمزور ہو اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا"۔

فوائد حدیث:

☆: کسی بھی صورت میں مسلمان کی حاجات کو پورا کرنے کی بڑی فضیلت ہے۔جو مسلمان تنگی کا شکار ہو اس پر نرمی کرنے کی وجہ سے اللہ عزوجل قیامت میں مہربان ہوگا۔

☆: وہ گناہگار مسلمان جس کے گناہ عام نہ ہوں، اس کے اوپر پردہ ڈالنے کی ترغیب دی گئی ہے۔اور وہ بندہ جس کے گناہ عام ہوں یا وہ فساد کے ساتھ معروف ہو یا وہ خود اپنے گناہوں کا چرچا کرتا ہو یا عام مسلمانوں کو اس کی ذات سے خطرہ ہو تو پھر کسی کو اس کے بارے میں بتانا اور اس کے خطرہ سے خبردار کرنا بہتر ہے۔

☆: فرائض کے علاوہ عبادات کے لئے اجتماع بھی مستحسن اُمر ہے۔اس میں اجتماعی ذکر وفکر اور دیگر مذہبی اجتماعات کی اجازت ہے۔

☆: علم وعمل کی فضیلت کا بیان ہے کہ علم تلاش کرنے والا جنت کے راستے پر چلتا ہے۔اور عمل کرنیوالا کامیاب ہو جاتا ہے۔جبکہ عالی نسب والا بے عمل پیچھے رہ جاتا ہے۔

ترکیب:

"وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ"

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔(عن) حرف جر۔(أبی) مضاف۔(هريرة)

مضاف اِلیہ۔ مضاف مضاف اِلیہ ملکر مجرور ہوئے عن جار کے۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے فعل مقدر ''روی'' کے۔ تقدیر عبارت ہے: ''روی عن أبی هریرة''۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

''رضی الله عنه قال''

(رضی) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللهُ) اسم جلالت فاعل مرفوع۔ (عنه) عن حرف جر۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم محل جر میں ہے۔ جار و مجرور ظرف لغو ''رضی'' کے متعلق ہوئے۔ رضی فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ معترضہ ہوا۔

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، ''ہو'' ضمیر مرفوع متصل، فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

''قال رسول الله ﷺ''

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (رسول) فاعل مرفوع، مضاف۔ (الله) اسم جلالت مضاف اِلیہ، مجرور۔ پورا جملہ یعنی ''قال رسول الله ﷺ'' منصوب محلا مفعول بہ، مقولہ ہوا قال کا۔ قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

''مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا، نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ''

(مَن) اسم موصول متضمن معنی شرط (نَفَّس) فعل ماضی مبنی بر فتحہ محل جزم میں جواب شرط، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (عن مؤمن) جار و مجرور ''نفّس'' کے متعلق (کربۃ) مفعول بہ منصوب۔ (من کرب) جار مجرور، محذوف کے متعلق ہوکر ''کربۃ'' کی صفت مضاف (الدنیا) مضاف الیہ۔ نفس اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے مل کر صلہ۔ موصولہ اپنے صلہ سے مل کر شرط (نفّس) جواب شرط مبنی بر فتحہ محل جزم میں۔ (الله) اسم جلالت فاعل۔

(عنہ) جار ومجرور "نفس" کے متعلق (کربۃ) مفعول بہ منصوب۔ (من کرب) جار مجرور، محذوف کے متعلق ہوکر "کربۃ" کی صفت مضاف (یوم) مضاف الیہ ہوکر مضاف (القیامۃ) مضاف الیہ۔ نفس فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جزاء شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

"وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ، يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ"

(واو) استنافیہ (من) اسم موصول متضمن معنی شرط، مبتدا۔ آنے والا جملہ شرطیہ اسکی خبر۔ (یسر) فعل ماضی مبنی برفتحہ محل جزم میں جواب شرط، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (علی معسر) جار ومجرور "یسر" کے متعلق مفعول بہ۔ (یَسَّــرَ) جواب شرط مبنی برفتحہ محل جزم میں۔ (اللہ) اسم جلالت فاعل۔ (علیہ) جار ومجرور "یسر" کے متعلق۔ (فی) جار (الدنیا) مجرور معطوف الیہ (وَ) عاطفہ (الآخرۃ) معطوف۔ معطوف معطوف الیہ مجرور۔ جار ومجرور ظرف لغو "یسر" کے متعلق۔ یسر فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جزاء شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ۔

"وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِماً، سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ"

(من) اسم شرط جازم مبنی بر سکون مرفوع محلا مبتدا۔ آنے والا جملہ شرطیۃ اسکی خبر۔ (ستر) فعل ماضی مبنی برفتحہ محل جزم میں جواب شرط، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (مسلماً) مفعول بہ منصوب۔ (سترہ) جواب شرط۔ (ہ) ضمیر مبنی بر ضم منصوب محلا مفعول بہ۔ (اللہ) فاعل۔ (فی الدنیا والآخرۃ) جار ومجرور ظرف لغو فعل "ستر" کے متعلق۔ ستر فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جزاء شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ۔

"وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ"

(واللہ): (واو) استئنافیہ۔ (اللہ) مبتدا۔ (فی عون) جار ومجرور محذوف "یکون" کے متعلق

ہوکر خبر۔ مبتداء اور خبر ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ (ما) مصدریہ۔ (کان) فعل ماضی ناقص، مصدر کی تاویل میں یعنی: "مدۃ کونہ"۔ (العبد) اسم "کان" مرفوع۔ (فی عون اُخیہ) جار و مجرور محذوف کے متعلق ہوکر خبر "کان"۔ کان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"وَمَنْ سَلَکَ طَرِیقاً یَلْتَمِسُ فِیهِ عِلْماً، سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِیقاً إِلَی الْجَنَّةِ"

(و) استینافیہ۔ (من) اسم موصولہ متضمن بمعنی شرط (سلک) فعل ماضی ھو ضمیر اس میں مستتر فاعل (طریقا) موصوف۔ (یلتمس) فعل مضارع مرفوع "ہو" مستتر فاعل۔ (فیہ) جار ومجرور یلتمس کے متعلق۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صفت۔ موصوف اور صفت ملکر مفعول بہ سلک فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر صلہ ہوا موصولہ کا صلہ اور موصول ملکر شرط (علماً) مفعول بہ منصوب۔ (سہّل) فعل ماضی معلوم۔ (اللہ) فاعل مرفوع علامت رفعہ ضمہ۔ (لہ بہ) جار و مجرور "سہل" کے متعلق۔ (طریقاً) مفعول بہ۔ (إلی الجنۃ) جار مجرور طریقاً کے متعلق۔ سہل فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزاء، شرط اور جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ۔

"وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِی بَیْتٍ مِنْ بُیُوتِ اللّٰهِ، یَتْلُونَ کِتَابَ اللّٰهِ، وَیَتَدَارَسُونَهُ بَیْنَهُمْ، إِلاَّ نَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِینَةُ"

(و) حرف عطف۔ (ما) حرف نفی۔ (اجتمع) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (قوم) فاعل ذوالحال۔ (فی) حرف جر۔ (بیت) موصوف۔ (من بیوت اللہ): (من جار)۔ (بیوت) مضاف (اللہ) اسم جلالت مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر صفت۔ موصوف صفت ملکر مرور۔ جار و مجرور ظرف لغو "اجتمع" کے متعلق۔ (یتلون) فعل مضارع، "ہم" ضمیر فاعل، جملہ فعلیہ یتلون منصوب محلاً "قوم" سے حال۔ (کتاب اللہ) مفعول بہ۔ (یتدارسونہ) فعل مضارع، "ہم" ضمیر فاعل۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم منصوب محلاً مفعول

بہ۔ (بینھم) بین ظرف مکان منصوب، محذوف کے متعلق ہو کر یتدارسون کی ضمیر سے حال۔ (إلا) یا تو نفی کے بعد حرف تحقیق ہے۔ یا حرف استثناء ہے اور آنے والا جملہ فعلیہ منصوب محلا مستثنیٰ منقطع ہے۔ (نزلت) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (ت) تأنیث۔ (علیھم) جار ومجرور نزلت کے متعلق۔ (السکینۃ) فاعل۔ اجتمع فعل اپنے فاعل مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلائِكَةُ"

(و) حرف عطف۔ (غشیتھم) غشی فعل ماضی مبنی بر فتحہ، (ت) تأنیث۔ (ہم) ضمیر مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔ (الرحمۃ) فاعل۔ عشیت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (وحفتھم الملائکۃ): (و) حرف عطف۔ (حفتھم) غشی فعل ماضی مبنی بر فتحہ، (ت) تأنیث۔ (ہم) ضمیر مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔ (الملائکۃ) فاعل۔ حفت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ"

(وذکر) فعل ماضی۔ (ہم) ضمیر مبنی بر سکون منصوب محلا مفعول بہ۔ (اللہ) فاعل۔ (فیمن عندہ): (فی) جار۔ (من) موصوف (عندہ) صفت۔ موصوف صفت ملکر مجرور۔ جار ومجرور ظرف لغو "ذکر" کے متعلق۔ ذکر فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ، لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ"

(و) حرف عطف۔ (من) اسم شرط جازم مبنی بر سکون مرفوع محلا مبتدا، آنے والا جملہ اسکی خبر۔ (أبطأ) فعل ماضی مبنی بر فتحہ محل جزم میں فعل شرط۔ (عملہ) فاعل۔ (لم) أداۃ جزم (یسرع) فعل مضارع مجزوم۔ جملہ جواب شرط۔ (بہ) جار ومجرور یسرع کے متعلق۔ (نسبہ) فاعل۔ شرط اور جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

الحديث السابع والثلاثون:

امت حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا بیان

وَعَنْ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُما عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ، فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلٰى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَإِنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا، كَتَبَهَا اللّٰهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً. {رواه البخاری ومسلم بهذه الحروف}. فَانْظُرْ يَا أَخِي وَفَّقَنَا اللّٰهُ وَإِيَّاكَ إِلٰى عَظِيْمِ لُطْفِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَتَأَمَّلْ هٰذِهِ الأَلْفَاظَ وَقَوْلَهُ (عِنْدَهُ) إِشَارَةٌ إِلٰى الإِعْتِنَاءِ بِهَا وَقَوْلَهُ (كَامِلَةً) لِلتَّأْكِيدِ وَشِدَّةِ الإِعْتِنَاءِ بِهَا وَقَالَ فِي السَّيِّئَةِ الَّتِي هَمَّ بِهَا ثُمَّ تَرَكَهَا (كَتَبَهَا اللّٰهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً) فَأَكَّدَهَا بِـ(كَامِلَةٍ) وَإِنْ عَمِلَهَا كَتَبَهَا سَيِّئَةً وَاحِدَةً فَأَكَّدَ تَقْلِيلَهَا بِـ(وَاحِدَةٍ) وَلَمْ يُؤَكِّدْهَا بِـ(كَامِلَةٍ) فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ سُبْحَانَهُ لَا نُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْهِ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقُ.

مشکل الفاظ:

(الحسنات) بھلائیاں، اعمال صالحہ۔ (السیات) سیئہ کی جمع، برائیاں۔ (اضعاف) کئی گنا، ضعف کی جمع۔

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پروردگار سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں

لکھ دی ہیں اور پھر انھیں بیان بھی کر دیا ہے۔ پس جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے گا اور اس پر عمل نہیں کرے گا اللہ تعالی اپنی بارگاہ میں ایک مکمل نیکی کا ثواب لکھ دے گا۔ اور جو شخص اس نیکی کا ارادہ کرنے کے بعد اس پر عمل بھی کرے گا تو اللہ تعالی اپنی بارگاہ میں اسے دس نیکیوں سے لے کر سات سو گنا تک بلکہ اس سے بھی زیادہ تک اپنے پاس سے عطا کریگا۔ اور جو کوئی شخص کسی گناہ کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو اللہ تعالی اپنی بارگاہ میں اسے ایک مکمل نیکی کے طور پر محفوظ رکھے گا۔ اور کوئی شخص گناہ کا ارادہ کرے اور پھر اس پر عمل بھی کرلے تو اللہ تعالی اسے ایک گناہ شمار کریگا''۔ اس حدیث کو امام بخاری اور مسلم نے اپنی صحیح میں ان الفاظ میں روایت کیا ہے۔

امام نووی بیان کرتے ہیں اے میرے بھائی (اللہ تعالی ہمیں توفیق عطا کرے اور آپ کو بھی) اللہ تعالی کے اس عظیم لطف کی طرف غور کرو۔ اور ان الفاظ پر غور کرو۔ روایت کا لفظ (عندہ) اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالی اس نیکی کی طرف اہتمام کے ساتھ رحمت فرمائے گا اور روایت کا لفظ کہ (وہ ایک مکمل نیکی ہوگی) یہ تاکید کے لیے ہیں یہ اللہ تعالی کے ایک خاص فضل کی طرف اشارہ ہے جو اس عمل کے ساتھ ہوگا۔ اور روایت میں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ گناہ کے بارے میں جب کوئی شخص اس کا ارادہ کرے گا اور اس ارادے کو ترک کر دے گا تو اللہ تعالی اسے اپنی بارگاہ میں ایک مکمل نیکی تحریر کرے گا یہاں پر بھی (مکمل) کے لفظ نے تاکید پیدا کی ہے۔ اور اگر وہ شخص اس پر عمل کرلے گا تو اللہ تعالی اسے ایک گناہ کے طور پر تحریر کرے گا یہاں اس نیکی کے کم ہونے کو لفظ (ایک) کے ذریعے مؤکد کیا گیا یہاں اس کو لفظ (کامل) کے ذریعے موکد نہیں کیا گیا۔ ہر طرح کی حمد اللہ تعالی کے لئے مخصوص ہے اور اس کا احسان ہے ہم اس کی تعریف نہیں کرسکتے اور اللہ تعالی کی عطا سے ہی توفیق نصیب ہوتی ہے۔

فوائد حدیث:

☆: کراما کاتبین صرف ظاہری اعمال ہی نہیں لکھتے بلکہ وہ نیتوں اور ارادوں کو بھی لکھتے ہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ انسان نیت میں سچا ہو، نیک ارادہ اور نیت اسی وقت معتبر ہے کہ اس پر عمل کرنے کا عزم ہو پھر کسی وجہ سے عمل نہ ہو سکے تو بھی پورا ثواب عطا ہوگا۔

☆: برائی کا پختہ ارادہ ہو اور پھر اللہ کی خشیت کی وجہ سے اس پر عمل نہ کرے تو بھی ایک نیکی کا ثواب دیا جائیگا اور اگر عمل کر لے تو صرف ایک ہی گناہ شمار ہوگا۔

☆: اللہ عزوجل ایک نیکی کا ثواب دس گنا سے لیکر سات سو گنا تک عطا کرتا ہے۔ مگر یہ بھی آخری حد نہیں اللہ عزوجل جس کو چاہے اس سے بھی زیادہ عطا کرتا ہے۔

ترکیب:

وعن ابن عباس رضی اللہ عنهما عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فِیمَا یَرْوِیه عَنْ رَبّهِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ، قَالَ:

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔ (عن) حرف جر۔ (ابن) مجرور، مضاف۔ (عباس) مضاف الیہ مجرور، عن جار اپنے مجرور کے ساتھ ملکر ظرف مستقر ''روی'' کے متعلق ہوئے۔ ''روی'' فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(رَوی) فعل مقدر، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ (عن رسول اللہ ﷺ) جار مجرور، ظرف مستقر فعل مقدر کے متعلق ہوئے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(فیما) متعلق فعل مقدم۔ (یرویہ): (یروی) فعل مضارع معلوم۔ (ہ) ضمیر راجع بسوئے ''رسول اللہ'' فاعل۔ (عن) جار۔ (ربہ) مضاف مضاف الیہ، موصوف۔ (تبارک وتعالی) صفات۔ موصوف اپنے دونوں صفات سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ظرف لغو فعل کے متعلق۔

فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ بعد میں آنے والا کلام مقولہ ہے۔

"إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ"

(إنَّ) حرف تاکید وحرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (اللہ) اسم ''إنَّ'' منصوب۔ (کتب) فعل ماضی مبنی برفتحہ، ''ہو'' مستتر فاعل۔ جملہ فعلیہ مرفوع محلا خبر ''إنّ''۔ (الحسنات) مفعول بہ، معطوف علیہ۔ (و) حرف عطف۔ (السیئات) معطوف خبر۔ ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ"

(ثم) حرف عطف۔ (بیّن) فعل ماضی مبنی برفتحہ، ''ہو'' مستتر فاعل۔ (ذلک) اسم إشارۃ مبنی برفتحہ منصوب محلا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً"

(فمن): (ف) حرف استیناف۔ (من) اسم موصول متضمن معنی شرط (ہم) فعل ماضی مبنی برفتحہ، ''ہو'' مستتر فاعل، فعل شرط۔ (بحسنۃ) جار ومجرور، موصوف۔ (فلم): (ف) حرف عطف (لم) حرف جزم۔ (یعملہا) فعل مضارع مجزوم، ضمیر مستتر فاعل۔ (ہا) ضمیر متصل مبنی برسکون منصوب محلا مفعول بہ، ''حسنۃ'' کی صفت۔ موصوف صفت ملکر مجرور، جار مجرور متعلق ''ھم''، فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر شرط۔ (کتبہا) کتب فعل ماضی مبنی برفتحہ (ہا) ضمیر مبنی برسکون منصوب محلا مفعول بہ۔ جملہ فعلیہ جواب شرط۔ (اللہ) فاعل مرفوع۔ (عندہ) ظرف منصوب محلا مفعول بہ سے حال۔ (حسنۃ) موصوف۔ (کاملۃ) صفت۔ مفعول بہ۔ کتب فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور ظرف سے ملکر جزاء۔ شرط جزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

''وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا الله عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ''

(و) حرف عطف۔ (إنْ) حرف شرط جازم (ہم) فعل ماضی مبنی برفتحہ، ''ہو'' مستتر فاعل، فعل شرط۔ (بہا) جار ومجرور ''ہم'' کے متعلق۔ فعل اپنے فاعل ومتعلق سے ملکر شرط۔ (فعملہا): (ف) حرف عطف۔ (عمل) فعل ماضی مبنی بر فتح، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل۔ ''ھا'' ضمیر مفعول بہ۔ (عشر حسنات) مضاف مضاف إلیہ نائب مفعول مطلق۔ (إلی سبعمائۃ ضعف): جار ومجرور ''کتب'' کے متعلق۔ (إلی أضعاف کثیرۃ) جار ومجرور ''کتب'' کے متعلق۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جزاء۔ شرط اور جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔



الحديث الثامن والثلاثون:

نوافل کی فضیلت اور أولیاء کرام کی شان کا بیان

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ قَالَ: مَنْ عَادَى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ. وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُهُ عَلَيْهِ. وَلَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا. وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِيْ بِهَا، وَلَئِنْ سَأَلَنِيْ لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنْ اسْتَعَاذَنِيْ لَأُعِيْذَنَّهُ.

{رواه البخاری}.

مشکل الفاظ:

(ولی) دوست، مددگار۔ (حرب) لڑائی۔ (لایزال) ہمیشہ۔ (یتقرَّب) وہ قرب حاصل کرتا رہتا ہے۔

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے ''جو شخص میرے کسی دوست کے ساتھ دشمنی رکھے گا میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں۔ اور میرا بندہ جن چیزوں کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں سب سے زیادہ میرے نزدیک محبوب وہ چیز ہے جو میں نے اس شخص پر فرض کی ہے۔ اور میرا بندہ نوافل پر ہمیشگی کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اسے محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس کے ذریعے وہ سنتا ہے اور اس کی بصارت ہو جاتا ہوں جس کے ذریعے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس کے ذریعے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں جس کے ذریعے وہ چلتا ہے۔ اور اگر وہ مجھ سے کوئی سوال کرے تو میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر وہ کسی چیز سے میری پناہ مانگے تو میں اس کو اس چیز سے پناہ دیتا ہوں''۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

فوائد حدیث:

☆: اللہ عزوجل کا قرب واجبات وفرائض کی ادائیگی کے بعد نوافل کی کثرت سے حاصل ہوتا ہے۔

☆: نوافل اسی وقت مقبول ہیں جب فرائض کو پورا کیا جائے، نفل کی معنی ہی ''واجبات پر زیادہ'' ہے تو اگر واجبات ہی ادا نہ ہوں تو نفل متحقق ہی نہیں ہونگے۔

☆: جب بندہ اللہ عزوجل کا قرب حاصل کر لیتا ہے اور وہ اللہ تعالی کا ولی بنتا ہے تو پھر اس کے سارے معاملات اللہ عزوجل کی خاص قوت سے ادا ہوتے ہیں۔ اللہ عزوجل کے ولی کے تمام اعضاء صرف وہی کام انجام دیتے ہیں جن سے اللہ تعالی راضی ہوتا ہے۔ علامہ فخر

الدین رازی رحمہ اللہ اس کی توضیح میں فرماتے ہیں کہ جب کوئی بندہ نیکیوں پر ہیشگی کرتا ہے تو اس مقام تک پہنچ جاتا ہے جسکے متعلق اللہ تعالی نے "کنت له سمعا و بصرا" فرمایا ہے۔ جب اللہ عز و جل کے جلال کا نور اسکی سمع ہو جاتا ہے تو وہ دور و نزدیک کی سنتا ہے اور جب یہی نور اس کی بصر ہو گیا تو وہ دور و نزدیک کی چیزوں کو دیکھ لیتا ہے اور جب یہی نور جلال اسکا ہاتھ ہو جائے تو یہ بندہ دور و نزدیک چیزوں میں تصرف پر قادر ہو جاتا ہے۔

ترکیب:

وَعَن أَبِی هُرِیرَةَ رضی الله عنه قال: قال رسول الله: إن اللّٰه تعالی قال:

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔ (عن) حرف جر۔ (أبی) مضاف۔ (ھریرۃ) مضاف الیہ۔ دونوں ملکر مجرور ہوئے عن جار کے۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے فعل مقدر "روی" کے۔ تقدیر عبارت ہے: "روی عن أبی ھریرۃ"۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ "ہو" مستتر فاعل۔ (قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (رسول) فاعل مرفوع، مضاف۔ (اللہ) اسم جلالت مضاف الیہ مجرور۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ پورا جملہ یعنی "قال رسول اللہ" منصوب محلا مفعول بہ، مقولہ ہوا قال کا۔ فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(اِنَّ) حرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (اللہ) اسم جلالت موصوف (تعالی) صفت، موصوف صفت ملکر اسم اِن منصوب۔ (قال) فعل ماضی، مرفوع۔ "ان" کی خبر۔ "ان" اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

"مَنْ عادَی لی وَلیاً فقد آذَنْته بالحرْبِ"

(من) اسم موصول متضمن معنی شرط۔ (عادی) فعل ماضی "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (لی) جار

ومجرور ''عادیٰ'' کے متعلق۔ (ولیاً) مفعول بہ۔ (فقد): (ف) جواب شرط۔ (قد) حرف تحقیق۔ (آذنتہ) فعل ماضی (ت) ضمیر متصل مرفوع محلا فاعل۔ (ہا) ضمیر مبنی برضم منصوب محلا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر شرط۔ (بالحرب) جارومجرور ''آذن'' کے متعلق۔ فعل فاعل مفعول ملکر جواب شرط۔ شرط اپنی جزاء سے ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

" وما تقرّبَ إلىّ عبدى بشىءٍ أحبَّ إلى مما افتَرَضْته عليه"

(و) عاطفہ۔ (ما) نافیہ۔ (تقرَّب) فعل ماضی مبنی برفتح۔ (إلی) جارومجرور ''تقرب'' کے متعلق۔ (عبدی): مضاف۔ (یاء) ضمیر متکلم مبنی برسکون مجرور محلا مضاف الیہ۔ دونوں ملکر فاعل۔ (بشیء): (ب) جار۔ (شیء) موصوف۔ (أحب) صفت۔ (الی) جار مجرور ''احب'' کے متعلق۔ علامت جر فتحہ ہے کیونکہ وصفیت اور وزن فعل کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔ (مما): (من) جارہ۔ (ما) موصولہ۔ (افترضتہ) فعل، فاعل، مفعول ملکر صلہ ہے موصول کا۔ (علیہ) جارومجرور ''افترضت'' کے متعلق۔ موصول صلہ مجرور، جار مجرور متعلق ثانی اَحب کے۔ تقرب فعل اپنے فاعل ومتعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"وما یزالُ عبْدی یتَقَرَّبُ إلیَّ بالنَّوافِلِ حتی أُحبَّه"

(و) حرف عطف (لا یزال) فعل مضارع، کان والا عمل کرتا ہے۔ (عبدی) مضاف۔ (یاء) ضمیر متکلم مبنی برسکون مجرور محلا مضاف الیہ۔ دونوں ملکر اسم۔ (یتقرب) فعل مضارع مرفوع، ''ہو'' ضمیر مستتر فاعل، جملہ منصوب محلا خبر ''لا یزال''۔ (إلیّ) جارومجرور ''یتقرّب'' کے متعلق۔ (بالنوافل): (ب) حرف جر۔ (النوافل) مجرور۔ (حتی) حرف غایۃ۔ (اُحبہ) فعل مضارع منصوب بأن، جوکہ حتی کے بعد مقدر ہے۔ ''أنا'' ضمیر مستتر فاعل۔ (ہا) ضمیر متصل مبنی برضم منصوب محلا مفعول بہ۔ یزال اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"فإذا أحببْتُه كُنْتُ سَمْعَهُ الذی یسمَعُ به"

(فإذا): (ف) استئنافیہ۔ (إذا) أداة شرط۔ (أحببته): (أحب) فعل۔ (ت) فاعل۔ (ہ) ضمیر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر شرط۔ (کنت) فعل فاعل۔ (سمعہ) خبر کان موصوف۔ (الذی) اسم موصول مبنی بر سکون منصوب محلاً سمع کی صفت۔ (بہ) جار ومجرور "یسمع" کے متعلق۔ کنت اپنے اسم وخبر سے ملکر جواب شرط۔ شرط وجواب ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

"ولئنْ سألنی لأُعطینَّه"

(واو) حرف قسم (لام) قسمیہ۔ (إن) شرطیۃ۔ (سألنی) سأل فعل ماضی مبنی بر فتح، نون وقایۃ، یاء ضمیر متکلم مبنی بر سکون منصوب محلاً مفعول بہ۔ سأل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر قسم۔ (لأعطینہ): (لام) جواب القسم کے لئے۔ (أعطی) فعل مضارع "أنا" ضمیر مستتر فاعل۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم منصوب محلاً مفعول بہ۔ پورا جملہ جواب القسم۔ قسم وجواب قسم ملکر جملہ قسمیہ ہوا۔

"ولئن استعاذنی لأعیذَنه"

(واو) حرف قسم (لام) قسمیہ۔ (إن) شرطیۃ۔ (استعاذنی) استعاذ فعل ماضی مبنی بر فتح، نون وقایۃ، یاء ضمیر متکلم مبنی بر سکون منصوب محلاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر قسم۔ (لأعیذنہ): (لام) جواب القسم کے لئے۔ (أعیذ) فعل مضارع "أنا" ضمیر مستتر فاعل۔ (ہ) ضمیر متصل مبنی بر ضم منصوب محلاً مفعول بہ۔ پورا جملہ جواب القسم۔ قسم وجواب قسم ملکر جملہ قسمیہ ہوا۔



الحديث التاسع والثلاثون:

غلطی اور بھول چوک معاف

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِي عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ، وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ. {حديث حسن، رواه ابن ماجة والبيهقي وغيرهما}.

مشکل الفاظ:

(الخطاء) غلطی۔ (النسیان) بھول۔

ترجمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک اللہ تعالی نے میری امت سے خطا اور بھول چوک کو درگزر کر دیا ہے اور اس چیز کو بھی جس پر انہیں مجبور کیا گیا ہو“۔ یہ حدیث حسن ہے اور اس کو امام ابن ماجہ امام بیہقی اور دیگر حضرات نے روایت کیا ہے۔

فوائد حدیث:

☆: ان مذکورہ تین بندوں (مخطی، بھول جانے والا، مکرہ) پر گناہ نہیں ہوگا۔ دنیاوی حکم پھر بھی لگے گا، مثلاً کسی نے غلطی سے کسی کی کوئی چیز ضائع کردی یا کسی کی امانت کہیں پر بھول گیا تو ان صورتوں میں وہ ضامن ہوگا اس نقصان کو پورا کریگا۔ اسی طرح کسی کو طلاق پر مجبور کیا گیا اور اس نے طلاق دے دی تو طلاق واقع ہو جائیگی۔ یا کسی نے بھول کر بے وضوء نماز پڑھی اب گناہ تو نہیں لیکن اعادہ کریگا۔

ترکیب:

"وعن ابن عبّاس قال قال رسول الله ﷺ"

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔(عن) حرف جر۔(ابن) مجرور، مضاف۔(عباس) مضاف الیہ مجرور، عن جار اپنے مجرور کے ساتھ ملکر ظرف مستقر "روی" کے متعلق ہوئے۔ "روی" فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ "ہو" مستتر فاعل۔(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔(رسول) فاعل مرفوع، مضاف۔(اللہ) اسم جلالت مضاف الیہ مجرور۔فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔پورا جملہ یعنی "قال رسول اللہ" منصوب محلاً مفعول بہ، مقولہ ہوا قال کا۔فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِی عَنْ أُمَّتِی الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ، وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ"

(إنّ) حرف تاکید وحرف از حروف مشبہ بالفعل۔(اللہ) اسم "إنّ" منصوب۔(تجاوز) فعل ماضی مبنی بر فتحہ، "ہو" مستتر فاعل۔جملہ مرفوع محلاً خبر "إن"۔(لی) جار ومجرور "تجاوز" کے متعلق۔(عن) حرف جر۔(اُمّتی) اسم مجرور، مضاف۔(الخطأ) مفعول بہ منصوب، معطوف علیہ۔(و) حرف عطف۔(النسیان) معطوف۔(و) حرف عطف۔(ما) اسم موصول مبنی بر سکون منصوب محلاً "الخطا" پر معطوف۔(استکرہوا) فعل ماضی مجہول۔ہم ضمیر مستتر نائب فاعل۔(علیہ) جار ومجرور "استکرہوا" کے متعلق۔ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔



الحديث الأربعون:

آخرت کی تیاری کا بیان

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُما قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبَيَّ فَقَالَ: كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُما يَقُولُ: إِذَا أَمْسَيْتَ فَلا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ.

{رواه البخاری}.

مشکل الفاظ:

(منکبیّ) میرے دونوں کاندھے۔ منکب کا تثنیہ ہے۔ اصل میں منکبین تھا یائے متکلم کی طرف اضافت کی وجہ سے تثنیہ کا نون گر گیا اور یاء کا یاء میں ادغام ہوا۔ (غریب) مسافر۔ (عابر سبیل) راستہ پاٹنے والا۔ (الصباح) صبح۔ (المساء) شام۔

ترجمہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے میرے کندھے کو پکڑ کر ارشاد فرمایا: ''دنیا میں یوں رہو جیسے تم اجنبی ہو یا مسافر ہو''۔ راوی بیان کرتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرمایا کرتے تھے: ''جب شام ہو جائے تو صبح کا انتظار نہ کرو اور جب صبح ہو جائے تو شام کا انتظار نہ کرو۔ اور بیمار ہونے سے پہلے اپنی صحت کو غنیمت سمجھو۔ اور مرنے سے پہلے زندگی کو غنیمت سمجھو''۔

فوائد حدیث:

☆: کسی کو پوری طرح اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے اس کے ہاتھ کو ہاتھ میں لینا، اس کے کندھوں یا سر پر ہاتھ رکھنا جائز ہے۔

☆: بغیر سوال کے بھی کسی کو نصیحت کرنا اولی ہے۔

☆: موت کی تیاری اور خواہشوں کی کمی ہی کامیابی کا راز ہے کہ دنیا جائے قرار نہیں بلکہ دار قرار جانے کا راستہ ہے۔

ترکیب:

"وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال"

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔ (عن) حرف جر۔ (ابن) مجرور، مضاف۔ (عمر) مضاف الیہ مجرور، دونوں ملکر مجرور۔ عن جار اپنے مجرور کے ساتھ ملکر ظرف مستقر "روی" کے متعلق ہوئے۔ "روی" فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (قال) فعل ماضی مبنی بر فتح، "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ بعد میں آنے والہ جملہ مقولہ۔

"أخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنکبی فقال: کُنْ فی الدنیا کأنک غَرِیب، أو عابرُ سَبیل"

(أخذ) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (رسول اللہ) فاعل۔ (بمنکبی): (ب) حرف جر۔ (منکب) مضاف مضاف الیہ، اسم مجرور۔ جار مجرور اخذ کے متعلق، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (فقال): (ف) حرف عطف (قال) فعل ماضی مبنی بر فتحۃ "ہو" ضمیر مستتر فاعل۔ (کن) فعل أمر مبنی بر سکون "أنت" مستتر، اسم۔ (فی الدنیا) جار و مجرور "کن" کے متعلق۔ (کأنک): (کأنّ) حرف تاکید وحرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (ک) اسم کأن۔ (غریب) خبر کأن۔ کأن اپنے اسم وخبر سے ملکر معطوف علیہ۔ (أو) حرف عطف۔ (عابر سبیل) مضاف مضاف الیہ، غریب کے اوپر معطوف۔ معطوف معطوف علیہ ملکر خبر کن۔ کن اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

" إذا أمسيت فلا تنتظر الصباح، وإذا أصبحت فلا تنتظر المساء"

(اذا) ظرف بمعنی شرط۔ (امسیت) فعل۔ (ت) فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر شرط۔ (فلا تنتظر): (ف) جزائیہ ہوا۔ (لا تنتظر) فعل نہی، اَنت مستتر فاعل۔ (الصباح) مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جزاء۔ شرط وجزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

" وخذ من صحتک لمرضک، ومن حیاتک لموتک"

(خذ) فعل امر، انت مستتر فاعل۔ (من) جار۔ (صحۃ) مضاف (ک) مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، خذ کا متعلق اول۔ (لمرضک): (ل) جار۔ (مرضک) مجرور۔ جار مجرور متعلق ثانی۔ خذ اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(واو) حرف عطف۔ (من) جار۔ (حیاتک) مضاف مضاف الیہ، مجرور متعلق اول۔ (لموتک) متعلق ثانی۔ پچھلے جملہ پر عطف، یعنی خذ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔



الحدیث الحادی والاربعون:

اپنی خواہش کو اسلام کے تابع کرنے کا بیان

وَعَنْ أَبِی مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ. {حدیث صحیح، رويناه فی کتاب الحُجة بإسناد صحیح}.

مشکل الفاظ:

(هواه) اس کی خواہش۔ (تبع) تابع۔

ترجمہ:

حضرت ابو محمد عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک کامل مؤمن نہیں بن سکتا جب تک اس کی خواہش نفس اس چیز کی تابع نہ بن جائے جسے میں لیکر آیا ہوں''۔ یہ حدیث صحیح ہے کتاب الحجہ میں ہم نے اسے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

فوائد حدیث:

☆: مؤمن کامل وہ ہے جس کی خواہشات دین اسلام کے تابع ہوں۔

☆: حدیث میں یہ بھی اشارہ ہے کہ خواہشات کو تابع بنانے کے لئے مجاہدہ کی ضرورت ہے۔

ترکیب:

وَعَنْ أَبِى مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔ (عن) حرف جر۔ (أبی) اسم مجرور، مضاف۔ (محمد) مضاف الیہ مجرور، دونوں ملکر مبدل منہ۔ (عبداللہ) بدل موصوف۔ (بن) صفت پھر مضاف ۔ (عمرو) مضاف الیہ پھر موصوف۔ (بن) صفت پھر مضاف۔ (العاص) مضاف الیہ۔ بدل مبدل منہ ملکر مجرور، جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے ''روی'' کے۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ ''ہو'' مستتر فاعل۔ (قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (رسول) فاعل مرفوع، مضاف۔ (اللہ) اسم جلالت مضاف الیہ مجرور۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ پورا جملہ یعنی ''قال رسول اللہ'' منصوب محلا مفعول بہ، مقولہ ہوا قال کا۔ فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

"لا یُؤمِنُ أَحَدُکم حتی یَکونَ هواهُ تبَعًا لما جِئتُ بِهِ"
(لا) حرف نفی۔ (یؤمن) فعل مضارع مرفوع علامۃ رفعہ ضمہ ہے۔ (أحدکم) فاعل۔ (حتی) حرف غایۃ فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ (یکون) فعل مضارع ناقص۔ (ہواہ) اسم یکون۔ (تبعاً) خبر یکون۔ (لما) لام حرف جر۔ (ما) اسم موصول۔ (جئت) فعل وفاعل۔ (بہ) جار ومجرور جئت کے متعلق۔ جملہ صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ مجرور، جار ومجرور تبعا کے متعلق۔ یکون اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر غایت۔ مغیا غایت سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



الحدیث الثانی والأربعون:

اللہ عزوجل اور بندہ کے تعلق کا بیان

وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: یَا ابْنَ آدَمَ إِنَّکَ مَا دَعَوْتَنِی وَرَجَوْتَنِی غَفَرْتُ لَکَ عَلَی مَا کَانَ مِنکَ وَلاَ أُبَالِی. یَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُکَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِی غَفَرْتُ لَکَ. یَا ابْنَ آدَمَ إِنَّکَ لَوْ أَتَیْتَنِی بِقُرَابِ الأَرْضِ خَطَایَا ثُمَّ لَقِیْتَنِی لاَ تُشْرِکُ بِی شَیْئاً لَأَتَیْتُکَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً. {رواہ الترمذی، وقال: حدیث حسن}.

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اللہ عزوجل فرماتا ہے: "اے ابن آدم تو جب تک مجھ سے مانگتا رہے گا اور مجھ سے امید رکھے گا، میں تیری تمام خامیوں کے باوجود تیری مغفرت کرونگا اور مجھے کسی بھی نقصان کی کوئی پرواہ نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندی تک پہنچ جائیں اور پھر تو

مجھ سے مغفرت مانگے تو میں تجھے بخش دونگا۔ اے ابن آدم! اگر تو زمین جتنے گناہ لے کر آئے اور پھر اس حالت میں میری بارگاہ میں حاضر ہو کہ تو کسی کو میرا شریک نہ سمجھتا ہو تو میں اس جتنی مغفرت کے ساتھ تجھے ملونگا''۔ یہ حدیث امام ترمذی نے روایت کی ہے اور کہا کہ حدیث حسن ہے۔

فوائد حدیث:

☆: گناہ کی وجہ سے بندہ کافر نہیں ہوتا۔

☆: اللہ کی مغفرت حاصل کرنے کے تین اسباب ہیں۔ (۱) توحید۔(۲) استغفار۔ (۳) امید کے ساتھ دعاء۔

☆: کثرت گناہ کے باوجود اللہ عزوجل توبہ قبول فرماتا ہے۔

ترکیب:

"وعن أنس بن مالک رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ"

(واو) حرف عطف مفید بیان واستئناف۔(عن) حرف جر۔ (اُنس) موصوف۔ (بن) صفت، مضاف۔ (مالک) مضاف الیہ۔ موصوف صفت ملکر مجرور ہوئے عن جار کے۔ جار مجرور ظرف مستقر متعلق ہوئے فعل مقدر ''روی'' کے۔ تقدیر عبارت ہے: ''روی عن اُنس''۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ ''ہو'' مستتر فاعل۔ (قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (رسول) فاعل مرفوع، مضاف۔ (اللہ) اسم جلالت مضاف الیہ مجرور۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ پورا جملہ یعنی ''قال رسول اللہ ﷺ'' منصوب محلا مفعول بہ، مقولہ ہوا قال کا۔ فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

" قالَ اللهُ تعَالیٰ "

(قال) فعل ماضی مبنی بر فتح۔ (اللہ) اسم جلالت موصوف (تعالی) صفت، دونوں ملکر

فاعل۔فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ۔

" یا ابنَ آدَمَ إنَّکَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَکَ عَلَی ما کانَ مِنکَ وَلاَ أُبَالِي"

(یا) حرف نداء، قائم مقام "ادعو" صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم "أنا" ضمیر مستتر فاعل۔ (ابن آدم) منادی فعل اپنے فاعل انا ضمیر اور منادی قائم مقام مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔(إنک): (إن) حرف تاکید وحرف از حروف مشبہ بالفعل۔(ک) ضمیر خطاب مبنی برفتحہ منصوب محلا اسم "إن"۔(ما) اسم شرط جازم مبنی بر سکون۔ موصولہ (دعوتنی): (دعا) فعل ماضی، (ت) ضمیر مبنی بر سکون مرفوع محلا فاعل۔(ن) وقایہ۔ (ی) ضمیر مفعول بہ۔(واو) حرف عطف۔(رجوتنی) (رجوت) فعل ماضی، (ت) ضمیر مبنی بر سکون مرفوع محلا فاعل۔(ن) وقایہ۔(ی) ضمیر مفعول بہ۔ معطوف معطوف علیہ ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر شرط۔(غفرت) فعل ماضی۔(ت) ضمیر مبنی برضم مرفوع محلا فاعل۔ جملہ محل جزم میں جواب الشرط۔(لک) جار ومجرور غفر کے متعلق۔(علی) حرف جر۔(ما) اسم موصول مبنی بر سکون مجرور محلا۔(کان) تامۃ بمعنی وُجد۔(منک) جار مجرور۔غفرت فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جزاء۔شرط وجزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوکر خبر ان، ان اپنے اسم وخبر سے ملکہ جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔(ولا أبالی): (واو) حالیہ۔(لا) نافیہ۔ (أبالی) فعل مضارع۔ "أنا" ضمیر مستتر فاعل۔جملہ منصوب محلا "غفرت" کے فاعل "ت" ضمیر سے حال۔

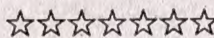
" یا ابنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَت ذُنُوبُکَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَکَ"

(یا) حرف نداء۔(ابن آدم) منادی۔حرف نداء قائم مقام ادعوا فعل اپنے فاعل انا ضمیر اور منادی قائم مقام مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔(لو) حرف امتناع وشرط۔ (بلغت) فعل ماضی مبنی بر فتح۔(ت) تأنیث۔(ذنوبک) مضاف مضاف الیہ، فاعل مرفوع۔(عنان السماء) مضاف مضاف الیہ،مفعول بہ۔(ثم) حرف عطف تراخی کا فائدہ

دے رہا ہے۔ (استغفرتنی) استغفر فعل ماضی۔ (ت) ضمیر مبنی بر سکون مرفوع محلا فاعل۔ (ن) وقایہ۔ (ی) ضمیر مفعول بہ۔ فعل فاعل اور مفعول بہ ملکر شرط۔ (غفرت) واحد متکلم فعل ماضی (ت) فاعل۔ (لک) جار مجرور ظرف لغو غفرت کے متعلق، جزاء۔ شرط وجزاء ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

يـا ابـنَ آدَمَ إنّکَ لَـوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الأَرْضِ خَطَايَا ثُمّ لَقِيتَنِي لا تُشْرِکُ بي شَيْئاً لَأَتَيْتُکَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً.

(یا) حرف نداء، قائم مقام ''ادعو'' صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم ''أنا''، ضمیر مستتر فاعل۔ (ابن آدم) منادی فعل اپنے فاعل انا ضمیر اور منادی قائم مقام مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ (إنک): (إنّ) حرف تاکید وحرف از حروف مشبہ بالفعل۔ (ک) ضمیر خطاب مبنی برفتحہ منصوب محلا اسم ''إنّ''۔ (لو) حرف امتناع وشرط۔ (أتیتني): (أتیت) فعل ماضی، (ت) ضمیر مبنی بر سکون مرفوع محلا فاعل۔ (ن) وقایہ۔ (ی) ضمیر مفعول بہ۔ (بقراب الأرض) جار مجرور ''أتیت'' کے متعلق۔ (خطایا) تمییز۔ (ثم) تراخی کے لئے۔ (لقیتني) (لقیت) فعل ماضی۔ (ت) ضمیر مبنی بر سکون مرفوع محلا فاعل۔ (ن) وقایہ۔ (ی) ضمیر مفعول بہ۔ (لا) نافیہ۔ (تشرک) فعل مضارع، ''أنت''، ضمیر مستتر فاعل۔ (بي) جار ومجرور تشرک کے متعلق۔ (شیئاً) مفعول بہ۔ شرط۔ (لأتیتک): (لام) قسمیہ۔ (أتیت) واحد متکلم فعل ماضی: (ک) ضمیر خطاب مبنی بر فتحہ منصوب محلا مفعول بہ۔ (بقرابها) جار مجرور ''أتیت'' کے متعلق۔ (مغفرة) تمییز۔ جواب شرط، شرط وجزاء ملکر خبر ان، ان اپنے اسم وخبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔



تمت بالخير . يوم الأربعاء ، السابع والعشرون من ذى قعد

وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم.

شعبہ تحقیق وتصنیف کی دیگر مطبوعات

توضیح
مجموعہ منطق
عبد الناصر لطیف

توضیح
شرح تہذیب
(عربی حاشیہ)

عبد الناصر لطیف



اسٹاکسٹ نظامیہ کتاب گھر

زبیدہ سنٹر۔۴۰ اردو بازار، لاہور Cell:0301-4377868

ناشر شعبہ تحقیق وتصنیف

جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی